سہ ماہی نئی دہلی

خبرنامہ

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

جلد نمبر: ۱۲ | اپریل تا جون ۲۰۱۸ء | شمارہ نمبر: ۳

ایڈیٹر

(مولانا) محمد ولی رحمانی

خط و کتابت کا پتہ
آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ
76A /1، مین مارکیٹ اوکھلا گاؤں، جامعہ نگر، نئی دہلی-۲۵
Tel:. 011-26322991, 26314784
E-mail: aimplboard@gmail.com / Web: www.aimplboard.in

پرنٹر و پبلیشر سید نظام الدین نے اصیلہ آفسیٹ پرنٹرس دریا گنج نئی دہلی-۲ سے چھپوا کر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ 76A /1، مین مارکیٹ اوکھلا گاؤں، جامعہ نگر، نئی دہلی-۲۵ سے شائع کیا

فہرست مضامین

نمبرشمار	مضامین	اسمائے گرامی	صفحہ
۱	خطبہ صدارت	(حضرت) مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی	۳
۲	ابتدائیہ	(حضرت) مولانا محمد ولی رحمانی	۵
۳	اعلامیہ	ادارہ	۸
۴	تجاویز	ادارہ	۱۰
۵	خواتین کے پرامن احتجاجی مظاہروں کی مختصر رپورٹ	ڈاکٹر محمد وقار الدین لطیفی ندوی	۱۲
۶	بورڈ کی سرگرمیوں کا خاکہ	ڈاکٹر محمد وقار الدین لطیفی ندوی	۳۴

پیغام

خطبہ صدارت

برائے چھبیسواں اجلاس آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

منعقدہ: حیدرآباد، بتاریخ ۲۲/۲۳/۲۴ جمادی الاول ۱۴۳۹ھ، مطابق ۱۱/۱۰/۰۹ فروری ۲۰۱۸ء

از: (حضرت) مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی (صدر بورڈ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ، و الصلاۃ و السلام علیٰ سید المرسلین خاتم النبیین سیدنا محمد ، و علیٰ آلہ و صحبہ الغر المیامین، و من تبعھم بإحسان و دعا بدعوتھم إلی یوم الدین، أما بعد :

حضرات! آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے اس چھبیسویں اجلاس میں ہم آپ سب کا خیر مقدم کرتے ہیں، یہ اجلاس ہندوستان کے مشہور شہر حیدرآباد میں منعقد ہو رہا ہے، یہاں کے موقر حضرات کی طرف سے اس اجلاس کے منعقد کرنے کی پیشکش کی گئی تھی، یہ ان کی طرف سے بورڈ کی اہمیت اور اس کے کام کی افادیت محسوس کرنے کا اظہار ہے ہم ان کی پیشکش کو قدر کی نظر سے دیکھتے ہیں، اور شکر گذار ہیں، خاص طور سے اجلاس کی مجلس استقبالیہ کے منتظم جماعت اتحاد المسلمین کے صدر جو آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے رکن عاملہ بھی ہیں، جناب اسد الدین اویسی صاحب اور ان کے رفقاء محترم رحیم الدین انصاری صاحب و دیگر حضرات کے ممنون ہیں، جو اس اجلاس کے انعقاد کی ذمہ داری انجام دے رہے ہیں، یہ شہر اپنی ثقافت و تہذیب اور اپنے دور نوابان کی وجہ سے ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں اپنی ایک شہرت رکھتا ہے، اس شہر میں اسلامی تہذیب کی جھلک اور مسلمانوں کی چھاپ نمایاں ملتی ہے۔

حضرات! مسلمانوں کی یہ ملت اس ملک میں دوسروں کے مقابلہ میں اگر چہ اقلیت کی صفت رکھتی ہے لیکن اس کے ملی معاملات دوسروں کی ملتوں سے الگ اور زیادہ وسعت و اہمیت رکھتے ہیں جو صرف انسانی زندگی کے رواجی معاملات تک محدود نہیں ہیں، بلکہ اپنا ایک وسیع اور جامع ضابطہ کار رکھتے ہیں جو صرف عام ملی پسند اور رواج تک محدود نہیں ہیں بلکہ وہ ملی تشخص اور ضروری ضابطہ حیات کی صفت بھی رکھتے ہیں، جن سے ہم اس سے باہر کی کسی تجویز و طلب پر دست بردار نہیں ہو سکتے، ہمارا ضابطہ حیات اس کائنات کے خالق و مالک اللہ رب العالمین کا عطا کردہ ہے، اس میں ہم کسی غیر کی کیا، اپنی خواہش سے بھی تبدیلی نہیں لا سکتے، سوائے اس کے جس کی اور جتنی اجازت ہمارے پروردگار کی طرف سے ملی ہو، ایسے کسی اجازت کے عطا کردہ معاملہ میں ہماری رہنمائی ہمارے مذہبی قوانین کے ماہرین یعنی معتمد علمائے دین ہم سب کے رب اللہ تعالیٰ کی نازل فرمودہ کتاب قرآن مجید اور اس کے خاتم الانبیاء محمد ﷺ کے ذریعہ ملتی ہو۔ اور جہاں تک ہمارے ملک ہندوستان کا تعلق ہے تو اس کے دستور کے مطابق ملک میں موجود مذاہب کو اپنے اپنے مذہب کے سلسلہ میں اپنے اپنے مذہبی اصولوں اور احکام کے مطابق عمل کرنے کا اختیار دیا گیا ہے جو ہم کو ایسا حاصل شدہ حق ہے کہ مذہب کے کسی معاملہ میں ملک کے کسی دوسرے مذہب اور ملت کو کسی مداخلت کا حق نہیں، مذہبی معاملات میں دستور ہند کی طرف سے اس اختیار کے ساتھ انسانی سطح پر ہم میں سے ہر شخص کو یہ اختیار حاصل ہے کہ نجی زندگی کے دائرہ میں اپنی پسند کے مطابق عمل کرے، اور جہاں تک نکاح و طلاق کے معاملات ہیں جو ایک طرح سے نجی عمل بھی ہے، اور اسلامی شریعت کے تحت بھی آتا ہے، اس سلسلہ میں ہمیں جو حق حاصل ہے۔ ہم کسی اکثریت یا اقلیت کے دباؤ سے اپنے اس حق سے دستبردار ہونے والے نہیں ہیں۔

حضرات! آج کل ہندوستان کے مسلمانوں کو اپنی ملت وشریعت کے مقرر کردہ بعض معاملات میں بعض بااثر واصحاب اقتدار حضرات کی تجویز وطلب سے سابقہ پڑ رہا ہے، جو ہماری ملت اسلامیہ کے ملی وشرعی حقوق و اختیارات کو بدلنے کی کوشش کی حیثیت رکھتی ہے، ہماری ملی طاقت واجتماعی وحدت کو اس صورتحال کا سامنا ہے اس کے لیے ہماری یہ اہم ضرورت ہے کہ ہماری وحدت جس حد تک ممکن ہو برقرار رہے، حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے ملک کے بااختیار شہری کی حیثیت سے جو قابل عمل ہو اس کو کرنا ہے، ہمارے خالق رب العالمین نے فکری وعملی سطح پر امت مسلمہ کو بہتر صلاحیتیں عطا کی ہیں جن کے عمل میں حالات کے فرق کے لحاظ سے اختلاف بھی ہوسکتا ہے، جو بعض وقت تعارض ومخالفت تک پہونچا دیتا ہے، لیکن ضروری امر یہ ہے کہ وہ نقصان رساں نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل ہے کہ ہمارا بورڈ جو ملت کے مذہبی معاملات اور تحفظ شریعت کے مقصد سے قائم کردہ ہے اپنے متنوع رجحانات کو متحد رکھے ہوئے ہے، بورڈ کی اس خصوصیت کی بناء پر کہ وہ پوری امت اپنے متنوع مسائل کے باوجود شریعت اسلامیہ کے تحفظ کے بقاء کو مشترکہ فریضہ سمجھتا ہے اس کے اندر جو فرق واختلاف ہے وہ امت کا داخلی دائرہ کار کا ہے لہذا باہر کی کوئی مداخلت امت کے لیے قابل قبول نہیں، اور ہندوستانی دستور بھی اس کی پوری اجازت دیتا ہے کہ ہم اپنے مذہبی حقوق میں آزاد ہیں۔

عبادت گاہ اور اس کے حقوق مذہبی نوعیت کے ہوتے ہیں، بابری مسجد کو عبادت کی حیثیت صدیوں سے حاصل رہی ہے اس کو اکثریتی طاقت اور برسر اقتدار افراد کی اپنی پسند سے بدلنے اور گرانے کا عمل کھلے عام کیا گیا، جو کھلی دہشت گردی کا عمل ہے، جس کو مسلمان اور اس کے نمائندہ ہمارا مسلم پرسنل لا بورڈ ایسی لاقانونی رویہ کو دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکتا، اور اس کھلے ہوئے پرتشدد رویہ کو نظر انداز نہیں کرسکتا، لہذا اس نے اس عمل کے خلاف پرامن قانونی کارروائی کرنا اپنی ذمہ داری سمجھی ہے۔

اسی طرح شریعت اسلامی کے جو دیگر احکام ہیں ان میں نکاح و طلاق کے معاملہ میں بھی مداخلت سامنے آئی ہے، نکاح وطلاق کا عمل دو افراد یعنی مرد وعورت کے مابین باہمی معاہدہ کی حیثیت رکھتا ہے، اور وہ مذہبی احکام کے تحت مذہبی حیثیت بھی ہے، اس میں اگر باہمی تعلق کے اس معاہدہ کو قائم رکھنا ناقابل برداشت ہوجائے تو شرعی حکم کے لحاظ سے معاہدہ کو ختم کرنے کی اجازت دی گئی ہے، اور ایسے موقع کے لیے پہلے اہل تعلق کے عزیزوں کی طرف سے اصلاح حال کی کوششوں کے کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور مرد وعورت کے عائلی تعلق کے ضرورت کے طور پر اس کو انسانی ضرورت قرار دیا گیا ہے باہمی تعلق کا یہ رشتہ اگر ناقابل برداشت حد تک پہونچ جائے تو نکاح کا یہ معاہدہ ختم کرنے کی اجازت دی گئی ہے اور اس کو مذہبی عمل کی حیثیت بھی دی گئی ہے، اس کا جو طریقہ مقرر کیا گیا ہے وہ بدلا نہیں جاسکتا، اس طرح یہ معاملہ بھی ہمارے بورڈ کی ذمہ داری میں آتا ہے اور شرعی مسئلہ ہونے کی بناء پر مذہبی احکام کے دائرہ کے اندر آتا ہے، اس لیے بورڈ اس میں کوشاں ہے۔

حضرات! اسلام کے مذہبی قوانین اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن سے اور اس کے رسول ﷺ کی سنت سے ماخوذ ہیں، اس طرح وہ آسمانی ہدایات ہیں، اور اس کی بناء پر ناقابل تغیر اور ناقابل تنسیخ ہیں، اس کی وجہ سے مسلمانوں کے لیے اس میں کسی طرح کی ترمیم کرنا یا ترمیم کا مشورہ دینا قابل قبول نہیں ہے، اور ہندوستان کے دستور کے سیکولر ہونے کی بناء پر ان کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ اپنے مذہب کے مطابق عمل کریں، اور اس میں کسی کی مداخلت کو قبول نہ کیا جائے۔

موجودہ حالات میں بورڈ اپنی توجہ امور ذیل پر مرکوز کرتا ہے۔

☆ ایک تو نکاح وطلاق کے مسئلہ میں جس پر حکومت مسلمانوں پر پابندی عائد کررہی ہے۔

☆ دوسرا مسئلہ بابری مسجد کا مقدمہ ہے جس میں بورڈ اس کی بحالی کے معاملہ میں اپنی کوششیں صرف کررہا ہے۔

☆ تیسرا مسئلہ مسلمانوں کو شریعت کے احکام سمجھانے کا ہے، مسلمانوں کا پرسنل لا چوں کہ مذہبی حیثیت رکھتا ہے اس طرح جب عبادت کی ادائیگی کے لیے اس کے طریقہ اور احکام معلوم کرنا ہوتا ہے تاکہ صحیح عمل کیا جائے، اسی لحاظ سے ہم کو نکاح وطلاق اور میراث ودیگر احکام کو جاننے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی ضرورت بھی ہے لہذا بورڈ شریعت کے مسائل واحکامات سے لوگوں کو روشناس کرانے کی مہم بھی چلانا ضروری قرار دیتا ہے۔ (بقیہ صفحہ ۷ پر)

ابتدائیہ

مولانا محمد ولی رحمانی
جنرل سکریٹری بورڈ

یوں تو ہندوستان میں مسلمان مختلف مسائل سے دوچار ہیں، تعلیم، روزگار، صنعت وتجارت، سیاسی نمائندگی، زبان اور کلچر کا تحفظ، جان و مال کی حفاظت، فرقہ وارانہ فسادات، سیاسی حصہ داری، تعصب، تنگ نظری اور نفرت کی بڑھتی ہوئی سوچ — لیکن جو مسئلہ ملت اسلامیہ کے لیے سب سے اہم سب سے زیادہ حساس اور تمام مسائل سے بڑھ کر قابل توجہ ہے، وہ ہے دین و ایمان اور مذہبی تشخص کی حفاظت — اسی مقصد کے لیے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی تشکیل عمل میں آئی، اور کہنا چاہئے کہ بورڈ کے قیام کے ذریعہ ملی زندگی کی ایک کرامت ظاہر ہوئی، جن لوگوں کو دریا کے دو کنارے سمجھا جاتا تھا، اور جن کے بارے میں تصور تھا کہ یہ ایک ساتھ مل کر بیٹھ بھی نہیں سکتے، تحفظ شریعت کی فکر نے بورڈ کے پلیٹ فارم پر انہیں جمع کر دیا، اور وہ سب اس کارواں میں شریک ہو کر دوش بدوش اور قدم بہ قدم چلنے لگے، اور آج بھی وہ اسی یکجہتی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔

افسوس کہ موجودہ حکومت نے ایسا رویہ اختیار کیا ہے کہ گویا وہ بھارت کے تمام عوام کی نہیں بلکہ اس چھوٹے سے گروہ کی نمائندہ ہے، جس نے نفرت کو اپنی سیاسی ترقی کی سیڑھی بنا رکھا ہے، حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے پاس شریعت کے کچھ بچے کھچے قوانین کے علاوہ کوئی اور چیز بھی نہیں ہے، ان کی زبان کاٹ دی گئی، تعلیم میں ان کو پس ماندہ رکھا گیا، معاشی دوڑ میں ان کو سب سے پیچھے کر دیا گیا، روزگار کے دروازے ان پر بند ہو گئے اور سیاسی اعتبار سے ان کو بے وزن کرنے کے لیے اکثریت کے درمیان نفرت کا صور پھونکا گیا، ایک مسلم پرسنل لا باقی رہ گیا تھا، اگرچہ بالواسطہ طور پر اس کو بھی کچھ کم نقصان نہیں پہونچایا گیا مگر اب مسلمانوں کی یہ مذہبی شناخت ہی باقی رہ گئی تھی، جس کو نشانہ بنایا جا سکتا تھا؛ چناں چہ حکومت غیر جمہوری اور غیر دستوری طریقہ سے اس کو بھی چھیننے کے درپے ہے۔

اولاً تو تین طلاق کا مسئلہ کوئی ایسا مسئلہ ہے ہی نہیں، جس پر قانون سازی ہو اور وہ بھی اتنا غیر متوازن اور غیر منطقی قانون بنایا جائے، حکومت نے تو اس کو پاس کرانے کی جان توڑ کوشش کی۔ مگر بورڈ کی کوششوں سے اپوزیشن نے راجیہ سبھا میں مثبت رویہ اختیار کیا اور فی الحال یہ سیاہ قانون پاس نہیں ہو سکا، حکومت کو چاہئے تھا کہ اب اس ارادہ سے بعض آ جائے اور ملک وقوم کے جو دوسرے ضروری مسائل ہیں، ان کو حل کرے؛ لیکن چوں کہ مقصود آنے والے الیکشن میں اس سے فائدہ اٹھانا ہے؛ اس لئے حکومت کی ضد اور ہٹ دھرمی ختم نہیں ہوئی، اور اب وہ اس کے لیے ایک آرڈیننس لانا چاہتی ہے، خدا کرے کہ حکومت عقل کے ناخن لے اور جو تھوڑا بہت وقت باقی رہ گیا ہے، اسے ضائع ہونے سے بچائے۔

حکومت اور حکومت کی غلامی کرنے والی میڈیا اس مسئلہ کو اس طرح پیش کر رہی ہے کہ گویا یہ مسلم خواتین کا بہت بڑا مسئلہ ہے، اور مسلمان عورتیں ایسے قانون کی خواہش مند ہیں؛ لیکن یہ محض ایک فریب ہے، بورڈ نے اس فریب کا پردہ چاک کرنے کے لیے تحریک چلائی کہ مسلمان خواتین خود میدان عمل میں نکل کر اپنا مقصد و مدعیٰ ظاہر کریں؛ چناں چہ پورے ملک میں خواتین کے کم از کم ۱۵۶ر مقامات پر مظاہرے ہوئے، لاکھوں خواتین ان مظاہروں میں شریک ہوئیں، یہ مظاہرے اتنے بڑے تھے کہ بورڈ کے پروگرام کو نظر انداز کرنے والا میڈیا بھی اسے کوریج دینے پر مجبور ہو گیا، اور پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں کما حقہ تو نہیں؛ لیکن ایک حد تک اس کی خبریں آئیں، حکومت نے چوں کہ طے کر رکھا ہے کہ جہاں نہیں بولنا ہے وہاں بولیں گے، اور جہاں بولنا ہے وہاں چپ رہیں گے، اس لیے حکومت کی طرف سے کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا؛ لیکن یہ ضرور ہوا کہ میڈیا کے لوگ جو بار بار کہتے تھے کہ مسلمان عورتیں خود طلاق بل چاہتی ہیں، ان کی آواز کمزور

ہوگئی، اور جو چند نام نہاد مسلم خواتین شریعت کے خلاف زبان کھولتی تھیں، دنیا نے جان لیا کہ وہ مسلمانوں کی حقیقی نمائندہ نہیں ہیں۔

خواتین کے ان پرامن اور خاموش مظاہروں نے ایک تاریخ بنائی، نہ کوئی نعرہ بازی ہوئی، نہ شورشرابہ، نہ بدامنی کا کوئی واقعہ، خواتین نے اپنے ہاتھوں میں بینر تھام رکھا تھا کہ ''طلاق بل واپس لو، مسلم پرسنل لا میں تبدیلی ہمیں منظور نہیں، ہم قانون شریعت پر مطمئن ہیں۔'' مظاہرہ کے ڈسپلین اور نظم وضبط پر پولس بھی حیران رہ گئی اور انہوں نے بھی اس کا اعتراف کیا، کیا حکومت اور ذرائع ابلاغ کے لیے مسلمان خواتین کا یہ واضح ردعمل کافی نہیں ہے؟ مگر بات یہ ہے کہ:

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

بابری مسجد کا مسئلہ مسلمانوں کے لیے نہایت حساس مسئلہ ہے، یہ صرف ایک مسجد کا مسئلہ نہیں؛ بلکہ یہ ایک اصولی مسئلہ ہے کہ اپنی مرضی سے مسجد یا مسجد کی زمین بت خانہ کیلئے دیجاسکتی ہے یا نہیں؟ —— یہ خالصتاً شرعی مسئلہ ہے، تمام مسلمان مل کر بھی اپنی مرضی سے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کرسکتے؛ اس لیے بورڈ نے طے کیا ہے کہ وہ پوری قوت کے ساتھ اس مقدمہ کی پیروی کرے گا، اس کو امید ہے کہ اگر عدالت نے تفصیل کے ساتھ اس معاملہ کی نوعیت کو سمجھنے کی کوشش کی، تو ان شاء اللہ فیصلہ مسلمانوں کے موقف کے مطابق ہوگا، اور اگر ایسا ہوا تو یہ صرف مسلمانوں کی جیت نہیں ہوگی؛ بلکہ ملک کی جمہوریت اور اس کے دستور کی فتح ہوگی، پوری دنیا میں ہندوستان کا نام سربلند ہوگا، اور یہ بات کہی جائے گی کہ ہندوستان ایک ایسا ملک ہے، جہاں قانون کی حکمرانی ہے، جہاں انصاف کیا جاتا ہے اور جہاں اقلیت کے حقوق کا پورا پاس ولحاظ رکھا جاتا ہے —— لیکن یہ مقدمہ ہے اسلئے دوسرے قسم کا فیصلہ بھی آسکتا ہے!

اسلئے میری قارئین سے درخواست ہے کہ وہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کو درپیش ان مسائل کے لیے خصوصی طور پر دعا کا اہتمام کریں، کہ دعا ہی مؤمن کا سب سے بڑا ہتھیار ہے، اور ہمارا ایمان ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے، اس کا فیصلہ زمین پر نہیں آسمان پر ہوتا ہے۔ ۞۞۞

بقیہ: تجاویز

(۷) تجویز تعزیت

بورڈ کا یہ اجلاس جناب سید شہاب الدین صاحب دہلی، جناب سلطان احمد صاحب ایم پی کلکتہ، حضرت مولانا مفتی محمد اشرف علی باقوی صاحب بنگلور، جناب ڈاکٹر قمرالاسلام صاحب (ایم ایل اے) گلبرگہ، جناب حاجی سکندر اعظم صاحب کلکتہ، حضرت مولانا عبدالحق اعظمی صاحب، جناب ای احمد صاحب سابق یونین منسٹر کیرالا، حضرت مولانا محمد ریاست علی صاحب بجنوریؒ استاذ دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا محمد یونس جونپوری صاحب شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور، مولانا شفیق احمد قاسمی صدر مدرس دارالعلوم امدادیہ ممبئی، حضرت مولانا ظہیر الدین اثری صاحب شیخ الحدیث جامعہ دارالسلام عمرآباد، مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی عمیر مدیر ماہنامہ راہ اعتدال، مولانا محمد اسلم قاسمی ناظم تعلیمات وصدر مدرس دارالعلوم وقف دیوبند، مفتی عبداللہ پھولپوری صاحب ناظم مدرسہ عربیہ بیت العلوم، رکن بورڈ مولانا محمد علی محسن تقوی کے والد ماجد سید علی تقوی کے سانحہ ارتحال پر گہرے صدمے کا اظہار کرتا ہے، یہ سارے حضرات دین اور ملت کی خدمت کے اعتبار سے ممتاز تھے، ان کی دینی فکری اور علمی جد وجہد سے ملت کو تقویت اور بورڈ کے کاز کو آگے بڑھانے میں مدد ملتی رہی، بلاشبہ ان حضرات کے انتقال سے ایک بڑا خلا پیدا ہوگیا، ہم سب ان کے لئے مغفرت اور بلندی درجات کی دعاء کرتے ہیں اور ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔

(۸) تجویز شکریہ

بورڈ کے ۲۶ رویں اجلاس حیدرآباد کی میزبانی کرنے والے مجلس استقبالیہ کے صدر محترم القام جناب اسدالدین اویسی صاحب، کنویز جناب رحیم الدین انصاری صاحب اور ان کے رفقاء کرام کا دل کی گہرائی سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنہوں نے مندوبین کرام کو آرام اور راحت پہونچانے اور ضیافت ومیزبانی میں مثالی کردار ادا کیا، دعاء کرتے ہیں اللہ رب العزت ان سبھوں کو بہتر بدلہ عطا فرمائے اور ان کی دینی وملی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے۔

۞۞۞

بقیہ: خطبہ صدارت

طلاق کے مسئلہ میں اٹھنے والے اعتراضات اکثر ان لوگوں کی طرف سے ہیں، جو شریعت کے احکامات سے ناواقف ہیں، حکومت کا جو رویہ اس وقت سامنے آرہا ہے، بورڈ شریعت کے تحفظ کے لیے جمہوری اور دستوری طریقہ سے کوشش کررہا ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی معاملہ سے ضروری حد تک واقفیت ہو، اس متعدد مذاہب رکھنے والے ملک کے لیے کسی طرح صحیح نہیں ہے، کہ اکثریتی طبقہ ملک کے ایک خاص طبقہ کو اس کے مذہبی معاملات پر عمل کرنے سے روکے، اس سے ملک کے باشندوں میں جو بے چینی پیدا ہوسکتی ہے، وہ ملک کے لیے بھی مضر ہے۔

ہم مسلمانوں کو اپنے مذہبی ضوابط پر عمل کرکے اس بات کا ثبوت دینا چاہئے کہ وہ عملی طور پر بھی مذہبی ضوابط کے پابند ہیں، جو کوتاہیاں ہوں ان کو دور کرنے کی طرف توجہ کریں اور اسلام کے متعلق جو بھی غلط فہمی پیدا ہو اس کے ازالے کی طرف توجہ رکھیں، لہذا مسلمانوں کی مذکورہ بالا مذہبی تحفظ کی ضرورت کے لیے بورڈ نے اصلاح معاشرہ، دارالقضاء، تفہیم شریعت اور دستوری وسائل اختیار کرنے کے لئے شعبے قائم کررکھے ہیں، جو الحمدللہ بورڈ کی افادیت اور کارکردگی کی علامت ہے، ان شعبوں کے علاوہ ہمارے ارکان کو بھی اپنی اپنی جگہ پر احکام شریعت سے واقف کرانے کے لیے کوشش کرنا چاہئے۔

حضرات! ہمارے بورڈ کے ارکان نے آپس میں جو یک جہتی کا رویہ قائم کیا ہے، وہ مسرت کا باعث ہے اور اس سے ہندوستانی مسلمانوں کو اپنے مذہب کے تقاضوں کو پورا کرنے میں جو مدد مل رہی ہے وہ ان شاء اللہ ملتی رہے گی جو ملت کے مقصد کار میں نفع بخش رہے گی۔

بورڈ کے قیام پر چھیالس ۴۶ سال گذر چکے ہیں، وہ ملت اسلامیہ ہند کی عظیم و کارگذار شخصیتوں کے ذریعہ سے وجود میں آیا، اور ان شخصیات کے عہد میں بورڈ کو اہمیت وقوت حاصل ہوئی، اس وقت سکریٹری جنرل مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب اور ان کے رفقاء اس ذمہ داری کو سنبھالے ہوئے ہیں، اور اپنے تجربہ و حسن عمل سے بورڈ کو تقویت پہونچا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب کی خدمات کو قبول فرمائے۔

حضرات! ہمارا یہ اجلاس ملک کے خاص حالات میں منعقد ہورہا ہے، وہ ان حالات کے تناظر میں غور کرے گا، اور آئندہ کے لیے لائحہ عمل طے کرے گا، تمام ارکان بورڈ سے ملت کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے پورے تعاون کے ملنے کی امید ہے، اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے ساتھ کی جانے والی مخلصانہ کوششیں کامیاب ہوتی ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی مدد پر بھروسہ ہی ہماری اصل طاقت ہے، اور وہی ہماری کامیابی کی کلید ہے۔

بورڈ کے ذمہ داروں نے اپنے قیام کے وقت سے برابر جس فکر و توجہ سے بورڈ کو منظم رکھا اور حسن کارکردگی دکھائی، وہ ملت اسلامیہ کے سامنے ہے اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ بورڈ اس کی مدد سے اپنی قیمتی خدمات انجام دیتا رہے، اور اللہ کی مدد و نصرت سے ہی تمام کام انجام پاتے ہیں۔

حیدرآباد کے معاونین اور مجلس استقبالیہ کے اراکین نے جس فکر و توجہ سے کام لیا ہے اور بورڈ کا تعاون کیا ہے ہم اس کی پوری قدردانی کا اظہار کرتے ہیں اور ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

﴿وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين﴾

۞۞۞

اعلان ملکیت و دیگر تفصیلات

فارم (۴) قاعدہ نمبر (۸)

رسالہ کا نام:	سہ ماہی خبرنامہ
مقام اشاعت:	نئی دہلی
مدت اشاعت:	سہ ماہی
پرنٹر، پبلیشر وایڈیٹر کا نام:	سید نظام الدین
قومیت:	ہندوستانی
پتہ:	۷۶اے/۱، مین بازار اوکھلا گاؤں، جامعہ نگر، نئی دہلی

میں سید نظام الدین تصدیق کرتا ہوں کہ متذکرہ بالا امور میرے علم و یقین سے صحیح ہیں۔

دستخط

سید نظام الدین

اعلامیہ

چھبیسواں اجلاسِ عام آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، حیدرآباد

مؤرخہ ۱۱؍فروری ۲۰۱۸ء

ادارہ

● اس وقت ہمارا ملک تاریخ کے انتہائی نازک دور سے گذر رہا ہے، اسکی جمہوری قدریں پامال ہورہی ہیں، اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں اور پسماندہ طبقات کو مظالم کا نشانہ بنایا جارہا ہے، شریعت اسلامی کے مختلف حصوں پر بھی پابندی لگانے یا ان میں ترمیم وتبدیلی کی کوشش کی جارہی ہے۔ ملک کے موجودہ حالات میں مسلمان بجاطور پر اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھ رہے ہیں، کوئی شبہ نہیں کہ ملک کے موجودہ حالات مسلمانوں کے لئے تشویشناک ہیں۔ لیکن ان حالات میں بھی مایوس ہونے یا ہمت ہاردینے کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ زندہ قوموں اور ملتوں پر مشکل حالات آتے ہیں اور وہ پورے عزم وحوصلہ اور ہمت و حکمت کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرتی ہیں، ملک کے موجودہ حالات میں مسلمانان ہند کو مایوسی اور پست ہمتی کا شکار ہونے کے بجائے اللہ پاک کی ذات عالی پر اعتماد اور بھروسہ کے ساتھ شریعت اسلامی پر عمل کا مزاج بنانا چاہئے۔ اور یہ یقین رکھنا چاہئے کہ صبر وتقوی کامیابی اور سرخروئی کے لئے شاہ کلید کا درجہ رکھتے ہیں، اور اچھے اور بھلے اعمال کے نتیجہ میں اللہ کی مدد اور نصرت اترتی ہے۔ اگر مسلمان اللہ کی طرف رجوع کریں۔ فرائض کا اہتمام کریں، اپنے اخلاق وکردار کو مضبوط بنائیں، اسلام کے عطا کئے ہوئے پاکیزہ نظام کو اپنی زندگی میں نافذ کریں، اور رحمت دوعالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تعلیمات وہدایات پر عمل کریں شریعت کو اپنے اوپر رضاکارانہ طریقہ پر نافذ کریں صبر وحکمت سے کام لیں اور اشتعال سے بچیں تو بہت جلد حالات میں تبدیلی آئے گی، ظلم کا اندھیرا چھٹے گا اور انصاف کا سورج طلوع ہوگا۔

● قرآن مجید میں اس بات کی ہدایت دی گئی ہے کہ مسلمان اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں اور اختلاف وانتشار سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کریں۔ اختلاف وانتشار کے نتیجہ میں ناکامی ونامرادی کی وعید قرآن پاک میں سنائی گئی ہے اور یہ واضح کردیا گیا ہے کہ آپسی اختلاف کے نتیجہ میں مسلمانوں کا رعب جاتا رہے گا ان کی ہیبت ختم ہوجائے گی اور وہ اپنے دشمنوں کے لئے لقمہ تر بن جائیں گے اس وقت ملک کا جو منظرنامہ ہماری نگاہوں کے سامنے ہے اسے دیکھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو آپسی اختلاف اور مسلکی انتشار میں مبتلا کرنے کی منظم کوششیں کی جارہی ہیں اور چن چن کر ایسے معاملات ومسائل سامنے لائے جارہے ہیں جن کے ذریعہ مسلمانوں کے مختلف طبقات و مسالک کے درمیان دوریاں پیدا کردی جائیں، ایسے حالات میں تمام مسلمانان ہند کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں اور افتراق وانتشار سے بچتے ہوئے اللہ کی شریعت کی حفاظت اور مسلمان بھائیوں کی تقویت کے لئے متحد ہوجائیں۔

● اللہ پاک نے زندگی گذارنے کا جو پاکیزہ نظام شریعت اسلامی کی شکل میں عطا کیا ہے وہ ہر اعتبار سے معتدل اور متوازن اور مبنی برانصاف ہے ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ احکام شریعت کو جاننے

اوراس پر عمل کی کوشش کرے، شریعت کے جتنے احکامات ہیں ان کے پیچھے بڑی زبردست حکمتیں اور خوبصورت مصلحتیں ہیں، اور ایسا توازن اوراعتدال ہے کہ جب ان کا علم انسان کو ہوتا ہے تو اس کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور اسکے یقین کی کیفیت میں اضافہ ہوجاتا ہے اس لئے شرعی احکامات کے حکمتیں اور مصلحتیں جاننے کی ضرورت ہے۔ خاص طریقے پر نکاح وطلاق، اورازدواجی زندگی سے متعلق شرعی احکامات وہدایات کی حکمتوں اوران میں موجود حسن واعتدال کو سمجھنا اور غلط فہمی کا شکار ہونے والے غیر مسلم بھائیوں کو سمجھانا موجودہ حالات میں ہمارا ایمانی فریضہ ہے، بہت سے مسلمان بھائی احکامات شریعت کی حکمتوں سے ناواقفیت کی بنا پر شریعت کے بعض حصوں کے سلسلہ میں بے اطمینانی، شک اور تذبذب کا شکار ہوجاتے ہیں یہ چیز سخت نقصان دہ اور ایمان ویقین پر برا اثر ڈالنے والی ہے، یہ معاملہ فوری توجہ کا ہے اوراپنے دین وایمان کی حفاظت کے سلسلہ میں فکرمندی ہر صاحب ایمان کے لئے لازمی اور ضروری ہے۔

● ملک کے موجودہ حالات کے تناظر میں بڑی شدت کے ساتھ اس بات کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ بڑے پیمانے پر جو غلط فہمیاں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پھیلائی جارہی ہیں اور شریعت اسلامی کو جس طرح مسخ کر کے پیش کیا جارہا ہے اس کے ازالے کی بھرپور کوشش کی جائے، اس وقت جولوگ ہمارے مقابل ہیں اوردانستہ یانادانستہ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں تکلیف دہ باتیں کہہ اورلکھ رہے ہیں انہیں دین سے قریب کرنے اور حقائق سے واقف کرانے کے لئے بڑی تعداد میں ایسے مسلمان بھائیوں کی ضرورت ہے جونفرت کا جواب محبت سے دیں اور صلہ کی تمنا اور ستائش کی آرزو کے بغیر، مال وجاہ کی طلب سے الگ ہوکر، پوری تندہی اور جانفشانی کے ساتھ مسلسل محنت کریں اور قرآنی ونبوی اصول دعوت کو اختیار کرتے ہوئے نور ہدایت کو عام کرنے کی فکر کریں، شریعت اسلامی پر کی جانے والی یلغار کا بھرپور مقابلہ کرتے ہوئے بڑی ہمت اور حکمت، اور پورے اعتدال وتوازن کے ساتھ شرعی احکامات کی علت ومصلحت کو بیان کریں، انتقامی جذبات سے اوپر اٹھ کر پوری انسانی برادری کی خیرخواہی کے جذبہ کے ساتھ اپنے حسن اخلاق وکردار سے غیر مسلم بھائیوں کے دلوں میں گنجائش پیدا کریں، اور محبت اور ہمدردی کی راہ اختیار کرکے انہیں قریب کرنے کی کوشش کریں، اسی طرح وطن عزیز میں ظلم کا شکار ہونے والے دبے کچلے پسماندہ اور مظلوم طبقات اور دیگر اقلیتوں کو انصاف دلانے کے لئے آگے آئیں اوراپنے ستم رسیدہ وطنی بھائیوں کو ہمت اور حوصلہ بخشیں۔

● مسلمانان ہند کا سب سے متحدہ اور مشترکہ پلیٹ فارم آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ ہے جسے تحفظ شریعت اور اتحاد بین المسلمین جیسے اہم اور بڑے مقاصد کے پیش نظر قائم کیا گیا تھا، الحمد للہ ان دونوں مقاصد کی تکمیل میں بورڈ کامیاب ہے، بورڈ تحفظ شریعت اور اتحاد بین المسلمین کے لئے ہمہ وقت فکرمند اور کوشاں ہے، بورڈ کی سب بڑی طاقت اس کا اتحاد ہے جس کی حفاظت ہر قیمت پر مطلوب ہے، ملک کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر صاف طور پر محسوس ہوتا ہے کہ بورڈ کی وحدت واجتماعیت کو نقصان پہونچانے کی بھرپور کوششیں کی جارہی ہیں، ان کوششوں کو ناکام کرنا اور بورڈ جیسے مثالی پلیٹ فارم کو محفوظ اور متحد رکھنا مسلمانان ہند کی ذمہ داری ہے، اس لئے ملک کے موجودہ حالات میں بورڈ پر زیادہ سے زیادہ اعتماد کا اظہار کیا جانا چاہئے، اس کے فیصلوں کو خوش دلی سے قبول کیا جانا چاہئے اور جس مرحلہ میں بورڈ مسلمانان ہند سے جس قربانی کا مطالبہ کرے اس مطالبہ کی تکمیل کی فکر کی جانی چاہئے۔

۞۞۞

تجاویز

چھبیسواں اجلاسِ عام آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، حیدرآباد

مؤرخہ ۱۱؍فروری ۲۰۱۸ء

ادارہ

(۱) بابری مسجد

حیدرآباد میں منعقدہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا یہ چھبیسواں اجلاس اعلان کرتا ہے کہ:

بابری مسجد کے سلسلے میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے موقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے کہ یہ مسجد ہے اور جس جگہ ایک دفعہ مسجد بن جاتی ہے وہ قیامت تک کے لیے مسجد رہتی ہے، مسجد کے سلسلے میں جب بھی ہندو مذہبی رہنماؤں کی طرف سے مصالحت کی پیشکش ہوئی بورڈ نے کبھی انکار نہیں کیا، بلکہ ان سے منصفانہ اور باعزت حل پیش کرنے کا مطالبہ کیا، لیکن ان کا ہمیشہ ایک ہی جواب رہا کہ مسلمان یک طرفہ طور پر مسجد سے دستبردار ہوجائیں مگر مسلمان ایسا نہیں کرسکتے، کیوں کہ کسی مسجد کو غیراللہ کی عبادت کیلئے دینا قطعاً حرام ہے اور شریعت میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے، اگر مسلمان ایسا کریں گے تو وہ عنداللہ جواب دہ ہوں گے، بورڈ کا یہی موقف ہے معاملہ عدالت عالیہ میں ہے ماضی میں بورڈ بابری مسجد کا مقدمہ پوری تیاری کے ساتھ ماہر وکلاء کے ذریعہ لڑتا رہا ہے اور اب بھی وہ اسی راہ پر آگے بڑھے گا۔ بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ عدالت کا جو بھی فیصلہ ہوگا قانونی طور پر اسے مانا جائے گا سپریم کورٹ کا یہ کہنا ہے کہ کورٹ میں جو مقدمہ چل رہا ہے وہ عقیدہ اور آستھا کا نہیں ہے وہ حق ملکیت کا ہے، اس لیے امید ہے کہ فیصلہ مسلمانوں کے موقف کے مطابق ہوگا، اگر ایسا ہوا تو نہ یہ کسی کی جیت ہوگی اور نہ کسی کی ہار، بلکہ انصاف کی فتح ہوگی۔

(۲) طلاق ثلاثہ بل

مرکزی حکومت نے مسلم ویمن پروٹیکشن بل کے نام سے مسلمان عورتوں کی ہمدردی کے عنوان پر جو بل لوک سبھا میں منظور کروایا اور جو ابھی راجیہ سبھا میں معلق ہے اس کے سلسلہ میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا یہ ۲۶ویں اجلاس منعقدہ حیدرآباد ایک مرتبہ پھر اپنے موقف کو واضح کرتا ہے کہ -حکومت کا یہ مجوزہ بل آئین ہند اور شریعت اسلامی کے خلاف ہے، مسلم پرسنل لا میں مداخلت ہے اور خود مسلمان عورتوں کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ مرکزی حکومت اسے راجیہ سبھا میں پیش نہ کرے۔

(۳) اصلاح معاشرہ

بورڈ کا یہ اجلاس اصلاح معاشرہ تحریک کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے اسکو مزید قوت وحکمت کے ساتھ چلانے پر زور دیتا ہے، ماضی کی تجاویز کی روشنی میں اس تحریک کو پورے ملک میں منظّم کرنے کے لئے اقدامی طور پر ریاستوں کو زون وائز تقسیم کیا جائے، ضلعی کمیٹیاں بنائی جائیں، افراد متعین کئے جائیں اور ان سب کو مرکزی اصلاح معاشرہ کمیٹی سے جوڑا جائے نیز کنوینرس سے سہ ماہی رپورٹ حاصل کی جائے، ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے نوجوان جوڑوں کے لئے تربیتی ورکشاپ رکھے جائیں جن کے ذریعہ بہتر اور خوشگوار زندگی کے آداب واصول سکھائے جائیں، اصلاح معاشرہ کے کام اور پیغام کو زیادہ عام کرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے جلسے، کارنر میٹنگز اور انفرادی ملاقات کی راہ اپنائی جائے، خانگی تنازعات کو کورٹ لے جانے کے بجائے دیندار اور سمجھدار مسلمان بھائیوں کے ذریعہ یا دارالقضاء کے توسط سے حل کرنے کا مزاج بنایا جائے، خواتین کی ذہن سازی کے لئے مستقل مستورات کے جلسے اور اجتماعات

منعقد کئے جائیں جن میں خواتین سے جڑے ہوئے معاملات و مسائل پر عام فہم گفتگو ہو،اصلاح معاشرہ کے کاموں کو پھیلانے کے لئے بڑے پیمانے پر ائمہ مساجد کی مدد لی جائے اور خطبات جمعہ کا منظّم نظام بنایا جائے۔اسی طرح ویمنس ونگ کی طرف سے اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں جو کوششیں کی جارہی ہیں بورڈ کا یہ اجلاس ان کی ستائش کرتا ہے اور خدمت کرنے والی تمام بہنوں کو مبارک باد پیش کرتا ہے۔

(۴) تفہیم شریعت، دارالقضاء اور لیگل کمیٹی

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا یہ اجلاس تفہیم شریعت کمیٹی، دارالقضاء کمیٹی اور لیگل کمیٹی کی بہترین کارکردگی اور اس کے مفید اور دور رس اثرات و نتائج پر اپنی خوشی کا اظہار کرتا ہے ان تینوں کمیٹیوں کا کام اطمینان بخش طریقہ پر جاری ہے۔تفہیم شریعت کمیٹی کے کاموں کے ذریعہ ذہن سازی کی جارہی ہے اور دارالقضاء کمیٹی کے ذریعہ احکامات شریعت پر عمل کا مزاج بن رہا ہے تفہیم شریعت کے عنوان سے منعقد کئے جانے والے ورکشاپ کا یہ مفید پہلو بھی سامنے آرہا ہے کہ مسلم پرسنل لا سے متعلق موضوعات پر بہتر ترجمانی کرنے والے علماء کی ایک جماعت تیار ہورہی ہے جو ''تازہ دم سپاہ'' کی حیثیت سے ملت اسلامیہ کو فائدہ پہونچارہی ہے اسی طرح مختلف علاقوں میں قائم ہونے والے دارالقضاء کے ذریعہ مسلمانوں کی بنیادی دینی ضرورت کی تکمیل ہورہی ہے۔ان تینوں کمیٹیوں کی کارکردگی اطمینان بخش ہے البتہ ملک کے موجود حالات کے پیش نظر اور ملک کے گوشے گوشے میں پھیلی ہوئی ملت اسلامیہ کے افراد کی کثرت کے پیش نظر تفہیم شریعت اور دارالقضاء کمیٹیوں کے کاموں میں مزید وسعت کی ضرورت ہے۔

(۵) سوشل میڈیا ڈیسک

بورڈ کی کارکردگی سے لوگوں کو واقف کرانے اسلامی تعلیمات کو عام کرنے اور مسلم پرسنل لا کے سلسلہ میں پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کے ازالے کے لئے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے سوشل میڈیا ڈیسک قائم کی گئی ہے۔یہ کام گذشتہ سال شروع ہوا اور آہستہ آہستہ اس کو آگے بڑھایا جارہا ہے ٹیوٹر، فیس بک، یوٹیوب، ٹیلیگرام وغیرہ پر بورڈ کا آفیشیل چینل بنایا گیا ہے جس کے ذریعہ بڑے پیمانے پر بورڈ کے پیغام کو عام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا یہ اجلاس سوشل میڈیا ڈیسک کے ذریعہ انجام دی جانے والی خدمات کی تحسین کرتا ہے اور اس بات کا اظہار ضروری سمجھتا ہے کہ یہ کام جتنا اہم، مفید اور دور رس نتائج کا حامل ہے اتنا ہی نازک بھی ہے اس لئے اس کام کی نزاکتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے دائرہ کو وسعت دی جائے اور ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے آئی ٹی کے ماہر مسلمان نوجوانوں کو جوڑ کر ان کی خدمات حاصل کی جائیں۔

(۶) تجویز تشکر

مرکزی حکومت کی طرف سے جو ویمن پروٹیکشن بل پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا اور ایک ہی دن میں منظور کروالیا گیا پارلیمنٹ میں اس کے خلاف سب سے مضبوط آواز آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر جناب اسدالدین اویسی صاحب نے بلند کی، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا یہ اجلاس ان کی اس نمائندگی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اظہار تشکر کرتا ہے۔اسی طرح اے آئی ڈی ایم کے سے تعلق رکھنے والے جناب انور راجا اور انڈین یونین مسلم لیگ کے دو ایم پیز نے بھی مخالفت کی پھر جب یہ بل راجیہ سبھا میں پیش کیا گیا تو مندرجہ ذیل سیاسی پارٹیز نے اس کی زبردست مخالفت کی جس کے نتیجہ میں یہ بل ابھی راجیہ سبھا میں معلق ہے۔

۱۔ کانگریس	۲۔ اے آئی ڈی ایم کے
۳۔ ڈی ایم کے	۴۔ بیجو جنتا دل
۵۔ تیلگو دیشم پارٹی	۶۔ ترنمول کانگریس
۷۔ سماج وادی پارٹی	۸۔ آر جے ڈی

بورڈ کا یہ اجلاس مذکورہ بالا ارکان پارلیمنٹ اور سیاسی پارٹیز کا شکریہ ادا کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ ان کی طرف سے تعاون کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ (بقیہ صفحہ ۶ر پر)

خواتین کے پرامن احتجاجی مظاہروں کی مختصر رپورٹ

مرتب: ڈاکٹر محمد وقارالدین لطیفی ندوی

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی تحریک پر پورے ملک میں کم از کم ۱۵۶/مقامات پر طلاق ثلاثہ بل کے خلاف خواتین کے ذریعہ پرامن اور خاموش احتجاجی مظاہرے کئے گئے اور یہ مظاہرے بلاک سطح پر کلکٹریٹ سطح پر اور صوبائی سطح پر ہوئے، جس میں لاکھوں کی تعداد میں خواتین اپنے گھروں سے نکل کر سراپا احتجاج درج کرانے میں کامیاب رہیں۔ یہ طریقہ آزاد ہندوستان کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا انفرادی طریقہ احتجاج ہے جس نے ایک نئی تاریخ رقم کی اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اتنا منظم اور پرسکون احتجاج تاریخ میں نہیں ملتی خواتین کے ان ہی مظاہروں کی پہلی قسط نذر قارئین ہے۔

- بہار

مونگیر:

۲۷/جنوری ۲۰۱۸ء کو تحفظ شریعت کمیٹی مونگیر کے زیر اہتمام خواتین کی خاموش ریلی نکلی جس میں تقریباً ایک لاکھ سے زائد شہر اور مضافات شہر کی خواتین نے حصہ لیا، ریلی کی ابتداء سے پہلے ایم ڈبلو گرا اسکول نزد مفصل تھانہ مونگیر میں احتجاجی اجلاس سے خطاب کرتی ہوئیں محترمہ جویریہ شمشیر صاحبہ صدر شعبہ خواتین تحفظ شریعت کمیٹی مونگیر نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم تمام خواتین پوری قوت کے ساتھ ایک آواز ہو کر سرکار پر واضح کرتی ہیں کہ تمہارے جھوٹے طلاق بل کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے، ہم ہر حال میں شریعت اسلامی پر چلیں گے، اور ہر مرحلہ میں مسلم پرسنل لا بورڈ کی آواز پر لبیک کہیں گے، طلاق ثلاثہ کی شرعی حیثیت سپریم کورٹ کے فیصلے اور موجودہ بل پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ طلاق ثلاثہ بل بالکل غیر ضروری، اسلامی شریعت اور ملکی آئین کے بالکل خلاف ہے، جو ملت اسلامیہ کے لیے کسی بھی صورت میں قبول نہیں ہے، ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم شریعت اسلامیہ پر عمل کریں، حکمت اور تدبیر کے ساتھ موجودہ حالات کا مقابلہ کریں اور اس بل کے خلاف اپنی ناراضگی کا خاموشی اور حکمت کے ساتھ اظہار کریں، اسی لیے لاکھوں خواتین کی یہ ریلی آج یہاں نکالی جارہی ہے، اس موقعہ پر محترمہ حبیبہ بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شریعت کے خلاف کوئی بھی قانون ہمیں تسلیم نہیں ہے، ہماری شریعت ہمیں جان سے بھی زیادہ عزیز ہے، سرکار کا تین طلاق بل ایک دھوکہ ہے، ہمیں سرکار اس کے ذریعہ سوائے بیوقوف بنانے کے اور کچھ نہیں کررہی ہے، اگر مرکزی سرکار واقعی مسلم عورتوں کی ہمدرد ہے، تو وہ مسلمان عورتوں کو اس ملک میں ہر جگہ برابری کا حصہ دے، تاکہ مسلم عورتیں خوشگوار زندگی گذار سکیں، انہوں نے کہا کہ ہمارے شوہروں کو جیل بھیج کر ہمیں فائدہ پہونچانے کی بات سرکار کررہی ہے، یہ کیسا فائدہ ہے، سمجھ سے باہر کی بات ہے۔ خواتین کی یہ ریلی بحسن وخوبی کلکٹریٹ مونگیر پہونچی اور خواتین پر مشتمل ایک نمائندہ وفد اپنے مطالبات کو میمورنڈم کی شکل میں ڈی ایم مونگیر جناب اودے کمار سنگھ کو پیش کیا اور ان سے گذارش کی کہ وہ خواتین کے مطالبات کو صدر جمہوریہ، وزیر اعظم ہند، وزیر قانون اور سربراہان حکومت تک پہونچا دیں۔ عورتوں نے اپنے میمورنڈم میں مندرجہ ذیل چیزوں کا مطالبہ کیا۔

ہم تمام مسلم خواتین متفقہ طور پر تین طلاق بل کی مخالفت کرتے ہیں، اور اسے اپنے مذہب، معاشرہ اور خاندان کے لیے مضر پاتے ہیں، کیونکہ۔

۱- سپریم کورٹ نے تین طلاق کو کالعدم کہا ہے، اور کالعدم کام پر کوئی سزا یا قانون نہیں بنا کرتا ہے۔

۲- آئین ہند نے مذہبی معاملات میں مداخلت سے روکا ہے اور یہ بل براہ راست مذہب میں مداخلت ہے۔ ۳- طلاق سول معاملہ ہے، اور یہ بل اسے جرم میں شامل کررہا ہے۔

۴- قانون سازی کے لیے کئی طریقے اور مرحلے بنے ہوئے ہیں، اسے طلاق بل کے معاملے میں نہیں اپنایا گیا ہے۔

۵-بل میں طلاق کو جس طرح جرم بنا کر پیش کیا گیا ہے، وہ حقائق پر مبنی نہیں ہے۔

۶-طلاق دینے کے بعد سزا کی جو نوعیت اس میں درج ہے، وہ غیر اخلاقی، بے بنیاد اور غیر عقلی ہے۔

۷-یہ بل اپنے آپ میں آئین ہند، سپریم کورٹ کے دیگر فیصلوں اور دوسرے قوانین کے بھی خلاف ہے۔

۸-یہ بل سماج، معاشرہ اور خاندان کو برباد کر دے گا، بل کی روشنی میں عورت کے لیے طلاق کا ثابت کرنا اور مرد کا جیل میں رہ کر نفقہ کی ادائیگی اور تین سال کے بعد خانگی معاملات کی دشواریاں، یہ مذکورہ ساری باتیں بہت عجیب وغریب اور پیچیدہ ہیں۔اس لیے ہم جمہوری طور پر پورے امن وسکون کے ساتھ اس بل کی پرزور مخالفت کرتے ہیں اور اپنے ملک کی باہوش شخصیتوں سے اپیل کرتے ہیں کہ اسے روکا جائے، ورنہ ملک کا شیرازہ بکھر جائے گا۔اور مذہب میں مداخلت کو بند کیا جائے۔اسلئے حکومت وقت سے درخواست ہے کہ ہندوستان کی جمہوریت، آئین ہند اور قانونی نظام کے مخالف اقدام نہ کریں۔ریلی کو کامیاب بنانے میں مونگیر کے ہر محلّہ کے نوجوان، سماجی کارکنان اور تحفظ شریعت کی حفاظت کے لیے بڑی تعداد میں لوگوں نے تعاون کیا۔

کشن گنج:

۲۴رفروری ۲۰۱۸ء: مرکزی حکومت کے تین طلاق بل کے خلاف کشن گنج کی مسلم خواتین نے حکومت کی نیت پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ نے تین طلاق کو بے اثر قرار دے دیا ہے تو پھر نئے قانون پاس کر کے تین سال کی سزا اور جرمانہ کی رقم کے التزام کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی۔ڈی ایم پنکج دکشت کی غیر موجودگی میں اے ڈی ایم اور ایس ڈی ایم کو میمورنڈم پیش کرتے ہوئے مختلف تنظیموں سے وابستہ محترمہ آمنہ منظر صاحبہ، مرشدہ صاحبہ، رشیدہ صاحبہ، مفیدہ صاحبہ، سمیہ عباس صاحبہ اور سمیہ الیاس صاحبہ نے کہا کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حکومت جان بوجھ کر مسلم مردوں کو براہ راست اور مسلم خواتین کو بالواسطہ پریشان کرنا چاہتی ہے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان میں مطلقہ عورتوں کی تعداد نا کے برابر ہے جبکہ بغیر طلاق کے شوہر سے الگ تھلگ رہنے والی غیر مسلم خواتین کی تعداد ۴۰رلاکھ سے زیادہ ہے۔ان میں سے ایک خاتون وزیراعظم کی شریک حیات بھی ہے۔اس موقع پر کشن گنج کی خواتین نے پرامن احتجاج کے ذریعہ یہ پیغام دینے کی کوشش کی کہ ہم لوگ شریعت اسلامی سے راضی ہیں، ہماری زندگی اسی کے مطابق چلے گی۔ہمیں مذہبی معاملہ میں کسی خارجی اور نئے قانون کی ذرہ برابر ضرورت نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ ہم ضلع انتظامیہ کے ذریعہ حکومت کو آگاہ کرانا چاہتے ہیں کہ ہم خواتین طلاق بل سے راضی نہیں ہیں۔اس بل کو واپس لیا جائے۔اگر چند آزاد خیال عورتوں کے اصرار کو طلاق بل کو نافذ کا ثبوت بتایا جاسکتا ہے تو ہم لاکھوں نہیں پورے ہندوستان سے کروڑوں کی تعداد میں اس بل کی مخالفت کرتے ہیں۔اگر خواتین کے تئیں زیادہ ہمدردی ہے تو پہلے غیر مسلم خواتین کی فکر کیجئے جو بنا طلاق ہی کے گھر سے بے گھر در در کی ٹھوکریں کھارہی ہیں۔انہوں نے الزام لگایا کہ گذشتہ چند برسوں سے ملک میں مذہبی منافرت کی آگ زیادہ ہی سلگنے لگی ہے، آئے دن مذہبی امور کو لیکر کوئی نہ کوئی نیا شگوفہ چھوڑا جاتا ہے، جس سے مسلم سماج کے لوگوں میں غم وغصہ کی لہر دیکھی جارہی ہے۔حکومت ترقی وتعمیری کی راہ سے ہٹ کر ہمہ وقت اپنے ناکامی پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے۔اس موقع پر شہر کے سبھی عمائدین اور قائدین سیاسی وسماجی رہنما خاص طور سے مسلم پرسنل لا بورڈ کے ممبر مولانا مطیع الرحمٰن المدنی سلفی، سابق ایم ایل اے اختر الایمان، موجودہ جدیو ایم ایل اے مجاہد عالم عثمان غنی، شاہد ربانی، چاند بھائی، کلیم الدین، شاہنواز ندوی، قاری عیاض، صدر عالم پیش پیش رہے۔

ضلع کھگڑیا:

(ا) ۱۷رفروری ۲۰۱۸ء کو کھگڑیا ضلع کے مردم خیز علاقہ گوگری سب ڈویژن میں حکومت کے مجوزہ تین طلاق بل کے خلاف خواتین اسلام کا پرامن خاموش احتجاجی مظاہرہ ہوا جسمیں مختلف علاقوں کلھڑیا سلار پور، مڑیا، دیوری، پیر الطیف، اسلام پور، ڈومر کوٹھی، شیر گڑھ، مشکی پور، جماپور گوگری، بورنا راٹن سلیم پور، ملیا، رام پور، نیاٹولہ، گوریا بتھان، کڑواموڑ، سپاہا وغیرہ علاقوں پر کم وبیش ساٹھ ہزار خواتین اسلام نے گوگری قصبہ میں جمع ہوکر سب ڈویژن کے صدر مقام پر پیدل پہنچ کر ایس ڈی او گوگری کے سامنے اپنی

بات رکھتے ہوئے ایک میمورنڈم پیش کیا جسمیں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ یہ ہماری آزادی سے زیادہ مصیبتوں کو بڑھانے والا ہے، ہم خواتین اللہ اور اس کے رسولؐ کے بنائے ہوئے قانون پر خوش ہیں اور اس سے الگ کسی بھی صورت میں دستبردار ہونے کو تیار نہیں۔ یہ بل ظالمانہ و جابرانہ ہے اس بل کو حکومت فوری واپس لے ورنہ ہم پورے ملک کی خواتین اس وقت تک مظاہرہ کرتے رہیں گے۔

(۲) طلاق ثلاثہ بل کے خلاف کھگڑیا شہر میں ۱۹؍فروری ۲۰۱۸ء کو مسلم خواتین کی تاریخی ریلی نکالی گئی۔ یہ ریلی شہر کے جنوبی سمت میں جے این کے ٹی انٹر اسکول اسٹیڈیم سے رابندر چوک ہوتے ہوئے جے پرکاش نگر کے بغل سے کیبن ڈھالہ ہوتے ہوئے کلکٹریٹ تک دوسری طرف اتر میں گئوشالہ سنہولی پوکھر سے کلکٹریٹ تک نکالی گئی۔ ریلی میں مسلم خواتین اتنی تعداد میں آئی تھیں کہ جو جہاں کھڑی تھیں وہی رہ گئیں۔ بہت ساری خواتین کو تو جگہ بھی نہیں مل سکی۔ خواتین کے نمائندہ وفد نے ضلع کلکٹر کو میمورنڈم پیش کیا۔ میمورنڈم کے ذریعہ خواتین نے تین طلاق بل سرکار سے واپس لینے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ اس بل سے مسلم پرسنل لا میں مداخلت ہوتی ہے، یہ بل دستور ہند کی دفعہ ۱۴؍۱۵؍ میں دیے گئے حقوق کی خلاف ورزی ہے، یہ خواتین مخالف ہے، بچہ مخالف ہے، کیونکہ اس بل کے حصہ ۳؍ اور شق ۵؍ میں یہ التزام رکھا گیا ہے کہ بیوی اور بچوں کا خرچ شوہر پر ہوگا، جب شوہر جیل میں رہے گا تو وہ بیوی اور بچوں کا خرچ کیسے دے گا۔ بل کے متعلق کہا گیا کہ یہ سماج مخالف ہے، کیونکہ نکاح سول معاملہ ہے اور سرکار نے اسے کریمنل بنا دیا ہے اور وہ غیر ضمانتی ہے۔ بل میں طلاق دینے کی رپورٹ کوئی بھی تھانہ کو کرسکتا ہے اور حقیقت میں طلاق نہ ہوتے ہوئے بھی مسلم مرد جیل چلا جائے گا۔ خواتین نے مطالبہ کیا کہ ہمیں ہمارے مذہب پر چلنے کی آزادی دی جائے۔ خواتین نے کلکٹر کے ذریعہ سے یہ میمورنڈم صدر جمہوریہ، وزیر اعظم، وزیر قانون، چیئرمین راجیہ سبھا، اپوزیشن لیڈر، گورنر بہار اور وزیر اعلی بہار کو دیا۔ خواتین کے نمائندہ وفد نے کلکٹر سے ملاقات کی اور میمورنڈم پیش کیا۔ اس میں عائشہ پروین، قاریہ خاتون، نیلم بشریٰ، فرحت آرا، ہما فردوس، نوشی خاتون، ماہی نگار پروین، یاسمین پروین، سکینہ پروین شامل ہیں۔ ریلی خاموش تھی، اس میں کوئی نعرہ نہیں لگ رہا تھا۔ خواتین کے ہاتھوں میں البتہ پلے کارڈ تھا، جس میں یہ نعرہ لکھا ہوا تھا ''تین طلاق بل واپس لو واپس لو' اسلامی شعائر ہمارا اعزاز ہے، ہم صدر جمہوریہ کے خطاب کی مذمت کرتے ہیں، ہم مسلم پرسنل لا سے محبت رکھتے ہیں، ہندو مسلم بھائی بھائی وغیرہ۔ ریلی میں کھگڑیا کے جن علاقوں کی مسلم خواتین شریک ہوئیں، ان میں پکریل، لیوا، بیر پور، دھتولی، پتھراہا، کڑوا موڑ، کیتھی، علی نگر بر ہرہ، سپاہا، دیگھون، چوڑھلی، سکھائی ٹولہ، بلدور، روہیا، ترونا، ٹھٹی سرساوا، کھرنیا، بلہا، بلہا بازار، سید پور، مانڈر، رسونک، سبلپور، نوٹولیہ، مودھرا، میگھونا، چیرا کھیرا، مجھواری، سہسی، جوگیا، جلکوڑہ، اسماعیل پور، سوبھنی، رانی شکر پورہ، منتھی تھان، کٹھورا، اسلام نگر، قطب پور، جے پرکاش نگر، حاجی پور، این ایس سی روڈ، میر غیاث چک، بیوا گنج، اسلام پور، بچھوتا مانسی محلّہ چک حسین، مانسی گھراری، سیہوری، مسوڑھی، گوراشکتی، دوزہ، الولی، شہر کھگڑیا شامل ہیں۔

پٹنہ:

حکومت کے تین طلاق مخالف بل کے خلاف مسلم خواتین کا احتجاج پورے ملک میں جاری ہے اور اسی سلسلے میں ۱۸؍فروری ۲۰۱۸ء کو پٹنہ میں مسلم پرسنل لا بورڈ کے تحت آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ خواتین سیل نے اس بل کی مخالفت میں زبردست احتجاج کیا۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں خواتین شامل ہوئیں۔ مسلم خواتین نے احتجاجی جلسہ میں جمع ہوکر حکومت سے اپنی ناراضگی کا اظہار کیا اور حکومت کے سامنے مندرجہ ذیل مطالبات رکھے اور اسے جلد از جلد واپس لینے کا بھی مطالبہ کیا۔ کیوں کہ یہ بل مسلم پرسنل لا میں کھلی ہوئی مداخلت ہے، اور ہندوستانی آئین کی دفعہ ۱۴؍ اور ۱۵؍ کی صریح خلاف ورزی ہے۔ ۲۔ یہ بل خواتین کے خلاف ہے، بچوں کے حقوق کے خلاف ہے حتی کہ سماج کے خلاف ہے۔ کیوں کہ جب شوہر تین سال کے لیے جیل میں ہوگا تو وہ اس بل کے مطابق بیوی اور بچوں کو گذارا بھتہ کیسے دے گا؟ اگر وہ روزانہ مزدوری کرتا ہے تو جیل میں رہ کر کس طرح بیوی بچوں کا خرچ اٹھائے گا، اگر وہ سرکاری نوکری میں ہے تو کیا تین سال جیل میں رہنے کے بعد اس کی نوکری برقرار رہیگی؟ نوکری چھوٹ جانے کے بعد وہ کس طرح گذارا بھتہ دے گا؟ اس کے علاوہ تین طلاق کو ثابت

کرنے کی پوری ذمہ داری مسلم عورتوں پر ڈالی گئی ہے، یہ عورتوں پر سراسر ظلم ہے۔۳۔اس بل کے مندرجات سے پتہ چلتا ہے کہ سرکار نے اس بات پر بالکل غور نہیں کیا کہ جب شوہر تین سالوں کے لیے جیل چلا جائے گا تو اس کے بعد بیوی اور بچوں کو کن خطرناک حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔طلاق شدہ بیوی اور بچوں کا خرچ کون چلائے گا؟ بچوں کی دیکھ بھال کون کرے گا؟ کیا جب وہ تین سال جیل میں رہنے کے بعد واپس آئے گا تو وہ اپنی اس بیوی کے ساتھ خوش رہ سکے گا جس کی وجہ سے وہ تین سال جیل میں رہا؟ کیا ان کے تعلقات دوبارہ صحیح ہو پائیں گے؟ ۴۔ برسراقتدار جماعت کی طرف سے یہ غلط فہمی پھیلائی جارہی ہے کہ یہ بل صرف تین طلاق کے خلاف ہے، مگر حقیقت میں یہ بل پورے نظام طلاق کو ہی ختم کرنے کے لیے ہے، سرکار کے اس وقت کے اٹارنی جنرل نے خود جسٹس یو یوللت کے سامنے ان کے پوچھنے پر سپریم کورٹ میں یہ قبول کیا تھا کہ سرکار طلاق کے پورے نظام کو ہی ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بل مسلم مردوں کو جیل میں ڈالنے اور خواتین کو کورٹ کا چکر لگانے کے لیے مجبور کرنے کے لیے ہے، ہم مسلم خواتین اس بل کو ایک کالا قانون کے طور پر دیکھتے ہیں اور اس کو ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔۵۔اس کے علاوہ یہ بل سماج مخالف بھی ہے، کیوں کہ اس میں ایک سماجی معاہدہ کو قابل سزا جرم بنایا جارہا ہے۔اس بل کی دفعہ ۷ میں لکھا ہے کہ یہ عمل عدالتی دائرۂ کار کے اندر اور غیر ضمانتی ہے، اس کا مطلب یہ کہ کوئی تھرڈ پارٹی بھی شوہر کے خلاف شکایت کردے تو اس شوہر کو جیل میں ڈال دیا جائے گا اور اس میں بیوی کی مرضی کو کوئی اہمیت نہیں دی جائے گی۔اسی طرح نکاح ایک سماجی معاہدہ ہے، لیکن یہ بل اس کو کرمنل ایکٹ کے دائرے میں لے آئے گا جو کہ غیر اخلاقی غیر ضروری ہے۔سال ۲۰۰۶ء میں سپریم کورٹ کے معزز جسٹس ایچ کے سیما اور آر وی رونددرن نے ایک مقدمہ میں فیصلہ سنایا تھا کہ سول کیس کو کرمنل کیس میں نہیں بدلا جاسکتا ہے کیوں کہ یہ انصاف کے تقاضوں کے خلاف ہے۔۶۔ہم سبھی مسلم خواتین شریعت میں اور مسلم پرسنل لا میں مکمل یقین رکھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں اور اس بات پر مکمل یقین رکھتے ہیں کہ اسلام میں طلاق کا نظام مسلم عورتوں کے لیے ظلم نہیں بلکہ ان کے لیے ایک نعمت ہے۔مندرجہ بالا حقائق کی بنیاد پر اوران حالات میں ہم مسلم خواتین اس بل کی پر زور مخالفت کرتی ہیں اور سرکار سے مطالبہ کرتی ہیں کہ وہ اس بل کو واپس لے کیوں کہ یہ ہندوستانی آئین، خواتین کے حقوق اور جینڈر جسٹس کے خلاف ہے۔اس موقع پر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ ویمنس ونگ بہار کی کنوینر محترمہ ڈاکٹر مہ جبیں ناز صاحبہ کے علاوہ اس جلوس میں امارت شرعیہ کے ناظم مولانا انیس الرحمٰن قاسمی، جماعت اسلامی بہار کے امیر مقامی مولانا رضوان اصلاحی، جمعیت علماء بہار کے ناظم نشرو اشاعت انوار الہدیٰ، رابطہ کے جنرل سکریٹری افضل حسین، الحراء اسکول شریف کالونی کے ڈائریکٹر محمد انور، وارڈ کونسلر اسفر احمد، مولانا عتیق الستار قاسمی، مفتی وصی احمد قاسمی، مولانا مرسل، مولانا ثناء اللہ ازہری، مولانا رضوان احمد ندوی، مولانا شبلی القاسمی، افتخار نظامی، حاجی سلام الحق، مولانا سہراب عالم ندوی، سید عزیز الحسن، مولانا ضیاء قاسمی، آصف خان، جماد قاسم، افضال قادری، انجینئر محمد حسین، محمد امتیاز عالم، محمد اقبال مفتی سعید الرحمٰن قاسمی کے علاوہ مقامی مسلم نوجوانان نے جلوس کے پرامن بنانے میں اپنا اہم رول ادا کیا۔

سمری بختیار پور:

(۱) ۲۲ر فروری ۲۰۱۸ء کو آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی اپیل پر ائمہ مساجد کے زیر اہتمام طلاق ثلاثہ بل کے خلاف سمری بختیار پور سب ڈویزن حلقہ کے تینوں بلاکوں سے پہلی مرتبہ لاکھوں کی تعداد میں مسلم خواتین نے تاریخ ساز خاموشی احتجاجی جلوس نکالا۔خواتین کے ہاتھوں میں طلاق ثلاثہ بل کے خلاف اردو اور ہندی میں میں لکھے بینر تھے۔

جلوس کے دوران مرد رضا کار سڑکوں کے دونوں کنارے کھڑے تھے۔جلوس سمری بختیار پور اسٹیٹ سے شرما چوک، بلاک چوک اور تھانہ چوک ہوتے ہوئے ایس ڈی او آفس پہنچا اور ڈویژنل افسر سمن کمار کو میمورنڈم سونپا۔اس موقع پر ڈاکٹر کوکب سلطان، نگر پنچایت کی چیئر پرسن روشن آرا، شگفتہ یاسمین، فطرت خاتون، انوری غیاث، فریدہ بانون۔جلوس کو کامیاب بنانے میں ائمہ کرام اور سماجی اور سیاسی رہنماؤں نے اہم رول ادا کیا۔احتجاجی جلوس میں آر جے ڈی کے ضلع صدر محمد ظفر عالم، مولانا ممتاز عالم رحمانی، مولانا محمد مشیر الدین قاسمی، مولانا قاری ضیاء الدین ندوی، قاری

عبدالغفار، مولانا اکبراشرفی، مولانا رضوان احمد قادری، ماسٹر ماہر علی، جاوید اختر عرف گڈو، قاری مستقیم الدین، زاہد اقبال، قاری نیر ساجد اقبال، عبدالودود، ابوہریرہ اور مولانا شمشیر عالم وغیرہ پیش پیش رہے۔

وہیں سمری بختیار پور اسٹیٹ میدان میں منعقد اجلاس عام سے خطاب کرتی ہوئیں سیدہ شگفتہ یاسمین نے کہا کہ مسلم خواتین کی یہ بیداری اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے، مگر اپنی شریعت میں ذرہ برابر بھی مداخلت برداشت نہیں کرسکتا۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت شریعت میں بیجا مداخلت کرکے مسلمانوں کو پریشان کررہی ہے، لیکن وہ کامیاب نہیں ہوسکتی ہے۔ ڈاکٹر کوکب سلطانہ نے کہا کہ اسلام مذہب کا قانون کسی شخص کا بنایا ہوا نہیں بلکہ یہ شریعت کا قانون ہے جو اللہ کا بنایا ہوا ہے۔ اسی قانون میں مسلم خواتین کی عزت اور حفاظت کی باتیں بتائی گئی ہیں۔ مسلم خواتین شریعت میں کسی طرح کا بدلاؤ نہیں چاہتی ہیں۔

فریدہ بانو نے کہا کہ سمری بختیار پور کی مسلم خواتین نے بیداری کا جو ثبوت پیش کیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ مرکزی حکومت کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتی ہے۔

پورنیہ:

۲۶ / جنوری ۲۰۱۸ء کو پورنیہ میں مجوزہ طلاق ثلاثہ قانون کی مخالفت میں خواتین نے پرامن جلوس نکال کر احتجاج کیا۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے تحت پورنیہ تحفظ شریعت و آئین ہند کمیٹی پورنیہ کے زیر اہتمام جلوس میں بڑی تعداد میں خواتین ضلع بھر سے مجوزہ طلاق بل کے خلاف پورنیہ کے جامعہ خلفائے راشدین مدرسہ کے احاطے میں جمع ہوئی جہاں سے بھٹا ضلع اسکول اور آراین ساہ چوک ہوتے ہوئے ضلع کلکٹریٹ پہنچیں اور ضلع کلکٹر کی عدم موجودگی میں ان کے نمائندے کو میمورنڈم سونپی۔ اس کے بعد نامہ نگاروں کو خطاب کرتے ہوئے خواتین نے کہا کہ ہمیں حکومت کی جانب سے مجوزہ طلاق ثلاثہ بل منظور نہیں ہے۔ اور مرکزی حکومت کی نیت پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ نے طلاق ثلاثہ کو جب بے اثر قرار دیا تو پھر نئے قانون پاس کرنے اور تین سال کی سزا اور جرمانہ کی رقم التزام کرنے کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی۔ اس سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حکومت کو مسلم خواتین کی بھلائی کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ حکومت جان بوجھ کر مسلمان مردوں کو براہ راست اور مسلم خواتین کو بالواسطہ طور پر پریشان کرنا چاہتی ہیں۔ جبکہ بغیر طلاق کے شوہر سے الگ تھلگ رہنے والی خواتین کی تعداد ہندوستان میں قریب ۴۰ / لاکھ ہے اور مطلقہ مسلم طلاق شدہ کی تعداد نہ کے برابر ہے۔ خواتین ہاتھ میں تختی لے کر کہہ رہی تھی کہ ہم قانون شریعت سے راضی ہیں اور ہمارے مذہبی آزادی میں حکومت مداخلت نہ کرے ہندوستانی دستور میں ہمیں جو آزادی ملی ہے اس میں مداخلت ہم برداشت نہیں کریں گے۔ اس موقع سے جلوس کے کنوینر غفران خان، امارت شرعیہ ذیلی دارالقضا پورنیہ کے قاضی مولانا ارشد قاسمی، جامع مسجد کے امام مولانا وحیدالزماں، جاوید طفیل، کفیل قریشی، دولہا عاصم اختر، مولانا خالد، مولانا عبدالقیوم، مولانا مبارک حسین، عرفان کامل اور بڑی تعداد میں مسلم نوجوان رضا کاروں نے جلوس کو منظم اور پرامن نکالنے میں اپنا اپنا تعاون پیش کیا قریب ۱۰ / ہزار خواتین کا مجمع تھا ایک دو گھنٹے تک ٹریفک نظام ٹھپ ہوگیا تھا۔

سہرسہ:

(۲) ۱۴ / مارچ ۲۰۱۸ء کو مسلم پرسنل لا بورڈ کی اپیل پر رکن بورڈ ڈاکٹر ابوالکلام صاحب کی سرکردگی اور ڈاکٹر حنا فاروقی کی صدارت میں اصلاح معاشرہ اور تحفظ شریعت کمیٹی سہرسہ کے بینر تلے ضلع کے مختلف علاقوں کی پچاس ہزار سے زائد خواتین نے خاموش اور پرامن مظاہرہ کی شکل میں پٹیل میدان پہنچیں اور وہاں سے پیدل مارچ کرکے طلاق ثلاثہ بل کے خلاف کلکٹر کو میمورنڈم پیش کیا۔

بھاگلپور:

خانقاہ شہبازیہ ملاچک اور مدرسہ اصلاح المسلمین چمپانگر کے مشترکہ تعاون سے ۴ / مارچ ۲۰۱۸ء کو شہر بھاگلپور میں خواتین کا ایک پرامن احتجاجی جلوس منظم کیا گیا جسمیں ایک لاکھ سے زائد خواتین نے شرکت کی اور طلاق ثلاثہ بل واپس لینے کی عرضداشت کلکٹر کو پیش کیا اور اس عرضداشت میں یہ بھی تھا کہ ہم صدر یہ جمہوریہ کے خطاب کی پرزور مذمت کرتے ہیں، شریعت میں مداخلت ہرگز قبول نہیں شریعت ہمارا اعزاز ہے ہم شریعت کے پابند ہیں اور رہیں گے اس بل کو واپس لیا جائے۔

مدھوبنی:

ہمارا مذہب اسلام ہمیں دل و جان سے پیارا ہے۔ ہمارے مذہب میں ہمارے حقوق کی پوری حفاظت کی گئی ہے ہم کو کسی اور کی ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے۔ ملک کی آزادی میں ہم مسلم عورتوں کا بھی حصہ کسی سے بھی کم نہیں ہے اور آزادی کے بعد تمام مذاہب کی طرح ہمیں بھی مذہبی آزادی حاصل تھی لیکن چند شر پسند عناصر کی وجہ سے کچھ دنوں سے ہم مسلم خواتین کے حقوق کو پامال کرنے کی کوشش کی جارہی ہیں۔ ایسا ہونے سے ہمارے ملک کی گنگا جمنی تہذیب کی روایت ختم ہوسکتی ہے اور ملک کے امن پسند مسلم خواتین کی بے چینی بڑھ سکتی ہے۔ اسلئے ہمارا مطالبہ ہے کہ سماج کی دوسری برائیوں کو ختم کرنے کی مہم چلائی جائے۔ ہم اس کوشش میں پیش پیش نظر آئیں گے لیکن ہمارے مذہب یا دوسرے مذاہب میں بھی مداخلت کی کوشش نہ کی جائے اور اسکی راہ ہموار نہ کی جائے۔ ہمارا ایمان ہے کہ قوانین اسلام قانون الٰہی ہے جسکو تبدیل نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار طلاق ثلاثہ بل کے خلاف بنائے گئے سیاہ قانون کے خلاف خواتین نے اپنے خطاب کے دوران کیا۔ ۱۳؍مارچ ۲۰۱۸ء منگل کو دن کے ۱۱؍بجے مدرسہ اسلامیہ، راگھونگر، بھوارہ سے ہزاروں کی تعداد میں ہاسپٹل روڈ ہوتے ہوئے جلدھاری چوک کے راستے ضلع کلکٹریٹ تک خواتین کا خاموش تاریخ ساز احتجاجی جلوس قاضی حبیب اللہ قاسمی اور تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کی سرپرستی میں نکالا گیا۔ یہ خاموش احتجاجی جلوس مدھوبنی کے تمام مسلمانوں کی جانب سے نکالا گیا۔ خواتین اپنے ہاتھوں میں جان سے بڑھ کر ہماری شریعت، تین طلاق بل واپس لو، شریعت میں مداخلت ہمیں برداشت نہیں کی تختی لئے سڑکوں سے گزریں۔ مسلم خواتین کی بھیڑ مدرسہ اسلامیہ کے میدان میں جمع ہوئی۔ میدان میں جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے بے نظیر خالد، ترانہ صدیقی، ریحانہ بانو، عالیہ خورشید، رخشندہ جہاں، روشن پروین، صباحت ریحان وغیرہ نے حکومت ہند سے فوراً تین طلاق پر بنائے گئے سیاہ قانون کو واپس لینے کی مانگ کی اور سرکار کو یہ انتباہ دیا کہ ہماری شریعت میں مداخلت فوراً بند کرے۔ ان لوگوں کا کہنا تھا کہ سرکار اگر مسلم خواتین کو واقعی حقوق دلانا چاہتی ہے تو عورتوں، مردوں اور مسلم بچوں کو تعلیم سے جوڑے ساتھ ہی مسلم مردوں کو روزگار مہیا کرائے اور مسلم خواتین کے تحفظ کو یقینی بنائے۔ موجودہ سرکار روز روز مسلمانوں کو نئے نئے معاملے میں الجھا کر مسلمانوں کی ترقی سے بھاگتی نظر آرہی ہے۔ حکومت اپنے رویے میں تبدیلی لائے اور مسلمانوں کو یکطرفہ ٹارگیٹ کرنا بند کرے۔ مدرسہ اسلامیہ کے میدان ہی نہیں مدھوبنی کی سڑکیں بھی بھیڑ کے آگے کم پڑگئیں۔ بھیڑ کا یہ عالم تھا کہ گھنٹے تک مدھوبنی تھما رہا۔ ضلع انتظامیہ نے بھی بڑھ چڑھ کر مدد کی۔ جلوس میں بسفی کے ایم ایل اے فیاض احمد، سابق ایم ایل اے امیدوار احمر حسن دلارے بھی پیش پیش رہے۔ ہجوم کا یہ عالم رہا کہ شہر میں پاؤں رکھنے تک کی جگہ نہیں بچی۔ جلوس سبھی مکتب فکر کے علمائے کرام کی قیادت میں نکالا گیا۔ وہیں چند خواتین کی ٹیم نے ایم ایل اے فیاض احمد کے ساتھ جاکر کلکٹر کو میمورنڈم سونپا۔ جلوس میں بڑی تعداد میں سماجی کارکن، سیاسی لیڈران، تمام فلاحی اور ملی تنظیموں کے سربراہ، امام وخطیب، دانشوران، مدارس کے ذمہ داران نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

سہسرام:

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے اعلان پر تحفظ شریعت کمیٹی کے بینر تلے مؤرخہ ۵؍مارچ ۲۰۱۸ء پیر کو طلاق ثلاثہ بل کی مخالفت میں مسلم خواتین نے ریلی نکالی۔ ریلی میں شامل خواتین تین طلاق بل کو شریعت کے خلاف قرار دیتے ہوئے اسے واپس لینے کا مطالبہ کررہی تھیں۔ اس سلسلے میں ایس ڈی ایم کو صدر اور وزیر اعظم کے نام ایک میمورنڈم بھی دیا گیا۔ مسلم پرسنل لا بورڈ کی طرف سے امارت شرعیہ کے ذیلی دارالقضا کے قاضی مولانا احسان الحق صاحب کی قیادت میں بابوگنج واقع الیاس حسین اردو گرلس اسکول سے خاموش ریلی نکالی گئی۔ واضح رہے کہ تقریباً پانچ ہزار خواتین کی شمولیت نے یہ ظاہر کردیا کہ اپنی شریعت کے خلاف مسلم خواتین کو کچھ بھی منظور نہیں۔ خواتین کے ہاتھوں میں بینر تھے جس میں احتجاجی کلمات تحریر تھے۔ ان کے ہاتھوں میں تختیاں تھیں جس پر مسلم پرسنل لا بورڈ پر بھروسہ اور صدر جمہوریہ کے خطاب پر اعتراض کے کلمات تحریر تھے۔ جلوس خاموش تھا۔ فرحت رعنا صاحب نے بتایا کہ یہ بل مسلم خواتین میں بے اطمینانی اور اس سے مسلم خواتین غیر محفوظ ہوجائیں گی۔ ذہبہ یاسمین صاحبہ نے کہا کہ یہ بل ہماری مذہبی آزادی کو ختم کرتا ہے، یہ بل ہرگز ہمیں منظور نہیں ہے۔ اس موقع

پر نغمہ نے کہا کہ صدر جمہوریہ کا خطاب بھی ہمارے حقوق کو پامال کرنے والا ہے۔محترمہ صوفیہ صاحب نے کہا کہ اس بل کو پاس کر کے وزیر اعظم ہند نے ہماری شریعت پر حملہ کیا جو کسی طرح بھی مسلم خواتین کے لیے مناسب نہیں۔

- **جھارکھنڈ**

گڈا:

تین طلاق بل کے خلاف پورے ملک کی مسلم خواتین کافی رنجیدہ اور برہم ہیں اور وہ شریعت کے خلاف حکومت کے اقدامات کی نہ صرف مذمت کر رہی ہیں بلکہ دوٹوک انداز میں آواز بھی بلند کر رہی ہیں کہ سرکار تین طلاق بل واپس لے اور شرعی قوانین میں مداخلت نہ کرے۔اس سلسلہ میں ۵/مارچ ۲۰۱۸ء سوموار کو گڈا ضلع کے مہگاواں بلاک میں ایک تاریخ ساز ریلی نکالی گئی جس میں لاکھوں خواتین نے شرکت کی۔مسلم عورتوں کے سروں پر اسکارف، ہاتھوں میں شریعت کے تحفظ کے سلسلہ میں لکھی تختیاں اور زبان یاد الٰہی میں معمور تھی۔تقریباً پانچ کیلومیٹر لمبی احتجاجی ریلی کو دیکھ کر سبھی حیرت زدہ تھے، اطلاع کے مطابق خواتین کی یہ ریلی موہن پور سے نکلی، مختلف راستوں سے گذرتے ہوئے لوگائیں، کیچوا چوک ہوتے ہوئے بلاک ہیڈکوارٹر مہگاواں تک پہونچیں، جہاں بی ڈی او اور دیگر افسران کی موجودگی میں اپنے متعدد مطالبات کی حمایت میں میمورنڈم سونپا گیا۔تفصیلات بتاتے ہوئے ذیلی دارالقضاء گڈا کے قاضی شریعت مولانا شفیق عالم قاسمی نے کہا کہ یہاں کی مسلم خواتین میں سرکار کے تین طلاق بل کے خلاف کافی غم وغصہ پایا جارہا ہے، وہ خواتین جنہوں نے کبھی بازار اور سڑکوں کا چہرہ نہیں دیکھا تھا وہ بھی اپنی شریعت کے تحفظ کے لئے سڑکوں پر نکل پڑیں۔ریلی کے اس منظر کو دیکھ کر بعض مسلم مرد خواتین کی آنکھوں سے آنسو نکل گئے، ان کا ایک ہی عزم تھا کہ کچھ بھی ہو جائے ہم شریعت میں مداخلت کرنے نہیں دیں گے۔ریلی میں نظم ونسق برقرار رہا، سیکورٹی کے اہلکار بھی جگہ جگہ دیکھے گئے اور مسلم رضا کار نے بڑے منظم انداز میں سڑکوں پر ریلی کی نگرانی کرتے نظر آئے۔

- **اترپردیش**

کانپور:

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی آواز پر جماعت اسلامی ہند کی جانب سے شہر کانپور میں خواتین کی طرف سے مسلم پرسنل لا میں مداخلت اور طلاق ثلاثہ بل کی مخالفت میں پرامن احتجاجی مظاہرہ کیا۔

۱۸/مارچ ۲۰۱۸ء یتیم خانہ میں کیا گیا اس موقع پر ڈاکٹر صدف صاحبہ نے خواتین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلم خواتین طلاق ثلاثہ بل اور مسلم پرسنل لا میں مداخلت کے خلاف پورے ملک میں مظاہرہ کر رہی ہیں انہوں نے کہا کہ سرکاری مشنری خواتین کو گمراہ نہ کرے۔حکومت مسلم خواتین سے جھوٹی ہمدردی رکھنا بند کردے۔اس مظاہرہ میں بڑی تعداد میں خواتین نے شرکت کی۔

دیوبند:

طلاق ثلاثہ بل کو مسلم شریعت میں بے جا مداخلت مانتے ہوئے مسلم پرسنل لا بورڈ کی اپیل پر خواتین کا احتجاج جاری ہے، اسی سلسلہ میں ۲۴/فروری ۲۰۱۸ء کو دیوبند کے قریبی گاؤں جھبیرن میں محمد واجد صاحب کی رہائش گاہ پر 'شریعت ہماری پہچان ہے' کے عنوان سے خواتین کا ایک اجلاس محترمہ نویدہ صاحبہ کی کنوینر شپ میں منعقد کیا گیا جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں خاص طور پر مسلم خواتین کو جو مذہبی اختیارات آئینی رو سے حاصل ہیں ان میں کسی طرح کی ترمیم نہ کی جائے، تفصیل کے مطابق خواتین کے منعقدہ اجلاس کا آغاز عائشہ بجنوری کی تلاوت کلام پاک اور حلیمہ رحمٰن کی نعت پاک سے ہوا جس کی صدارت محترمہ مہرانہ نے کی اور نظامت کے فرائض مرحبا جبیں نے انجام دیئے۔اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جہاں آرا مظفرنگری نے کہا کہ دین کی اہمیت جس قدر ہمارے اندر جاگزیں ہوگی اسی اعتبار سے ہماری باتوں میں اثر ہوگا انہوں نے کہا کہ بنی نوع انسان کی کامرانی اور فلاح دین متین پر عمل کرنے میں ہے، تبسم شیراز نے کہا کہ مسلم پرسنل لا بورڈ شرعی قانون کی نمائندگی کرتا ہے ہم اس کے ہر فیصلہ سے اتفاق کرتے ہیں حکومت مسلم خواتین کو آزادی دلانے کے نام پر شرعی قانون میں بے جا مداخلت کرتے ہوئے اقلیتی طبقہ میں کچھ کمزور ایمان والے اور موقع پرستوں کی وجہ سے انتشار پیدا کر رہی ہے جس میں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔روبینہ اور زینب عرشی صاحبات نے کہا کہ ہندوستان ایک جمہوری اور سیکولر ملک ہے اس ملک کی آزادی کی تعمیر و

ترقی ہر ہندوستانی چاہے وہ کسی بھی مذہب کو ماننے والا ہو سبھی نے ہر طرح کی قربانیاں دی انہوں نے کہا کہ اہل اسلام کی کامیابی قرآن وحدیث کی کامل پیروی میں ہے رسول خداؐ کی بات ماننے والے کامیاب اور نافرمانی کرنے والے ناکام کہلاتے ہیں۔

مدرسہ جامعۃ الہامیۃ البنات کی ناظمہ خورشیدہ خاتون نے خواتین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان جیسے ملک میں طلاق ثلاثہ کے بارے میں غوروفکر کرنا ملک کے امن وسکون اور ہر مذہب کے ماننے والوں کے ساتھ غداری ہے جسے کبھی بھی قبول نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ شریعت اسلامیہ میں ردوبدل کی حالیہ کوششوں اور سازشوں کی ہم بھرپور مذمت کرتے ہیں اور ایسی کسی بھی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے جس سے دین اسلام کی تعلیمات اور پیغام پر حرف آئے انہوں نے کہا کہ طلاق اللہ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے مبغوض چیز ہے، کچھ اسلامی تعلیمات ہیں جن کو نافذ کرنے سے خاندان ٹوٹنے سے بچ سکتا ہے گھر اجڑنے سے بچ سکتے ہیں ان میں پہلا نظام یہ ہے کہ میاں بیوی کے اختلاف کی صورت میں شوہر اپنا بستر الگ کرلے اور اگر یہ حل کامیاب نہ ہو تو اور بھی نسخے ہیں اگر وہ بھی کارآمد نہ ہوں تو میاں بیوی کے خاندان کے دو نیک افراد جو صلح وآشتی کے خواہاں ہو خاندان کو جوڑنا چاہتے ہوں توڑنا نہ چاہتے ہوں ان کی میٹنگ رکھ کر صلح کی کوشش کی جاسکتی ہے۔ اس دوران آمنہ، رشیدہ، امرین، فاطمہ، رابیہ، گلناز، شہناز، عشرت، نگہت، انیس، خورشید، صفوانہ، فرحت اور راحت صاحبات کے علاوہ سیکڑوں خواتین موجود رہیں۔

ٹانڈہ امبیڈکر نگر:

طلاق ثلاثہ بل کے خلاف مسلم خواتین نے سکینہ خاتون صاحبہ پرنسپل مدرسہ انوارالعلوم نسواں کی رہنمائی میں جمعہ کی نماز کے بعد ۲۳ر فروری ۲۰۱۸ کو احتجاجی خاموش جلوس نکالا۔ یہ جلوس مدرسہ انوارالعلوم سے نکل کر ہنسور بازار میں واقع بینک آف بڑودہ کی شاخ تک گیا، جہاں صدر جمہوریہ ہند کو مخاطب میمورنڈم ضلع مجسٹریٹ امبیڈکر نگر کے نمائندہ کی حیثیت سے تھانہ انچارج ہنسور وجے سنگھ نے لیا اور یقین دہانی کرائی کہ مناسب ذرائع سے آپ کا میمورنڈم صدر جمہوریہ ہند تک پہنچایا جائے گا۔

میمورنڈم میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد طلاق ثلاثہ بل کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اگر بل لانا ضروری ہے تو مسلم علماء دانشور مفتیان و مذہبی جانکاروں کے مشوروں کے مطابق بنایا جائے، لیکن اس بل کی اب کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔ یہ بل دستور ہند کی دفعات کے خلاف ہے جن میں خواتین و بچوں کے مفادات کی بات کہی گئی ہے یہ بل اس کے منافی ہے۔ صدر جمہوریہ ہند کے حالیہ مشترکہ پارلیمانی اجلاس میں اپنے خطبہ کے دوران جن الفاظ کا استعمال کیا گیا ان سے مسلم خواتین کی دل آزاری کی گئی ہے۔ ہم اسکی سختی سے مذمت کرتے ہیں اور حکومت ہند سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان الفاظ کو کارروائی رجسٹر سے حذف کردیا جائے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مسلم خواتین محافظ بل کے نام پر مسلم خواتین کی جواہانت و دل آزاری و دستور ہند میں دیئے گئے حق آزادی کو موجودہ حکومت سلب کرنے کی کوشش کررہی ہے اسے فوراً روکا جائے۔ یہ کارروائی شرعی قانون میں بے وجہ مداخلت ہے اور ہمارا مکمل ایمان شرع پر ہے۔ سکینہ خاتون صاحبہ نے کہا کہ آج تو ہم نے خاموش جلوس نکال کر انتظامیہ کے ذریعہ اپنے مطالبات مرکزی حکومت اور صدر جمہوریہ ہند کو بتائے ہیں اگر ہمارے مطالبات پر سنجیدگی سے غور کرکے یہ بل واپس نہیں لیا جاتا تو خواتین کا وفد صوبائی گورنر، مرکزی حکومت اور صدر جمہوریہ ہند سے ملاقات کرکے اپنا مطالبہ ان کے روبرو پیش کریں گے۔

جلوس میں صبا پروین، عظمیٰ نسیم، شگفتہ فرحین، ام مریم، رقیہ خاتون، عطیہ خاتون، زائدہ خاتون، راشدہ خاتون، بشریٰ انجم، شائسہ یاسمین، نشاط افروز، صادقہ پروین، ثنا ترنم، جلوس کے خاص تعاون ناظم مدرسہ مولانا فصیح الزماں، حاجی ابوالعلیٰ منیجر مدرسہ، مولانا شاہد اختر، مفتی منظر، مولانا محمد اشفاق، مولانا خورشید انور سمیت جلوس میں ہزاروں کی تعداد میں خواتین شریک ہوئیں۔ جلوس کی قیادت سکینہ خاتون صاحب نے کی۔ جلوس قریب ڈیڑھ کلومیٹر کی لمبائی میں چل رہا تھا ایک سرا بینک آف بڑودہ پہنچ گیا تو دوسرا بھولے پور بازار میں ہی رہ گیا تھا۔

الہ آباد:

۸ر مارچ ۲۰۱۸ء تین طلاق پر ہونے والی سیاست کے خلاف

اب ہندو خواتین نے بھی اپنی صدائے احتجاج بلند کردی ہے۔خواتین کا کہنا ہے کہ تین طلاق کے معاملہ میں مرکزی حکومت مسلم خواتین کو گمراہ کررہی ہے۔خواتین کا یہ بھی کہنا ہے کہ ملک کی خواتین کے مسائل مشترکہ ہیں اور ان کو مذہب کے خانوں میں تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔الہ آباد میں خواتین کے حقوق کے لئے کام کرنے والی سرکردہ تنظیم ''مہیلا ادھیکار سنگھٹن'' نے تین طلاق پر ہونے والی سیاست پر اپنی سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔تنظیم کا کہنا ہے کہ مرکزی حکومت کی طرف سے تین طلاق کے بارے میں خواتین کو گمراہ کیا جارہا ہے۔خواتین کا کہنا تھا کہ اگر حکومت مسلم خواتین کے لئے واقعی سنجیدہ ہے تو ان کی ترقی کے لئے ٹھوس اقدامات کرے۔منعقدہ پروگرام میں تین طلاق اور حلالہ جیسی رسموں کے خلاف باتیں تو کی گئیں لیکن ساتھ ہی خواتین کا کہنا تھا کہ ان مسائل کو حل کرنے کے بجائے اس پر گمراہ کن سیاست کی جارہی ہے۔خواتین کا الزام تھا کہ اس گندی سیاست میں تمام پارٹیاں برابر کی شریک ہیں۔اس پروگرام میں بڑی تعداد میں مسلم خواتین نے بھی شرکت کی۔

مرادآباد:

صوبہ اتر پردیش میں طلاق ثلاثہ بل کی مخالفت میں مرادآباد سے بھی آواز اٹھی،یوں تو اس سے قبل مونگیر،ممبئی،مالیگاؤں،جے پور وغیرہ میں خواتین نے زبردست احتجاج کرتے ہوئے حکومت کو یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ وہ قانون شریعت سے مکمل طور پر اتفاق رکھتی ہیں اور انھیں طلاق ثلاثہ پر بنایا جانے والا بل منظور نہیں ہے۔طلاق ثلاثہ بل کی مخالفت اور قانون شریعت میں مداخلت کے خلاف اور شریعت کے تحفظ کے عہد کے ساتھ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی اپیل پر مرادآباد میں جلسہ بھی ضلع بابری مسجد ایکشن کمیٹی کے زیراہتمام تاریخی جامع مسجد پارک میں ۴؍مارچ ۲۰۱۸ کو منعقد کیا گیا،جس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ خواتین شعبہ کی صدر ڈاکٹر اسماء زہرہ صاحبہ نے شرکت کی۔اس احتجاجی جلسہ عام کی صدارت امام شہر حکیم سید معصوم علی آزاد نے کی جبکہ نظامت کے فرائض اطہر علی عرف چاند خاں نے انجام دیے،آغاز تلاوت قرآن پاک سے قاری مقصود رامپوری نے کیا۔

احتجاجی جلسہ میں موجود ہزاروں کی تعداد میں مرد و خواتین کو خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر اسماء زہرہ صاحبہ نے کہا کہ یہ سب اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے،اللہ نے امت مسلمہ کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے اور سب سے عظیم نعمت قانون شریعت ہے کیونکہ اس میں سبھی کو اعلیٰ حقوق دیے گئے ہیں ورنہ دور جاہلیت میں جب لڑکیوں کی پیدائش کو معیوب سمجھا جاتا تھا ہمارے مذہب نے عورت کو بااختیار بنایا،عورت کو عزت بخشی،قانون شریعت اپنی بیوی کے ساتھ اچھی طرح سے پیش آنے کی ہدایت کرتا ہے،اپنی بہنوں اور بیٹیوں اور عورتوں کو تحفظ فراہم کرتا ہے اور ہم اس قانون پر فخر کرتے ہیں،ہم خوش ہیں شریعت ہماری مجبوری نہیں ہماری ضرورت ہے۔

ڈاکٹر اسماء زہرہ صاحبہ نے کہا کہ تین طلاق سے متعلق بل شریعت میں صریح مداخلت ہے اور حکومت اس طرح بے جا دخل اندازی کرکے تین طلاق سے متعلق قانون بنا کر مسلم مرد و خواتین کو بے جا طور پر پریشان کرنے کی کوشش کررہی ہے ہم اس دخل اندازی کو کسی طریقہ سے برداشت نہیں کریں گے۔تمام باشعور تہذیب یافتہ خواتین و مرد اس مسئلہ میں مسلم پرسنل لا بورڈ کے ساتھ ہیں لہٰذا حکومت بلا تاخیر اس بل کو مسترد کرے۔

جامعہ عربیہ امدادیہ کے شیخ الحدیث و مہتمم مولانا مفتی ڈاکٹر محمد اسجد ندوی قاسمی و جمعیۃ علماء کے شہر جنرل سکریٹری مولانا مزمل حسین صاحب نے کہا کہ یہ جلوس مرادآباد کی تاریخ میں یاد رکھا جائے گا،آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی قیادت پر پوری ملت کو اعتماد ہے۔دیگر مقررین نے بھی اپنے خطابات میں حکومت ہند کے ذریعہ پیش کئے گئے طلاق ثلاثہ بل پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا آئین ہمیں اپنے مذہب پر چلنے کی مکمل آزادی دیتا ہے۔پھر کیا وجہ ہے کہ حکومت ہماری شریعت میں مداخلت کرکے ہمارے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا چاہتی ہے،ہم اپنی شریعت میں کسی کی بھی مداخلت برداشت نہیں کریں گے۔انہوں نے کہا کہ اگر ہم اس پر خاموش رہے تو ہمارے اور شریعت کے خلاف قانون بنائے جاتے رہیں گے اور ایک دن یکساں سول کوڈ کو نافذ کردیا جائے گا۔

امام شہر حکیم سید معصوم علی آزاد کی دعاء پر جلسہ کا اختتام ہوا۔بعدہٗ

تمام ہی شرکاء کی موجودگی میں سلیم احمد بابری و امام شہر کی قیادت میں سٹی مجسٹریٹ کے توسل سے صدر جمہوریہ ہند کو ۲؍نکاتی مکتوب ارسال کیا گیا۔

لکھنؤ:

طلاق ثلاثہ کے موضوع پر مرکزی حکومت کے مجوزہ بل کے خلاف آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی ہدایت پر ہونے والے پورے ملک میں خواتین کے احتجاجی مظاہرہ میں لاکھوں کی تعداد میں برقع پوش خواتین نے شرکت کی۔ اسی سلسلہ میں شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں بھی اس طرح کا پرامن احتجاجی مظاہرہ منظّم کیا جائے۔ چنانچہ بورڈ کے سکریٹری جناب ظفریاب جیلانی صاحب کی نگرانی اور ارکان بورڈ مقیم لکھنؤ کے تعاون سے شہر کی سرگرم شخصیت نوجوان عالم دین مولانا نجیب الحسن صدیقی ندوی صاحب کی سرکردگی میں بڑی تگ و دو کے بعد مظاہرہ کی فضا کسی طرح بنی اور رفتہ رفتہ ان کی کوششیں بارآور ہوئیں۔ خاتون رکن بورڈ محترمہ آمنہ رضوان مومناتی صاحبہ نے پورے مہینہ اپنے آپ کو اس مظاہرہ کی کامیابی کے لئے وقف کئے رکھا اور تقریباً ڈیڑھ سو مقامات پر چھوٹے بڑے اور کارنر میٹنگوں کا انعقاد کر کے خود شریک ہوئیں اور لوگوں کو بورڈ کے پیغام سے واقف کرایا اس پوری سرگرمی میں دیگر ارکان بھی پورے طور پر شریک رہے اس کے علاوہ لکھنؤ کے علماء، ائمہ مساجد، دانشور اور سماجی خدمتگار کے ساتھ ساتھ شہر کی بعض اہم شخصیتوں نے بھی نمایاں طور پر نہ صرف شرکت کی بلکہ اس سلسلہ میں بھرپور تعاون بھی دیا۔ اسی طرح تمام تنظیموں، جماعتوں اور اداروں کا بھی بھرپور تعاون حاصل رہا۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء اور خاص طور پر اس کے مہتمم حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی صاحب اور ناظر عام حضرت مولانا سید محمد حمزہ حسنی ندوی صاحب کا بھی انتہائی گرمجوشانہ تعاون حاصل رہا۔

تین طلاق کے سلسلہ میں بنائے گئے قانون کے خلاف ۱۸؍مارچ ۲۰۱۸ء اتوار کو آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی ہدایت پر شہر کی تاریخی مسجد ٹیلے شاہ پیر محمد کے وسیع میدان میں ہزاروں کی تعداد میں پہونچ کر خواتین نے احتجاجی مظاہرے کے ذریعہ تاریخ رقم کر دی۔ دوپہر ایک بجے سے شروع ہونے والے اس احتجاجی مظاہروں کی کامیابی کا اندازہ اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس میں شرکت کیلئے خواتین صبح سے ہی جلسہ میں پہونچنے لگی تھیں۔ رکن بورڈ محترمہ نگہت پروین خان صاحبہ نے اس پرامن احتجاجی مظاہرہ کے اجلاس کا افتتاح کرتی ہوئی اپنے تمہیدی کلمات میں کہا کہ اس قانون میں طلاق دینے والے مرد کو تین سال کی سزا دینے کی بات کہی گئی ہے۔ اگر شوہر تین سال کے لئے جیل چلا گیا تو اسکے گھر والے اور بچوں کی کفالت کی ذمہ داری کس کی ہوگی؟ طلاق مسلمانوں کا حق ہے اس سلسلہ میں کسی قیمت پر حکومت کی زبردستی برداشت نہیں کی جائے گی۔

افتتاحی اور تمہیدی کلمات کے بعد اجلاس کی نظامت کرتی ہوئی مسلم پرسنل لا بورڈ کی معزز رکن محترمہ آمنہ رضوان مومناتی صاحبہ نے اجلاس سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت ملک کی صورتحال اور ملک کے حکمرانوں کی ذہنیت جس طرح کام کر رہی ہے خواتین کو کسی بہکاوے میں آنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے اپنی شریعت اور اپنے دین متین پر یکسوئی کے ساتھ اور پوری وابستگی کے ساتھ زندگی گذارنے کی ضرورت ہے اور شریعت کے ماننے والوں سے جس معاملہ میں معلومات حاصل کرنی ہو بلا جھجک معلومات حاصل کریں۔ ان چند ابتدائی کلمات کے بعد معزز خاتون رکن بورڈ دہلی سے تشریف لائیں محترمہ ممدوحہ ماجد صاحبہ کو آواز دی گئی انہوں نے اپنے خطاب میں لکھنؤ جیسے حساس شہر کو سامنے رکھتے ہوئے مسلم پرسنل لا بورڈ اور بالخصوص خواتین کے مسائل و معاملات سے متعلق کی جانے والی سازشوں سے خواتین کو واقف کرایا اور گمراہ کن پروپیگنڈوں سے بھی آگاہ کراتے ہوئے آپ نے تمام ماؤں بہنوں سے گذارش کی کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے راستے پر مضبوطی سے عمل کریں انشاء اللہ اوپر والے کی مدد شامل رہے گی اور ہم آگے بڑھتے رہیں گے بس ہمارے جذبے مضبوط ہوں اور نیتوں میں کوئی کھوٹ نہ ہو۔ اجلاس کی ناظمہ آمنہ رضوان صاحبہ نے ممدوحہ ماجد صاحبہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خواتین کو مہمان مقررہ کی باتوں پر عمل کرنے کی تاکید کی اور اس اجلاس کا پیغام بتاتے ہوئے محترمہ پروفیسر صبا صاحبہ کو دعوت سخن دی گئی انہوں نے اپنے خطاب میں اسلام کا مختصر تعارف پیش فرمایا اور خاص طور پر خواتین کو اسلام نے جس مقام و عزت سے نوازا ہے اس کا بہت اختصار کے ساتھ جامع نقشہ کھینچتے ہوئے خواتین کو اپنی ذمہ

داریوں کا احساس دلاتے ہوئے انہیں شریعت پر مضبوطی کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔

اس کے بعد محترمہ نزہت فاطمہ صاحبہ پرنسپل مدرسہ نورالاسلام نسواں نے اپنے خطاب میں خواتین کی عظمت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور حکومت ہند کی جانب سے لائے جانے والے مجوزہ طلاق بل کی خامیوں سے خواتین کو واقف کرایا اس کے بعد جماعت اسلامی ہند لکھنؤ کی محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ نے خواتین کی تعلیم پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ معاشرہ کی بنیاد پر خواتین کی اجارہ داری ہوتی ہے اور خواتین تعلیم یافتہ ہوں گی تو معاشرہ بھی تعلیم یافتہ ہوگا اور معاشرہ پر اس کے دوررس اثرات محسوس کئے جائیں گے اور جب اس طرح کے مسائل کے ذریعہ کسی بھی واسطے سے ہمارے درمیان رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی ہم اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس کے سدباب کے لئے میدان عمل میں نکل پڑیں گے۔ انھوں نے کہا کہ پوری دنیا اس وقت اسلام کو مٹانے کی ناکام کوششوں میں لگی ہے مگر ان کی تمام تر کوششوں کے باوجود اسلام زندہ ہے اور پھل پھول رہا ہے اور انشاء اللہ قیامت تک پھولتا اور پھلتا رہے گا۔

آخر میں مسلم پرسنل لا بورڈ کی خواتین سیل کی سربراہ اور صدر اجلاس ڈاکٹر اسماء زہرہ نے اس اجلاس سے مخاطب ہوکر اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ احتجاج کے ذریعہ مسلم خواتین حکومت کو یہ پیغام دینا چاہتی ہیں کہ مسلم خواتین کو تین طلاق پر بنائے گئے قانون کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ملک کی مسلم خواتین کو اپنے شرعی قانون پر پورا بھروسہ ہے اور وہ اسی کے مطابق زندگی بسر کرنا چاہتی ہیں۔ ان کو کسی نئے قانون کی ضرورت نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ شرعی قانون کے مطابق طلاق کے بعد عورت اپنی عدت کی مدت پوری کرنے کے بعد دوسرا نکاح کرنے کے لئے آزاد ہے جو دوسرے مذاہب میں نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ شریعت نے خواتین کو جتنی آزادی دی ہے وہ کسی دوسرے قانون اور مذہب میں نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ کچھ لوگ عورتوں کو آزادی کے نام پر گمراہ کررہے ہیں۔ آزادی کے نام پر عورتوں کا استحصال کر کے ان کو چھوڑ دیا جارہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ مسلم خواتین کو شرعی قانون کے ذریعہ کنبہ پروری کی تعلیم دی گئی ہے جس کی وجہ سے مسلم خاندانوں کے عمررسیدہ افراد کی اولڈ ایج ہوم میں موجودگی نہ کے برابر ہے۔ انھوں نے کہا کہ اگر حکومت کے ذریعہ تیار کئے گئے بل کو قانون بنادیا گیا تو اس سے مسلم خواتین کا خاندان اور کنبہ بکھر جائے گا۔ انھوں نے مزید کہا کہ اسلام نے مرد وعورت دونوں کو برابری کا حق دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ عورتوں کے حقوق کے نام پر بار بار شریعت کو بدنام کرنے کی سازش کی جارہی ہے۔ لیکن شریعت کے تحفظ کے لئے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے فیصلہ پر مسلم خواتین ان کے ساتھ ہیں۔ اس بات کا اندازہ یہاں موجود جم غفیر کو دیکھ کر لگایا جاسکتا ہے۔

صدارتی خطاب کے بعد ضلع کلکٹر کو میمورنڈم پیش کیا گیا۔ لکھنؤ جیسے حساس شہر میں تاریخ شاہد ہے کہ آزاد ہندوستان کی تاریخ میں آج لکھنؤ کی مسلم خواتین نے ایک عظیم الشان تاریخ رقم کردی۔ اس سے قبل راجدھانی لکھنؤ میں خواتین کا اتنا بڑا مجمع نہیں دیکھا گیا اور ان شاء اللہ یہ اتحاد ویکجہتی ایکدن ضرور کامیاب ہوگی۔

دہلی:

۱۹/جنوری ۲۰۱۸ء کو انڈین یونین مسلم لیگ خواتین کی قومی صدر تشریف جہاں کی قیادت میں پارٹی کی خواتین اراکین نے پارلیمنٹ اسٹریٹ سے پارلیمنٹ تک مارچ کیا اور مسلم طلاق بل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کیا۔ مظاہرین میں شامل مسلم لیگ کی خواتین اراکین نے مسلم طلاق بل پر مزید بحث کا مطالبہ کیا اور کہا کہ حکومت مسلم خواتین کے اصل تحفظ کو یقینی بنائے۔ اس موقع پر مارچ کی قیادت کررہی مسلم لیگ خواتین ونگ کے صدر تشریف جہاں نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ مسلم لیگ تین طلاق بل کو لیکر شروع سے ہی سراپا احتجاج ہے اور ہم نے اس بل کی لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں مخالفت کی ہے۔ غور طلب ہے کہ مسلم لیگ کے رکن پارلیمنٹ ای ٹی محمد بشیر اور راجیہ سبھا میں مسلم لیگ کے پی وی عبدالوہاب کی جانب سے طلاق بل کی مخالفت کی جاچکی ہے۔ مارچ میں انڈین یونین مسلم لیگ کے قومی جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمنٹ کُنا علی کٹی، قومی ترجمان اور رکن پارلیمنٹ ای ٹی محمد بشیر، راجیہ سبھا رکن پارلیمنٹ پی وی عبدالوہاب، قومی سکریٹری خرم انیس اور مسلم لیگ کے دہلی صوبائی صدر مولانا نثار احمد حسینی

کے علاوہ پارٹی کے کئی اہم اور سرکردہ لیڈران شریک ہوئے۔تشریف جہاں نے طلاق بل کے مسئلے پر یہ کہتے ہوئے مرکزی حکومت پر طنز کسا کہ حکومت پہلے مسلم خواتین کے تحفظ کو یقینی بنائے۔ تین طلاق بل تو ہمارا شرعی مسئلہ ہے۔مظاہرین میں شامل مسلم لیگ کے دیگر لیڈران کا کہنا تھا کہ ہم نے پارلیمنٹ کے اندر اور باہر اس کی مخالفت کی ہے اور اب بھی اس کی مخالفت کرتے ہیں۔مظاہرین میں شامل مسلم لیگ لیڈران نے مزید کہا کہ چاہے ایک مجلس میں تین طلاق دینے کا معاملہ ہو یا ایک ایک کر کے۔ہم دونوں طلاق پر مرکزی حکومت کے اس قانون کی پُرزور مخالفت کرتے ہیں۔اس بل کے مطابق طلاق کیلئے مجسٹریٹ سے اپروول لینا پڑے گا۔مسلم لیگ لیڈران نے طلاق بل قانون کو نہایت خطرناک قرار دیا اور کہا کہ یہ انسانی حقوق اور ملک کے آئین کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ یہ قانون شریعت کے بھی خلاف ہے۔مسلم لیگ شریعت میں مداخلت کسی بھی طرح برداشت نہیں کرے گی۔ واضح رہے کہ طلاق بل کے خلاف اب تک انڈین یونین مسلم لیگ متعدد بار اپنا احتجاج درج کرواچکی ہے۔مسلم لیگ کے اراکین پارلیمنٹ لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں اس بل کے خلاف آواز بلند کر چکے ہیں۔مسلم لیگ لیڈر مولانا نثار نے کہا کہ شاہ بانو معاملے میں بھی مسلم لیگ نے پارلیمنٹ کے اندر اٹھایا تھا۔ پیدل مارچ میں مسلم لیگ خواتین ونگ کی جنرل سکریٹری نوربینا، انڈین یونین مسلم لیگ دہلی کے صوبائی جنرل سکریٹری محمد عمران اعجاز، مسلم یوتھ لیگ کے قومی نائب صدر آصف انصاری اور دہلی صوبائی سکریٹری شیخ فیصل حسن سمیت ایک بڑی تعداد میں خواتین اور دیگر پارٹی عہدیداران اور کارکنان موجود تھے۔

رام لیلا میدان دہلی:

پورے ملک میں مسلم پرسنل لا بورڈ کی آواز پر ۱۵۶/مقامات پر خواتین کے چھوٹے بڑے مظاہرے ہوئے اور اس مظاہرہ کا اختتامی مظاہرہ کے لئے طے کیا گیا کہ اس کا اختتام دہلی کے رام لیلا میدان سے ہو چنانچہ جنرل سکریٹری بورڈ حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے دہلی جیسے بڑے اور دوڑ بھاگ والے شہر میں کافی محنت کی ضرورت ہوگی چنانچہ آپ نے سکریٹری بورڈ حضرت مولانا محمد فضل الرحیم مجددی صاحب کو اسکی ذمہ داری دی حضرت مولانا محمد فضل الرحیم مجددی صاحب نے مسلسل ڈیڑھ ماہ تک نہ صرف دہلی میں فرمایا بلکہ روزانہ دو تین مقامات پر ملاقات اور کارنر میٹنگ کا اہتمام کرایا اور خود اسمیں شریک ہوتے اور سرگرمیوں کا جائزہ بھی تے، ضروری ہدایتیں اور مشورے بھی دیتے اور لوگوں کو حکومت کے مجوزہ بل کے نقائص سے واقف بھی کراتے ان کی شبانہ روز کی محنت رنگ لائی چنانچہ طے کیا گیا کہ اپریل کے پہلے ہفتہ میں پارلیمنٹ ختم ہوجائیگی اس لئے اس سلسلہ کو بھی بند کر دیا جائے چنانچہ ۴/اپریل ۲۰۱۸ء مظاہرہ کی تاریخ طے ہوئی۔

دھوپ کی شدت کے باوجود بڑی تعداد میں مسلم خواتین نقاب میں ملبوس رام لیلا میدان پہنچیں اور اپنے حق کی آواز بلند کی نیز اعلان کیا کہ وہ شریعت میں مداخلت کسی بھی صورت برداشت نہیں کریں گی۔ حالانکہ جس طرح راجستھان، مالیگاؤں، ممبئی اور دوسرے مقامات پر لاکھوں کی تعداد میں خواتین میدان میں اتر کر آئی تھیں دھوپ کی شدت کے باوجود جو بھی خواتین کانفرنس میں پہنچیں وہ قابل ستائش ہیں۔خواتین کے لیے منتظمین کی جانب سے رام لیلا میدان میں ٹینٹ کا معقول انتظام کیا گیا تھا اور خواتین کو رام لیلا میدان تک پرسکون اور پرامن ماحول میں پہنچایا گیا جس کی ہر کوئی ستائش کر رہا تھا۔خواتین کے اس اختتامی اجلاس کی صدارت آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ شعبہ نسواں کی کنوینر ڈاکٹر اسماء زہرہ نے کی جبکہ بطور خاص جماعت اسلامی ہند کے امیر جماعت حضرت مولانا سید جلال الدین عمری صاحب، کلکتہ سے تشریف لائے مسلم پرسنل لا بورڈ کے رکن مولانا ابوطالب رحمانی، دہلی اسمبلی کے سابق ڈپٹی اسپیکر اور کانگریس لیڈر حاجی شعیب اقبال صاحب اور جمعیۃ اہل حدیث ہند کے ذمہ دار مولانا شیش ادریس تیمی صاحب نے اجلاس سے خطاب کیا۔مقررین نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ طلاق ثلاثہ سے متعلق متنازع بل واپس لے۔ حضرت مولانا جلال الدین عمری صاحب نے کہا کہ ہماری بہنوں نے ملک گیر سطح پر احتجاجی مظاہرے کیے لیکن کوئی شکایت نہیں آئی جس پر ہمیں فخر ہے۔انھوں نے کہا کہ دراصل یہی اسلام کی تعلیمات ہے کہ جس کو ہم پوری دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔انھوں نے کہا کہ خواتین اس بات کو سمجھ چکی ہیں

کہ جو قانون بنانے کی کوشش کی جارہی ہے وہ ان کے حق میں نہیں ہے بلکہ ان کے خلاف ہے۔انھوں نے کہا کہ اگر شوہر کو تین سال کیلئے جیل بھیجا جائے گا تو بچوں کی کفالت کون کرے گا؟ اور اگر وہ تین سال بعد واپس آئے گا تو کیا وہ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ رکھے گا؟ محترمہ عطیہ صدیقہ صاحبہ نے اس بل کے مجوزہ خامیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خواتین کو آنے والے خطرات سے آگاہ کیا۔آپ نے اللہ کے رسول کے زمانے سے آج تک خواتین کی نمایاں خدمات کی روشنی میں شریعت محمدی پر مضبوطی کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔

محترمہ فاطمہ مظفر صاحبہ نے اس مجوزہ بل کی کمزوریوں کو واضح انداز میں مجمع کے سامنے رکھا اور اس کے ایک ایک پہلو پر بہت خوبصورت پیرائے میں سمجھانے کی کوشش کی۔

محترمہ ممدوحہ ماجد صاحبہ دہلی کے اس تاریخ ساز اجتماع پر خواتین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ شریعت سے ہماری وابستگی اسی طرح باقی رہے اور ہم سب ایک ہوکر شریعت کے خلاف کی جانے والی کوششوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔

محترمہ آمنہ رضوان موموناتی صاحبہ رکن بورڈ لکھنؤ نے اپنے خطاب میں خواتین کی عظمت اور ان کی خدمات پر روشنی ڈالتی ہوئی فرمایا کہ غزوات میں بھی خواتین شریک رہی ہیں اور آج بھی ہماری شریعت پر جو خطرات منڈلا رہے ہیں اس کے سدباب کے لئے رام لیلا میدان کیا ہے پوری دہلی بھر دیں گے اور ہم اپنی شریعت کی حفاظت خود کریں گے اور شریعت کے معاملہ میں ہمیں دوسری قوموں سے کوئی ہمدردی نہیں چاہئے۔شریعت ہمیں جان سے زیادہ عزیز ہے اور قیامت تک عزیز رہے گی، ہم اپنی جان تو دے سکتے ہیں لیکن شریعت میں ایک نقطہ سے دستبردار نہیں ہو سکتے ہیں، ولولہ انگیز تقریر سے اجتماع بالکل سکت وجامد رہا اور ہر ایک اس کا عہد و پیمان لے رہا تھا۔محترمہ آمنہ رضوان موموناتی صاحبہ کے بعد محترمہ یاسمین فاروقی صاحبہ رکن بورڈ جے پور نے بھی خطاب کیا۔

حاجی شعیب اقبال صاحب نے کہا کہ یہ کوئی سیاسی معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ شرعی مسئلہ ہے کہ جس کیلئے ہماری مائیں اور بہنیں اس دھوپ میں بھی جمع ہوئی ہیں۔انھوں نے کہا کہ اللہ کی راہ میں نکلنا عبادت ہے۔انھوں نے کہا کہ اب یہ بات صاف ہوگئی ہے کہ موجودہ حکومت شریعت میں مداخلت کررہی ہے لیکن اب اس کی الٹی گنتی بھی شروع ہوگئی ہے۔حاجی شعیب اقبال نے کہا کہ آپ ہمیں پریشان کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے گزشتہ روز آپ کو آئینہ دکھادیا کہ اس کی لاٹھی میں آواز نہیں ہے۔انھوں نے کہا کہ مودی حکومت خون کی پیاسی ہے اور دین کی دشمن ہے۔انھوں نے کہا کہ چودہ سو سال سے سب ٹھیک چل رہا تھا لیکن مودی حکومت آئی تو اس نے مداخلت شروع کردی۔انھوں نے کہا کہ مٹھی بھر عورتوں کا بہانا بنا کر قانون تھوپنے کی کوشش کی جارہی ہے لیکن ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے۔کلکتہ سے تشریف لائے رکن بورڈ مولانا ابوطالب رحمانی صاحب نے کہا کہ اب تک ہم نے اپنی بہنوں کی قوت کا اندازہ نہیں لگایا تھا کہ یہ کتنی بڑی طاقت ہے۔وزیراعظم مودی پر زبردست حملہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ مسلم خواتین کے بھائی ہیں، بہت اچھا ہے لیکن آپ کس قسم کی عورتوں کے بھائی ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ہم انتظار میں تھے کہ امام مہدیؑ آئیں گے لیکن یہ تو بھائی کا ظہور ہوگیا لیکن کیا آپ مارے گئے اخلاق کی ماں اور بہن کے بھائی ہیں؟ کیا آپ افرازل کی ماں کے بھائی ہیں، کیا آپ نجیب کی ماں اور ان کی بہن کے بھائی ہیں۔انھوں نے کہا کہ آپ تو طلاق شدہ عورتوں کے بس بھائی ہیں اور آپ تلاش کرتے رہتے ہیں کہ کہاں میاں بیوی الگ ہیں وہاں پہنچ جاتے ہیں۔اجلاس کو کامیاب بنانے کے لیے مولانا ڈاکٹر مفتی محمد مکرم صاحب شاہی امام جامع مسجد فتحپوری، مولانا محمد یعقوب خان صاحب امام مسجد خلیل اللہ ورکن بورڈ، ترکمان گیٹ کے کونسلر آل محمد اقبال صاحب، مولانا محمد انس صاحب، مولانا ساجد رشیدی صاحب، جمعیۃ علماء دہلی کے سابق صدر مولانا عارف قاسمی، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے رکن مفتی اعجاز ارشد قاسمی، جناب انعام الرحمٰن صاحب جماعت اسلامی ہند، مولانا عبیدالرحمٰن عابد صاحب، مولانا محمد مسلم صاحب مدرسہ عالیہ مسجد فتحپوری وغیرہ نے اپنی خدمات انجام دیں۔علاوہ ازیں ڈاکٹر اسماء زہرہ کی قیادت میں سہ رکنی وفد نے صدر جمہوریہ ہند کو ایک میمورنڈم بھی دیا جس میں اس بل کو ختم کیے جانے کا مطالبہ پیش کیا۔

- **تلنگانہ**

نظام آباد:

21رفروری ۔نظام آباد تلنگانہ میں مسلم پرسنل لا بورڈ کی نگرانی میں خواتین کی ایک زبردست احتجاجی مظاہرہ ڈیسنٹ فنکشن ہال قلعہ روڈ سے نکالی گئی۔ اس مظاہرہ کی قیادت صدر نظام آباد مسلم پرسنل لا کمیٹی مولانا کریم الدین کمال نے کی۔اس مظاہرہ کی کامیابی میں محمد عبدالمقیت سابق کارپوریٹر،عبدالغنی،مرزا افسر بیگ،محمد عمر فاروق،ظہیر الدین جاوید، ایچ ایم اسمٰعیل،محمد خلیل احمد،مرزا معز بیگ،سرفراز،محمد یوسف،رفیق قریشی، شیخ علی صابری،عبدالباسط،یٰسین صابری،نوید اقبال،مقصود عالم، اعجاز مسعود،حلیم قمر،مدیرقمر،حافظ خالد،محمد ثناء اللہ اور خبیر قمر نے اہم رول انجام دیا۔ ہزاروں کی تعداد میں خواتین اور دوشیزائیں اس مظاہرہ میں شریک تھیں۔ جو شریعت کے حق میں نعرے بلند کررہے تھے۔اس موقع پر اپنے بیان میں مولانا کریم الدین کمال نے کہا کہ آج مرکزی حکومت مسلم خواتین کی ہمدردی کے نام پر شریعت میں مداخلت کی سازش کررہی ہے۔لیکن مسلمان کسی بھی طرح حکومت کی اس کوشش کو کامیاب ہونے نہیں دینگے۔ کمسن طالبہ الوفہ نجود نے اپنے بیان میں کہا کہ مسلم خواتین کو مظلوم بتاتے ہوئے شریعت میں مداخلت کی کوشش کو ناقابل برداشت قرار دیا۔اور کہا کہ اگر واقعی بی جے پی حکومت کو مسلم خواتین سے ہمدردی ہے یا پھر مسلم طبقے کی فلاح و بہبود کیلئے کام کرنا چاہتی ہے تو سب سے پہلے مسلم طبقے کو روزگار سے مربوط کرے۔محض ہمدردی کی آڑ میں شریعت کے ساتھ کھلواڑ ناقابل برداشت ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومت کی ان کوششوں پر مسلمان خواتین قطعی خاموش نہیں رہیں گی۔ جواں سال ٹیچر زینب صاحبہ نے بھی حکومت کوششوں کی کڑی مذمت کی اور کہا کہ مسلم خواتین سے ہمدردی کے اس ڈھونگ کی مسلم خواتین کڑی مذمت کرتی ہیں۔اور اعلان کرتی ہیں کہ شریعت سے بڑھکر انہیں کوئی چیز نہیں۔اور مسلم خواتین شریعت میں تبدیلی یا ترمیم کو قطعی بدلنے کیلئے تیار نہیں۔اور یہ مظاہرہ براہ بودھن بس اسٹانڈ،نہرو پارک، گاندھی چوک، دیوی روڈ چوراہا، نیا بس اسٹانڈ اور تلک گارڈن سے ہوتا ہوا ضلع کلکٹر آفس پہونچا۔ جہاں پر جاوانی کے دوران ضلع کلکٹر رام موہن راؤ کو ایک یادداشت حوالے کرتے ہوئے اسکی نقولات وزیراعظم،صدر جمہوریہ اور ریاستی وزیراعلیٰ کو روانہ کی گئیں۔ ریالی میں ہزاروں کی تعداد میں شریک خواتین کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ضلع کلکٹر نے آرڈی او نظام آباد ونود کمار کو تمام خواتین کے درمیان یادداشت قبول کرنے کیلئے نمائندہ کو بھیجا۔ جہاں خواتین نے نعروں کی گونج میں یادداشت آرڈی او کے حوالے کی۔

نظام آباد مسلم پرسنل لا کی جانب سے پرگتی بھون میں خواتین سیل کی ذمہ داران نے ضلع کلکٹر رام موہن راو سے دوٹوک گفتگو میں بتایا کہ مرکزی حکومت کی مخالف شریعت سرگرمیوں کو مسلم خواتین کسی بھی طور پر قبول کرنے کیلئے تیار نہیں۔ ان ذمہ داران نے کہا کہ ہم اپنی جان دے سکتے ہیں۔لیکن شریعت میں مداخلت قطعی برداشت نہیں کرسکتے۔ انہوں نے مرکزی حکومت کی خواتین سے ہمدردی کو محض ڈھونگ قرار دیا۔اور اُس کو اسلام سے کھلی عصبیت کا اظہار قرار دیا۔اور کہا کہ اگر حکومت کچھ ہمدردی کرنا چاہتی ہے تو مسلمانوں کی بے روزگاری کا خاتمہ کرے۔ اسطرح ان کے گھروں سے تناؤ خود بہ خود ختم ہوجائے گا۔الوفہ تجود اور زینب نے اس موقع پر ضلع کلکٹر کو ایک یادداشت حوالے کی جس میں صدر جمہوریہ، وزیراعظم ہند اور وزیراعلیٰ سے اس معاملے میں سنجیدگی سے مداخلت کرنے اور پارلیمنٹ میں کامیاب بل کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا۔

- **مہاراشٹر**

ناندیڑ:

۱۳رمارچ ۲۰۱۸ء: طلاق ثلاثہ بل کے خلاف ناندیڑ میں مسلم خواتین نے بڑا زبردست احتجاجی مظاہرہ کا انعقاد کیا۔ مسلم پرسنل لا بورڈ کی ہدایت کے مطابق ناندیڑ مسلم متحدہ محاذ نے خواتین کے اس مظاہرہ کو منظّم کیا۔ضلع کلکٹر دفتر کے روبرو لاکھوں خواتین نے مودی حکومت سے طلاق ثلاثہ بل واپس لینے کی مانگ کی۔اس دوران ضلع کلکٹر کو ایک میمورنڈم بھی دیا گیا جس میں مسلم خواتین نے مودی حکومت کی سخت تنقید کریت ہوئے اس بل کو واپس لینے کی مانگ کی۔ لاکھوں مسلم خواتین ہاتھوں میں پلے کارڈس لئے اس مظاہرہ میں شرکت کی۔ یہ احتجاجی مظاہرہ ۳رگھنٹے تک جاری رہا جس کی وجہ سے شہر کا ٹریفک نظام بری طرح متاثر رہا۔ مسلم خواتین تنظیموں، ملی و

سماجی تنظیموں کے اشتراک سے مسلم متحدہ محاذ نے اس پرامن احتجاج کو منظم کیا۔ مودی حکومت مسلم خواتین کے حقوق کے نام پر لوک سبھا میں مسلم خواتین کے تحفظ کے نام پر اس بل کو منظور کیا۔ بورڈ حکومت کی اس کوشش کو شریعت میں مداخلت مان رہی ہے۔ مسلم پرسنل لا بورڈ کی اسی ہدایت کے پیش نظر ناندیڑ میں مسلم متحدہ محاذ کے بینر پر مسلم خواتین کا یہ بڑا عظیم پرامن اور خاموش مظاہرہ منظم کیا گیا۔

ناگپور:

رپورٹ از: جناب عبدالوہاب عبدالشکور پاریکھ صاحب

ناگپور اور کامٹی کی خواتین کی ایک بڑی تعداد کی طرف سے طلاق ثلاثہ بل کی مخالفت کے سلسلہ میں مسلسل درخواستیں آرہی تھیں اور اس بات پر زور دیا جارہا تھا کہ ہم ناگپور اور کامٹی کی خواتین بھی طلاق ثلاثہ بل کے خلاف ایک خاموش، پرامن احتجاجی مظاہرہ کرنا چاہتی ہیں، اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے مورخہ ۲۵/فروری ۲۰۱۸ بروز اتوار میرے ہی غریب خانہ میں ایک میٹنگ رکھی گئی جس میں مختلف مسالک کے ۵۰/افراد نے حصہ لیا، اور ہر ایک نے ناگپور اور کامٹی کی خواتین کی طلاق ثلاثہ بل کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کے انعقاد پر رضامندی کا اظہار بھی کیا۔

اُس کے بعد اسی سلسلہ میں ناچیز کے گھر پر ہی ناگپور شہر اور کامٹی کے مختلف مسالک کے مرد افراد کی ایک اور میٹنگ ۲۷/فروری بروز منگل کو بھی رکھی گئی جس میں ۸۰/افراد نے حصہ لیا اور خواتین کی طلاق ثلاثہ بل کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کے تعلق سے بات آگے بڑھی۔

چونکہ یہ مظاہرہ مسلم پرسنل لا بورڈ کی ہدایت پر خواتین کے اصرار کی وجہ سے طے پایا اور اس میں سو فیصد خواتین کا ہی رول ہے اسی لئے غریب خانہ میں ہی ۱/مارچ بروز جمعرات کو خواتین کی ایک میٹنگ رکھی گئی جس میں مختلف مسالک کی خواتین مثلاً اہل حدیث، اہل سنت والجماعت، جماعت اسلامی، اور تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والی خواتین نے حصہ لیا، اور اس مظاہرہ کے انعقاد کی پرزور تائید کی۔

ملک کے مختلف مقامات پر طلاق ثلاثہ بل کے خلاف پرامن اور خاموش احتجاجی مظاہرے ہورہے ہیں اس لئے اتفاق رائے سے یہ طے ہوا کہ ناگپور میں احتجاجی مظاہرہ کا پروگرام ۲۰/مارچ بروز منگل کو منعقد کیا جائے۔

۵/مارچ بروز پیر بعد نماز عشاء مسجد امان اللہ سیٹھ، مومن پورہ میں ایک میٹنگ کا انعقاد کیا گیا، جس کی نظامت جماعت تبلیغ کے مایہ ناز ہستی جناب عبدالباری پٹیل صاحب نے کی، اور اس میٹنگ میں ۱۵۰/افراد نے شرکت کی۔ اور کئی افراد نے ۲۰/مارچ کے مظاہرہ کے لئے ہر ممکن تعاون کرنے کی پیشکش کی۔ اُسی دن UCN ٹی وی چینل والوں نے بھی آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے تاسیسی رکن جناب الحاج عبدالوہاب پاریکھ صاحب سے طلاق ثلاثہ بل کے عنوان پر ایک انٹرویو بھی لیا جس میں حضرت والا نے طلاق ثلاثہ بل اور شریعت اسلامی میں طلاق پر روشنی ڈالی۔ اس انٹرویو کو UCN ٹی وی چینل کے ذریعے ۶/مارچ بروز منگل نشر بھی کیا گیا۔

ناگپور شہر میں اہل سنت والجماعت کے اکابرین جناب حضرت علامہ مولانا عبدالرشید قلندر صاحب مدظلۂ العالی (امام وخطیب مسجد بھالدار پورہ، ناگپور) اور اسی طرح جناب قاضی ملت علامہ مولانا مفتی الحاج عبد القدیر خاں صاحب مدظلۂ العالی سے اس سلسلہ میں ملاقات کی اور انہوں نے ہمارا خیر مقدم کیا، اور اسی طرح اہل سنت والجماعت کے خواتین کی رہبر عالمہ فاضلہ محترمہ ارجمند باجی صاحبہ نے بھی اس کی تائید کی اور اس میں حصہ لینے کی پیشکش کی۔

طلاق ثلاثہ بل اور اُس کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کے لئے اہل سنت والجماعت کے مدرسہ غوثیہ جو کہ بوریہ پورہ میں واقع ہے ۹/مارچ کو تمام مسالک کے اکابرین کی ایک میٹنگ ہوئی اور اتفاق رائے سے سبھی نے اس میں تعاون کرنے کی بات کہی، چونکہ یہ تحفظ شریعت کا مسئلہ ہے اس لئے سبھی نے ایک زبان ہوکر اس سلسلہ میں تعاون کے لئے حامی بھری، اہل سنت والجماعت کے معاون اور سیرت النبیؐ کے جلوس میں پیش پیش رہنے والے جناب محمد فیصل رنگون والا صاحب نے بھی اس کی تائید کی اور اپنا تعاون پیش کرنے کی بات کہی۔

۱۰/مارچ کو صدر مسلم لائبریری میں تقریبا ۲۵۰/خواتین والینٹیرس کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں سبھی مسالک کی عالمات وفاضلات نے شرکت کیں، اور یہ ۲۰/مارچ کو ہونے والے مظاہرہ کی والینٹیرس

خواتین کی میٹنگ تھی۔

تمام مسالک کے سبھی حضرات کی اتفاق رائے سے ۱۰/مارچ بروز سنیچر بعد نماز عشاء مسلمانوں کی بڑی آبادی مومن پورہ کے ینگ مسلم فٹ بال گراؤنڈ میں مردوں کے لئے ایک عام جلسہ کا انعقاد کیا گیا، جس کی صدارت کا باگ ڈور اہل سنت والجماعت کے سربراہ، قاضی ملت جناب علامہ مولانا الحاج مفتی عبدالقدیر خاں صاحب نے سنبھالا، اس جلسہ میں مقرر خصوصی کے طور پر موجود اہل سنت والجماعت کے اکابر جناب حضرت علامہ مولانا عبدالرشید قلندر صاحب مد ظلہٗ العالی (امام و خطیب مسجد بھالدار پورہ، ناگپور) نے عوام الناس کو خطاب فرمایا جس میں انہوں نے واضح طور پر یہ بتلایا کہ طلاق ثلاثہ مسلمانوں کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ مسئلہ کا حل ہے۔ اور پھر اس میں قانون بنانا یہ شریعت اسلام میں مداخلت ہے لہٰذا حکومت کو چاہئے کہ اس بل کو واپس لیں۔ اس جلسہ کے ایک اور مقرر خصوصی آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے سکریٹری جناب حضرت مولانا الحاج مفتی محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب نے بھی عوام الناس کو خطاب فرمایا۔ جلسہ کے اختتام کے بعد ۱۰/مارچ کو ہی میڈیا والوں نے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے سکریٹری مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے تاسیسی رکن جناب الحاج عبدالوہاب پاریکھ صاحب سے انٹرویو بھی لیا۔

خواتین کی اتنی زیادہ مشقتوں کی وجہ سے مجبوری میں خواتین کا ایک بڑا جلسہ ینگ مسلم فٹ بال گراؤنڈ، مومن پورہ میں ۱۱/ مارچ بروز اتوار بعد نماز مغرب منعقد کیا گیا، اس جلسہ کی صدارت آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی لیڈیز ونگ کی چیئر پرسن محترمہ ڈاکٹر اسماء زہرہ صاحبہ (حیدرآباد) نے کیں۔ اس جلسہ میں محترمہ ڈاکٹر سمیہ نعمانی صاحبہ (نیرل) محترمہ فرزانہ صاحبہ (نیرل) محترمہ تنویر فاطمہ صاحبہ (حیدرآباد) محترمہ ربانی صاحبہ (پوسد) محترمہ عالیہ صاحبہ (مالیگاؤں) اور محترمہ ڈاکٹر عرشین صاحبہ (دھولیہ) نے خواتین کے سامنے بیان کر کے طلاق ثلاثہ بل کی مخالفت کی۔ اس جلسہ کے بعد میڈیا نے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی لیڈیز ونگ کی چیئر پرسن محترمہ ڈاکٹر اسماء زہرہ صاحبہ (حیدرآباد) سے انٹرویو بھی لیا۔

اس رپورٹ کے پیش کئے جانے تک تقریباً ۲۰/محلوں میں خواتین نے خود ہی اپنا اجلاس کیا اور خطاب بھی کیں۔

ان شاء اللہ ۲۰/ مارچ بروز منگل کستور چند پارک سے یہ ریلی سنودھان چوک تک جائے گی، اور یہ خواتین کی خاموش ریلی ہوگی، سنودھان چوک پر ان کی پروفیسر مونسہ بشریٰ باجی صاحبہ خواتین کو خطاب فرمائیں گی، اور اُس کے بعد ایک وفد کی شکل میں کلکٹر آفس جائینگی، اور کلکٹر صاحب کو میمورنڈم دیا جائے گا اور ان سے درخواست کی جائے گی کہ اس میمورنڈم کو بھارت کے وزیر اعظم اور صدر محترم کو پہنچا دیا جائے۔

اسی طرح ان شاء اللہ ۲۰/ مارچ بروز منگل کو ہی خواتین کا ایک پرامن اور جلوس و مظاہرہ ناگپور کے ہی ایک تعلقہ کامٹی میں بھی نکالا جائیگا، جو کہ املی باغ میدان سے تحصیل تک جائے گا، اور اس مظاہرہ کی صدر محترمہ ربانی صاحبہ ہونگی۔ جو کہ خواتین کو خطاب بھی کرینگی۔ اور وہاں بھی تحصیلدار کو میمورنڈم دیا جائیگا اور ان سے بھی درخواست کی جائے گی کہ اس میمورنڈم کو بھارت کے وزیر اعظم اور صدر محترم کو پہنچا دیا جائے۔

مالیگاؤں:

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے بینر تلے تحفظ شریعت کمیٹی مالیگاؤں کی جانب سے مؤرخہ ۱۵/فروری ۲۰۱۸ء بروز جمعرات دوپہر میں دو بجے اے ٹی ٹی ہائی اسکول سے خواتین کی ایک خاموش پرامن احتجاجی ریلی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے سکریٹری حضرت مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب کی قیادت میں نکالی گئی جو کہ تاریخی کامیابی سے ہمکنار ہوئی، اس ریلی میں پورے شہر سے لاکھوں کی تعداد میں خواتین نے شریک ہو کر طلاق سے متعلق حکومت کے مجوزہ قانون اور ۲۸/جنوری ۲۰۱۸ء کو پارلیمنٹ میں مسلم خواتین کے تعلق سے صدر جمہوریہ کی جانب سے دیئے گئے اس بیان پر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا جس میں انہوں نے مسلمان عورتوں کو ذلت اور غلامی کا شکار قرار دیا ہے، اور انہیں غلامی سے نکال کر آزادی دلانے کی بات کہی ہے۔ تمام خواتین نے مطالبہ کیا کہ حکومت اپنا مجوزہ قانون واپس لے، خواتین نے ایک آواز میں شریعت اسلامیہ پر اپنے مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے حکومت کی جانب سے شریعت میں مداخلت کی کوششوں کی مذمت کی، اور مسلم پرسنل لا کے مطابق زندگی بسر کرنے کا عزم کیا۔

آغاز میں تمام مسالک و مکاتب فکر کے نمائندہ حضرات اور سیاسی پارٹیوں کے لیڈران نے اس عظام الشان مظاہرہ سے خطاب کرتے ہوئے حکومت کی جانب سے شریعت میں مداخلت کی کوششوں پر تنقید کی اور مسلم پرسنل لا بورڈ کے اس اقدام کی سراہنا کرتے ہوئے مکمل تائید وحمایت کا اظہار کیا۔خطاب کرنے والوں میں جناب شفیق رانا (مرکزی سنی جمعیۃ علماء وادارہ ابراہیم)، اطہر حسین اشرفی (سنی اشرف اکیڈمی)، یوسف سیٹھ (بنکر بیداری محاذ)، یوسف الیاس (مہا گٹھ بندھن)، سید حیدر عباس نقوی (شیعہ اثنا عشری جماعت) ڈاکٹر خالد پرویز (ایم آئی ایم)، مولانا ایوب قاسمی (جمعیۃ علماء سلیمانی چوک)، عتیق کمال (راشٹروادی کانگریس)، صوفی غلام رسول قادری (سنی جمعیۃ الاسلام)، بلند اقبال (جنتا دل سیکولر)، شیخ آصف (ایم ایل اے، کانگریس) مفتی محمد اسماعیل قاسمی (جمعیۃ علماء مدنی روڈ)، مولانا عبدالحمید ازہری (رکن آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ) صاحبان شامل ہیں۔خواتین میں سے محترمہ شبانہ (جماعت اسلامی) اور زینب فاطمہ عبدالحلیم صدیقی (ایم آر ایف) نے بھی خطاب کیا۔

یہ ریلی اے ٹی ٹی ہائی اسکول سے نکل کر پرانت آفس تک پہونچی جہاں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے سکریٹری مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت چند نام نہاد مسلمان خواتین کا سہارا لے کر شریعت میں مداخلت کی کوشش کر رہی ہے، اور مسلم خواتین کی ہمدردی کے نام پر اپنا مجوزہ طلاق ثلاثہ بل مسلمانوں کے سر تھوپنے پر آمادہ ہے، جب کہ یہ قانون شریعت اسلامی کے خلاف ہے اور آئین ہند کی روح کے منافی بھی ہے۔اسی طرح گذشتہ دنوں صدر جمہوریہ ہند نے بھی یہ کہہ کر مسلمانوں کو اذیت پہونچائی کہ ''کئی دہائیوں سے مسلم خواتین کا وقار سیاسی مفادات کی خاطر داؤ پر لگا دیا گیا تھا، اب قوم کو انہیں آزادی دلانے کا موقع ملا ہے، طلاق ثلاثہ بل کے ذریعے مسلمان عورتوں کو عزت نفس اور حوصلے کے ساتھ جینے کا موقع ملے گا''۔

مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب نے مزید کہا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ ان لاکھوں خواتین کی ریلی کے ذریعے حکومت ہند کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ مسلمان خواتین اپنے دین وشریعت اور مسلم پرسنل لا سے پوری طرح مطمئن ہیں اور حکومت کے مجوزہ طلاق ثلاثہ بل کو وہ مسترد کرتی ہیں، مولانا نے بتایا کہ اس سے قبل بھی بورڈ کی جانب سے دین دستور بچاؤ تحریک کے تحت دستخطی مہم چلائی گئی، جس میں پونے پانچ کروڑ مسلمانوں نے دستخط کر کے شریعت اسلامی پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا تھا۔دستخط کرنے والوں میں پونے تین کروڑ خواتین شامل تھیں، موصوف نے حکومت ہند کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کے خلاف ظلم اور ناانصافی کا سلسلہ بند کیا جائے، اور دستور کی جانب سے شریعت پر عمل کرنے کا جو حق مسلمانوں کو حاصل ہے اسے ختم کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔

یہاں پر مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی کی دعا کے بعد نمائندہ خواتین اور تمام مسالک اور سیاسی پارٹیوں کے نمائندہ حضرات نے ایڈیشنل کلکٹر کو اپنا میمورنڈم پیش کیا، جس کے بعد اس تاریخی اور پرہجوم ریلی کا اختتام ہوا محتاط اندازے کے مطابق اس ریلی میں دو لاکھ سے زائد خواتین شریک ہوئیں، مالیگاؤں کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اتنی بڑی تعداد میں خواتین اسلام نے سڑکوں پر اتر کر احتجاج کیا۔جس کے لیے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے مقامی اراکین حضرت مولانا عبدالاحد ازہری صاحب، حضرت مولانا عبدالحمید ازہری صاحب اور حضرت مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب قابل مبارکباد ہیں۔

اس ریلی کے کامیاب انعقاد اور اس کی تشہیر اور نظم وانتظام کے سلسلے میں شہر کے تمام مسالک ومکاتب فکر کے نمائندہ علمائے کرام اور تمام سیاسی پارٹیوں کے لیڈران نے یک جٹ ہوکر کوششیں کیں، شہر کے کلبوں، اداروں، جماعتوں اور تنظیموں نے اپنے اپنے طور سے بینرس اور پوسٹر لگا کر، پمفلٹ تقسیم کر کے خواتین کے لیے پانی کا انتظام کر کے اور رکشوں اور بسوں کے ذریعے خواتین کو متعینہ مقام تک پہونچا کر اپنا تعاون پیش کیا، ائمہ مساجد اور علمائے کرام نے مسجدوں میں اور سیاسی قائدین نے کارنر میٹنگوں اور جلسوں میں خطاب کر کے ریلی کے تعلق سے بیداری پیدا کی۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کو پچھلے ۴۵ سالوں سے مسلمانوں کے تمام مسالک ومکاتب فکر کی تائید حاصل رہی ہے اور بورڈ میں ہر مسلک اور مکتب فکر کے نمائندے شریک رہے ہیں، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ ملک

کے بیس کروڑ مسلمانوں کی آواز اور تمام مسالک اور مکاتب فکر کے نمائندوں کا متحدہ پلیٹ فارم ہے، جس کو بجا طور پر ''ہند میں سرمایہ ملت کا نگہباں'' بھی کہا جاتا ہے۔ ملک میں جب بھی شریعت اسلامیہ پر یلغار ہوئی یا اسلامی قوانین میں ترمیم وتبدیلی کی مذموم کوشش کی گئی، بورڈ نے پوری جرأت اور ہمت سے ان کوششوں کا مقابلہ کیا اور جمہوری اور پرامن طریقے استعمال کرتے ہوئے انہیں ناکام بنایا، حالیہ ریلی بھی انہیں کوششوں کا ایک حصہ ہے۔ اس ریلی میں تمام مسالک ومکاتب فکر کے نمائندوں کا اتحاد اور تمام سیاسی لیڈران کا اتفاق اس بات کی علامت ہے کہ مسلمان تحفظ شریعت کے تئیں بیدار ہیں اور متحد بھی! اور وہ تحفظ شریعت کی راہ میں آنے والی کسی بھی رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ساتھ ہیں۔

پونہ:

شہر پونہ میں ۳؍طلاق بل کے خلاف مؤرخہ ۱۰؍مارچ ۲۰۱۸ء بروز سنیچر دوپہر ۴؍بجے باٹا چوک کیمپ سے ہزارہا ہزار کی تعداد میں خواتین کی منظم طریقہ سے شرعی پابندیوں کے ساتھ ریلی نکلی، جس کا اختتام کیمپس میں ہوا، اختتام پر محترمہ ڈاکٹر اسماء زہرہ صاحبہ نے خطاب کیا، نیز اس موقعہ پر جناب اسدالدین اویسی صاحب، مولانا ایوب اشرفی صاحب، مولانا انور سہیل صاحب، پروفیسر اظہر وارثی صاحب، مولانا نظام الدین فخرالدین صاحب رکن بورڈ نے خطاب کیا، اور رکن بورڈ نے شریعت کی پابندی پر عہد لیا۔

- **راجستھان**

ٹونک:

مسلم پرسنل لا بورڈ کی ہدایت پر راجستھان کے مشہور علمی وتاریخی شہر ٹونک میں خواتین کا ایک پرامن مظاہرہ طلاق ثلاثہ بل کے خلاف ہوا اس مظاہرہ کی سرپرستی بورڈ کے سکریٹری حضرت مولانا محمد فضل الرحیم مجددی صاحب فرمارہے تھے اور خاتون رکن بورڈ محترمہ یاسمین فاروقی صاحبہ نے طلاق ثلاثہ بل کی خامیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے خواتین کو آگاہ کیا کہ یہ بل صرف بل نہیں بلکہ اسلامی شریعت میں مداخلت ہے اور جب تک حکومت اس بل کو واپس نہیں لیتی پورے ملک میں ہم خواتین کی طرف سے اس طرح کے مظاہرے جاری رہیں گے۔ ٹونک کی عیدگاہ میں پچاس ہزار سے زائد خواتین جمع ہوئیں اور اس کے بعد کلکٹریٹ پہنچ کر باقاعدہ میمورنڈم بھی پیش کیا۔

مادھوپور:

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی آواز پر اس وقت پورے ملک میں خواتین کی طرف سے حکومت کے طلاق ثلاثہ بل کے خلاف پروقار انداز میں پرامن اور خاموش احتجاج چل رہا ہے اور لاکھوں کی تعداد میں ہماری ماں بہنیں اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں اور حکومت کے طلاق ثلاثہ بل کو شریعت اسلامی میں مداخلت قرار دے رہی ہیں اسی سلسلہ کا ایک پرامن خواتین کا جلوس صوبہ راجستھان کے سوائی مادھوپور میں ۷؍مارچ ۲۰۱۸ء کو نکلا جس میں کم وبیش پچاس ہزار خواتین نے شرکت کی اور کلکٹر آفس میں میمورنڈم پیش کیا اور ان خواتین نے کہا کہ اسلام وہ مذہب ہے جس نے خواتین کو سربلندی اور عزت عطا کی دنیا میں یہی ایک وہ واحد مذہب ہے جو خواتین کے جملہ حقوق کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے، اس کے باوجود موجودہ حکومت عورتوں کے حقوق کی آڑ میں ہمارے ساتھ ناانصافی کررہی ہے۔ ملک کے مختلف مقامات پر خواتین کی طرف سے ہونے والے مظاہرہ کی طرح اس مظاہرہ میں بھی خواتین نے اپنے ہاتھوں میں مختلف قسموں کی تختیاں لئے ہوئیں تھیں جس میں لکھا تھا شریعت ہمارا اعزاز ہے، شریعت میں مداخلت روکو، طلاق ثلاثہ بل کو واپس لو، صدر جمہوریہ کا خطاب افسوسناک ہے اور صدر جمہوریہ کا خطبہ قابل مذمت ہے جیسی تحریروں سے مزین پلے کارڈ ہاتھوں میں لئے خواتین نے پوری سنجیدگی کے ساتھ اسلامی شریعت کی حفاظت میں اپنے گھروں سے نکلیں اور حکومت تک اپنا پیغام پہونچانے میں کامیاب رہیں کہ شریعت ہی ہماری زندگی ہے اور شریعت ہی ہماری پہچان ہے اسے نہ چھیڑا جائے اور اگر اسمیں مداخلت کی کوشش کی گئی تو ہم اس کو کسی بھی صورت میں نہ تو قبول کریں گے اور نہ ہی حکومت کے اس اقدام کو برداشت کریں گے۔

اجمیر:

مسلم وومین پروٹیکشن بل کے نام سے مرکزی حکومت نے جو بل لوک سبھا سے منظور کروایا ہے، اور جواب راجیہ سبھا میں معلق ہے، اس کے

سلسلے میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے ملک کے مختلف حصوں میں مسلم خواتین کی خاموش ریلی کا سلسلہ دراز ہے، آج 02-07-2018 بروز پیر راجستھان کے ضلع اجمیر میں خواتین کی زبردست ریلی نکالی گئی، اس تاریخی ریلی میں خواتین کے جم غفیر نے شرکت کی ہزاروں مسلم خواتین باپردہ دوپہر میں ضلع کلکٹریٹ پہنچیں اور ہاتھوں میں تین طلاق بل کے خلاف لکھے سلوگن کی تختیاں و بینر لئے خاموشی کے ساتھ سرکار کے تین طلاق بل کے خلاف اپنا احتجاج درج کیا، خاموش جلوس مختلف مقامات سے ہوتے ہوئے دوپہر 11.00 بجے کلکٹریٹ پہنچا۔ جہاں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی ذمہ داران اور تحفظِ شریعت کمیٹی بانس واڑں کے ڈیلگیشن اور مختلف تنظیموں کے کارکنان نے انتظامات کئے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی آواز پر اتنی بڑی تعداد میں اجمیر کی خواتین کا اس ریلی میں شرکت کرنا اس بات کی علامت ہے کہ مسلمان خواتین شریعت اسلامی سے مطمئن ہیں اور دین و شریعت کے مطابق زندگی گذارنے کا عزم رکھتی ہیں۔ اُنہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے طلاق ثلاثہ بل کے سلسلے میں اپنا موقوف واضح کیا ہے کہ یہ بل شریعت اسلامی اور آئین ہند دونوں کے خلاف ہے۔

ہمارا ملک جمہوری ملک ہے یہاں جمہوری قدروں کی پاسداری کی جاتی رہی ہے، اگر کسی مذہب کے ماننے والوں پر ان کی مرضی کے خلاف کوئی قانون زبردستی مسلط کیا جائے تو یہ جمہوریت اور انسانیت دونوں کی خلاف ورزی ہے، افسوس کہ مرکزی حکومت مسلمانوں کی مرضی کے خلاف ان پر طلاق ثلاثہ بل مسلط کر رہی ہے اور میڈیا کے ذریعے پورے ملک میں یہ تصویر پیش کی جارہی ہے کہ خود مسلم خواتین اسلامی شریعت کے قوانین سے مطمئن نہیں ہیں، آج کی یہ عظیم الشان اور تاریخی ریلی مرکزی حکومت کو یہ بتانے کے لئے کافی ہے کہ مسلم خواتین اپنا سب کُچھ قربان کرسکتی ہیں، مگر دین وشریعت سے دست بردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ حکومت کا مجوزہ طلاق ثلاثہ بل اور ۲۸ جنوری کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے مشترکہ خطاب میں صدر جمہوریہ کا یہ کہنا کہ ''مسلمان عورتیں غلامی اور ذلت سے دوچار ہیں'' افسوس ناک ہے، طلاق ثلاثہ بل خود مسلمان عورتوں کو دشواریوں، پریشانیوں اور مصیبتوں سے دوچار کرنے والا ہے، یہ مسلم عورت کے مسائل کا حل نہیں ہے، بلکہ مزید مسائل پیدا کرنے والا ہے، اسی لئے پورے ملک کی مسلمان خواتین اس طلاق ثلاثہ بل کو سرے سے ہی رد کررہی ہیں، اسکے علاوہ کمیٹی کی سبھی ذمہ داران خواتین نے ریلی کو خطاب کیا اور اس کالے قانون کی جم کر مذمت کی آخر میں کمیٹی کے عہدے داران نے اجمیر کی تمام دینی وملّی وسماجی تنظیموں اور مختلف مسالک کے نمائندگان کا اس ریلی کو کامیاب بنانے کے لئے شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ ہم اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ دین وشریعت کے تحفظ کے لئے آخری سانس تک جد و جہد کرتے رہیں گے اور کسی بھی مرحلے پر ہمارے ارادوں اور عزائم میں کوئی کمزوری نہیں آئیگی۔ ان شاءاللہ الرحمٰن

کلیکٹر صاحب کو میمورینڈم پیش کرنے والے خواتین کے ڈیلیگیشن میں محترمہ محسنہ، عطیہ، نفیسہ بیگم، حلیمہ، افشاں عزیز، فریدہ سید، مسرّت، ریحانہ، سلطانہ، اقبال بیگم وغیرہ نے شامل ہوکر طلاقِ ثلاثہ بل کے خلاف میمورنڈم پیش کرکے احتجاج درج کرایا۔

الور:

مسلم وومین پروٹیکشن بل کے نام سے مرکزی حکومت نے جو بل لوک سبھا سے منظور کروایا ہے، اور جواب راجیہ سبھا میں معلق ہے، اس کے سلسلے میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے ملک کے مختلف حصوں میں مسلم خواتین کی خاموش ریلی کا سلسلہ دراز ہے، آج 02-04-2018 بروز منگل راجستھان کے ضلع الور میں خواتین کی زبردست ریلی نکالی گئی، اس تاریخی ریلی میں خواتین کے جم غفیر نے شرکت کی ہزاروں مسلم خواتین باپردہ دوپہر میں ضلع کلکٹریٹ پہنچیں اور ہاتھوں میں تین طلاق بل کے خلاف لکھے سلوگن کی تختیاں و بینر لئے خاموشی کے ساتھ سرکار کے تین طلاق بل کے خلاف اپنا احتجاج درج کیا، خاموش جلوس مختلف مقامات سے ہوتے ہوئے دوپہر 10.00 بجے کلکٹریٹ پہنچا۔ جہاں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی ذمہ داران اور تحفظِ شریعت کمیٹی الور کے صدر جناب مولانا حنیف صاحب، مولانا سراج الدین صاحب نے اور مختلف تنظیموں کے کارکنان نے انتظامات کیئے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی آواز پر اتنی بڑی تعداد

میں الور کی خواتین کا اس ریلی میں شرکت کرنا اس بات کی علامت ہے کہ مسلمان خواتین شریعت اسلامی سے مطمئن ہیں اور دین وشریعت کے مطابق زندگی گذارنے کا عزم رکھتی ہیں۔ اُنہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے طلاق ثلاثہ بل کے سلسلے میں اپنا موقف واضح کیا ہے کہ یہ بل شریعت اسلامی اور آئین ہند دونوں کے خلاف ہے۔

کلکٹر صاحب کو میمورینڈم پیش کرنے والے خواتین کے ڈیلیگیشن میں محترمہ یاسمین فاروقی اور مقامی خواتین وغیرہ نے شامل ہوکر طلاقِ ثلاثہ بل کے خلاف میمورنیڈم پیش کرا احتجاج درج کرایا۔

چورو:

مسلم وومین پروٹیکشن بل کے نام سے مرکزی حکومت نے جو بل لوک سبھا سے منظور کروایا ہے، اور جواب راجیہ سبھا میں معلق ہے، اس کے سلسلے میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے ملک کے مختلف حصوں میں مسلم خواتین کی خاموش ریلی کا سلسلہ دراز ہے، آج 03-04-2018 بروز منگل راجستھان کے ضلع چورو میں خواتین کی زبردست ریلی نکالی گئی، اس تاریخی ریلی میں خواتین کے جم غفیر نے شرکت کی ہزاروں مسلم خواتین باپردہ دوپہر میں ضلع کلیکٹریٹ پہنچیں اور ہاتھوں میں تین طلاق بل کے خلاف لکھے سلوگن کی تختیاں و بینر لئے خاموشی کے ساتھ سرکار کے تین طلاق بل کے خلاف اپنا احتجاج درج کیا، خاموش جلوس مختلف مقامات سے ہوتے ہوئے دوپہر 2.30 بجے کلکٹریٹ پہنچا۔ جہاں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی ذمہ داران اور تحفظِ شریعت کمیٹی چورو کے ذمہ دارن، ڈاکٹر مختار نفیس صاحب، شہر امام جناب پیر انور ندیم القدری، مولانا عبدالجبار صاحب، نے اور مختلف تنظیموں کے کارکنان نے انتظامات کیئے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی آواز پر اتنی بڑی تعداد میں چورو کی خواتین کا اس ریلی میں شرکت کرنا اس بات کی علامت ہے کہ مسلمان خواتین شریعت اسلامی سے مطمئن ہیں اور دین وشریعت کے مطابق زندگی گذارنے کا عزم رکھتی ہیں۔ اُنہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے طلاق ثلاثہ بل کے سلسلے میں اپنا موقوف واضح کیا ہے کہ یہ بل شریعت اسلامی اور آئین ہند دونوں کے خلاف ہے۔

کلکٹر صاحب کو میمورینڈم پیش کرنے والے خواتین کے ڈیلیگیشن میں محترمہ بسملہ بانو، مینوخوخر، آفرین بانو، یاسمین چوہان، انیسہ، آفرین بانو، رابیہ خان، شہناز وغیرہ نے شامل ہوکر طلاقِ ثلاثہ بل کے خلاف میمورنیڈم پیش کرا احتجاج درج کرایا۔

دوسہ:

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے ملک کے مختلف حصوں میں مسلم خواتین کی خاموش ریلی کا سلسلہ دراز ہے، آج 30-03-2018 بروز جمعہ راجستھان کے ضلع دوسہ میں خواتین کی زبردست ریلی نکالی گئی، اس تاریخی ریلی میں خواتین کے جم غفیر نے شرکت کی ہزاروں مسلم خواتین باپردہ دوپہر میں ضلع کلکٹریٹ پہنچیں اور ہاتھوں میں تین طلاق بل کے خلاف لکھے سلوگن کی تختیاں و بینر لئے خاموشی کے ساتھ سرکار کے تین طلاق بل کے خلاف اپنا احتجاج درج کیا، خاموش جلوس مختلف مقامات سے ہوتے ہوئے دوپہر 3.00 بجے کلکٹریٹ پہنچا۔ جہاں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی ذمہ داران اور تحفظِ شریعت کمیٹی دوسہ کے ذمہ دارن جناب رئیس، محمد معراج، عارف ایڈووکیٹ، عامر خان، ہدایت بھائی، فیروز بھائی، ذاکر بھائی، ناصر بھائی، راشد بھائی صاحب نے اور مختلف تنظیموں کے کارکنان نے انتظامات کیئے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی آواز پر اتنی بڑی تعداد میں دوسہ کی خواتین کا اس ریلی میں شرکت کرنا اس بات کی علامت ہے کہ مسلمان خواتین شریعت اسلامی سے مطمئن ہیں اور دین وشریعت کے مطابق زندگی گذارنے کا عزم رکھتی ہیں۔ اُنہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے طلاق ثلاثہ بل کے سلسلے میں اپنا موقوف واضح کیا ہے کہ یہ بل شریعت اسلامی اور آئین ہند دونوں کے خلاف ہے۔

کلکٹر صاحب کو میمورینڈم پیش کرنے والے خواتین کے ڈیلیگیشن میں محترمہ یاسمین فاروقی، افشا، رونو خان، انجم فلاحی وغیرہ نے شامل ہوکر طلاقِ ثلاثہ بل کے خلاف میمورنیڈم پیش کرا احتجاج درج کرایا۔

جھالاواڑ:

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے ملک کے مختلف

حصوں میں مسلم خواتین کی خاموش ریلی کا سلسلہ دراز ہے، آج 02-04-2018 بروز منگل راجستھان کے ضلع جھالاواڑ میں خواتین کی زبردست ریلی نکالی گئی، اس تاریخی ریلی میں خواتین کے جم غفیر نے شرکت کی ہزاروں مسلم خواتین باپردہ دوپہر میں ضلع کلکٹریٹ پہنچیں اور ہاتھوں میں تین طلاق بل کے خلاف لکھے سلوگن کی تختیاں و بینر لئے خاموشی کے ساتھ سرکار کے تین طلاق بل کے خلاف اپنا احتجاج درج کیا، خاموش جلوس مختلف مقامات سے ہوتے ہوئے دوپہر 1.00 بجے کلکٹریٹ پہنچا۔ جہاں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی ذمہ داران اور تحفظِ شریعت کمیٹی جھالاواڑ کے صدر جناب شہر قاضی علی اصغر صاحب، محمد امین صاحب نے اور مختلف تنظیموں کے کارکونان نے انتظامات کیئے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی آواز پر اتنی بڑی تعداد میں جھالاواڑ کی خواتین کا اس ریلی میں شرکت کرنا اس بات کی علامت ہے کہ مسلمان خواتین شریعت اسلامی سے مطمئن ہیں اور دین و شریعت کے مطابق زندگی گذارنے کا عزم رکھتی ہیں۔ اُنہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے طلاق ثلاثہ بل کے سلسلے میں اپنا موقوف واضح کیا ہے کہ یہ بل شریعت اسلامی اور آئین ہند دونوں کے خلاف ہے۔

کلکٹر صاحب کو میمورینڈم پیش کرنے والے خواتین کے ڈیلیگیشن میں محترمہ افشاں تنویر، شاداب فلائی اور مقامی خواتین وغیرہ نے شامل ہوکر طلاقِ ثلاثہ بل کے خلاف میمورنینڈم پیش کرا احتجاج درج کرایا۔

ٹونک:

مسلم وومین پروٹیکشن بل کے نام سے مرکزی حکومت نے جو بل لوک سبھا سے منظور کروایا ہے، اور جواب راجیہ سبھا میں معلق ہے، اس کے سلسلے میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے ملک کے مختلف حصوں میں مسلم خواتین کی خاموش ریلی کا سلسلہ دراز ہے، مالیگاؤں، مونگیر، کھگڑیا، بھوپال، لاتور، اجین، پٹنہ، سہرسہ، سمری بختیار پور کٹھیار، جالنہ وغیرہ مقامات کے احتجاجی پرامن خاموش ریلی کے بعد ۱۵/مارچ ۲۰۱۸ء بروز جمعرات ہندوستان کے مشہور تاریخی وریاستی شہر ٹونک میں خواتین کی زبردست ریلی نکالی گئی، اس تاریخی ریلی میں خواتین کے جم غفیر نے شرکت کی صبح ۱۰ بجے نایب صاحب کی نال سے شروع ہونے والی اس ریلی کو ٹونک شہر کی عظیم شخصیت مولوی سعید صاحب نے دعا کے ساتھ روانگی دی یہ ریلی کچہری، قافلہ، پانچ بتی، سہاش بازار، گھنٹہ گھر، پٹیل سرکل، سے ہوتے ہوئے بحر عید گاہ تک پہنچی جہاں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ذمہ داران اور ممبر خواتین نے اس ریلی سے خطاب کیا، اختتامی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے مسلم پرسنل لا بورڈ کی ممبر یاسمین فاروقی نے فرمایا کی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی آواز پر اتنی بڑی تعداد میں ۵۰،۰۰۰ سے زیادہ ٹونک کی خواتین کا اس ریلی میں شرکت کرنا اس بات کی علامت ہے کہ مسلمان خواتین شریعت اسلامی سے مطمئن ہیں اور دین وشریعت کے مطابق زندگی گذارنے کا عزم رکھتی ہیں۔ اُنہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے طلاق ثلاثہ بل کے سلسلے میں پہلے سے اپنا موقوف واضح کیا ہے کہ یہ بل شریعت اسلامی اور آئین ہند دونوں کے خلاف ہے۔

ریلی سے کلیدی خطاب کرتے ہوئے مفتی عادل ندوی صدر تحفظ ءشریعت کمیٹی ٹونک نے فرمایا کہ ہمارا ملک جمہوری ملک ہے یہاں جمہوری قدروں کی پاسداری کی جاتی رہی ہے، اگر کسی مذہب کے ماننے والوں پر ان کی مرضی کے خلاف کوئی قانون زبردستی مسلط کیا جائے تو یہ جمہوریت اور انسانیت دونوں کی خلاف ورزی ہے، افسوس کہ مرکزی حکومت مسلمانوں کی مرضی کے برخلاف ان پر طلاق ثلاثہ بل مسلط کر رہی ہے اور میڈیا کے ذریعے پورے ملک میں یہ تصویر پیش کی جا رہی ہے کہ خود مسلم خواتین اسلامی شریعت کے قوانین سے مطمئن نہیں ہیں، آج کی یہ عظیم الشان اور تاریخی ریلی مرکزی گورمنٹ کو یہ بتانے کے لئے کافی ہے کہ مسلم خواتین اپنا سب کچھ قربان کرسکتی ہے، مگر دین وشریعت سے دست بردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں، تحفظ ءشریعت کمیٹی کے ممبر خرشید انور نے اپنی تقریر میں یہ بات کہی کہ حکومت کا مجوزہ طلاق ثلاثہ بل اور ۲۸ جنوری کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے مشترکہ خطاب میں صدر جمہوریہ کا یہ کہنا کہ ''مسلمان عورتیں غلامی اور ذلت سے دو چار ہیں'' افسوس ناک ہے، طلاق ثلاثہ بل خود مسلمان عورتوں کو دشواریوں، پریشانیوں اور مصیبتوں سے دو چار کرنے والا ہے، یہ مسلم عورت کے مسائل کا حل نہیں ہے، بلکہ مزید

مسائل پیدا کرنے والا ہے، اسی لئے پورے ملک کی مسلمان خواتین اس طلاق ثلاثہ بل کوسرے سے ہی رد کر رہی ہیں، اسکے علاوہ کمیٹی کی سبھی ذمہ داران خواتین نے ریلی کوخطاب کیا اوراس کالے قانون کی جم کر مذمت کی آخر میں کمیٹی کے عہدے داران نے ٹونک کی تمام دینی وملّی وسماجی تنظیموں اورمختلف مسالک نمائندگان سبھی سنیر ونو جوان ایڈوکیٹس نے اس ریلی کو کامیاب بنانے کے لئے ایک مہینے سے شب وروز محنت کرنے والے تمام نوجوانوں اورکارکنان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا اس دین شریعت کے تحفظ کے لئے آخری سانس تک جدوجہد کرتے رہینگے اورکسی بھی مرحلہ میں ہمارے ارادوں اورعزائم میں کوئی کمزوری نہیں آئیگی۔

باراں:

مسلم وومین پروٹیکشن بل کے نام سے مرکزی حکومت نے جو بل لوک سبھا سے منظور کروایا ہے، اور جواب راجیہ سبھا میں معلق ہے، اس کے سلسلے میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی آواز پر باراں راجستھان میں خواتین کا زبردست احتجاجی مظاہرہ ہوا۔اس تاریخی مظاہرہ میں خواتین کے جم غفیر نے شرکت کی ہزاروں مسلم خواتین باپردہ دوپہر میں میلہ گراؤنڈ پہنچیں اور ہاتھوں میں تین طلاق بل کے خلاف لکھے سلوگن کی تختیاں و بینر لئے خاموشی کے ساتھ سرکار کے تین طلاق بل کے خلاف اپنے غصہ کا اظہار کیا، خاموش جلوس دوپہر 2,30 بجے میلہ گراؤنڈ سے روانہ ہوکر شیو پریان مسجد، تالاب پارہ، صدر بازار، شاشتری مارکیٹ، اندرا مارکیٹ، پرتاپ چوراہا، دھرمادا چوراہا، ہوتے ہوئے بھائی جان کے مکان کے سامنے اجلاس میں بدل گیا جہاں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی ذمہ داران ممبر محترمہ یاسمین فاروقی (ممبر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ) اور کنویز وویمن ونگ راجستھان، افشاں تنویر صاحبہ اور شاداب فلاحی نے خطاب کیا، اختتامی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے مسلم پرسنل لا بورڈ کی ممبر یاسمین فاروقی نے فرمایا کی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی آواز پر اتنی بڑی تعداد میں باراں کی خواتین کا اس ریلی میں شرکت کرنا اس بات کی علامت ہے کہ مسلمان خواتین شریعت اسلامی سے مطمئن ہیں اور دین وشریعت کے مطابق زندگی گذارنے کا عزم رکھتی ہیں۔اُنہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے طلاق ثلاثہ بل کے سلسلے میں پہلے اپنا موقوف واضح کیا ہے کہ یہ بل شریعت اسلامی اورآئین ہند دونوں کے خلاف ہے۔

ریلی سے کلیدی خطاب کرتے ہوئے احتشام صدیقی نے فرمایا کہ ہمارا ملک جمہوری ملک ہے یہاں جمہوری قدروں کی پاسداری کی جاتی رہی ہے، اگر کسی مذہب کے ماننے والوں پر ان کی مرضی کے خلاف کوئی قانون زبردستی مسلط کیا جائے تو یہ جمہوریت اور انسانیت دونوں کی خلاف ورزی ہے،افسوس کہ مرکزی حکومت مسلمانوں کی مرضی کے برخلاف ان پر طلاق ثلاثہ بل مسلط کررہی ہے اورمیڈیا کے ذریعے پورے ملک میں یہ تصویر پیش کی جارہی ہے کہ خود مسلم خواتین اسلامی شریعت کے قوانین سے مطمئن نہیں ہیں، آج کی یہ عظیم الشان اور تاریخی ریلی مرکزی گورمنٹ کو یہ بتانے کے لئے کافی ہے کہ مسلم خواتین اپنا سب کُچھ قربان کرسکتی ہے، مگر دین وشریعت سے دست بردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

جے سلمیر:

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی آواز پر جے سلمیر راجستھان میں خواتین کا پرامن خاموش احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ اس تاریخی مظاہرہ میں خواتین کے جم غفیر نے شرکت کی ہزاروں مسلم خواتین باپردہ دوپہر میں ضلع کلکٹریٹ پہنچیں اور ہاتھوں میں تین طلاق بل کے خلاف لکھے سلوگن کی تختیاں وبینر لئے خاموشی کے ساتھ سرکار کے تین طلاق بل کے خلاف اپنے غصہ کا اظہار کیا، خاموش جلوس دوپہر 10,00 بجے کھنڈار محلّہ، غفور بھٹّہ اور جے سلمیر کے مختلف مقامات ہوتے ہوئے دوپہر 2.30 بجے کلکٹریٹ پہنچا۔ جہاں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی ممبر یاسمین فاروقی نے فرمایا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی آواز پر اتنی بڑی تعداد میں جیسلمیر کی خواتین کا اس ریلی میں شرکت کرنا اس بات کی علامت ہے کہ مسلمان خواتین شریعت اسلامی سے مطمئن ہیں اور دین وشریعت کے مطابق زندگی گذارنے کا عزم رکھتی ہیں۔اُنہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے طلاق کے ثلاثہ بل کے سلسلے میں پہلے ادب سے اپنا موقوف واضح کیا ہے کہ یہ بل شریعت اسلامی اورآئین ہند دونوں کے خلاف ہے۔

۞۞۞

بورڈ کی سرگرمیوں کا خاکہ

مرتب: ڈاکٹر محمد وقارالدین لطیفی ندوی

● مسلم پرسنل لا بورڈ کی تحریک کو عام کرنے اور لوگوں میں بیداری پیدا کرنے کی غرض سے بورڈ کے ارکان ممبئی نے بورڈ کے پیغام کو عام کرنے کی غرض سے لگاتار کئی مقامات پر منظم پروگرام کا انعقاد کیا جسکی مختصر رپورٹ ہدیہ قارئین ہے۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے قیام کا مقصد تحفظ شریعت اور اتحاد ملت ہے ممبئی میں بورڈ کے دفتر اور دارالقضاء کا قیام عمل میں آیا

گذشتہ تین دنوں میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے بینر تلے ممبئی اور اس کے مضافات میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے کئی اہم پروگرام ہوئے، مورخہ ۱۶/مارچ ۲۰۱۸ء بروز جمعہ بعد نماز عصر صابو صدیق مسافر خانہ ممبئی میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے دفتر کا افتتاح ہوا، اس مبارک موقع پر بورڈ کے سکریٹری حضرت مولانا فضل الرحیم مجددی نے صابو صدیق مسافر خانہ کے ذمہ داران اور ممبئی کے ارکان بورڈ کا شکریہ ادا کیا اور اس اقدام کو خوش آئند قرار دیا، اور یہ امید ظاہر کی کہ بورڈ کا یہ دفتر نہ صرف ممبئی بلکہ پورے صوبے کے لیے بورڈ کے کاموں کا مرکز بنے گا، افتتاحی تقریب میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے سکریٹری حضرت مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی نیز ارکان بورڈ مولانا محمود دریابادی، الحاج فرید شیخ مفتی سعیدالرحمٰن فاروقی، مولانا سید اطہر علی اشرفی، مولانا نظام الدین فخرالدین، ڈاکٹر ظہیر قاضی، اور صابو صدیق مسافر خانہ کے چیئرمن الحاج بشیر پٹیل صاحب موجود تھے۔

بعد نماز مغرب صابو صدیق مسافر خانے ہی میں ایک اہم مشاورتی نشست منعقد ہوئی، جس میں ممبئی کے مختلف علاقوں کے سرکردہ علماء اور سماجی کارکنان نے شرکت کی، اس موقع پر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے بورڈ کے سکریٹری مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی نے فرمایا کہ طلاق ثلاثہ بل شریعت اسلامی اور آئین ہند سے متصادم ہے، اور یہ عورتوں اور انسانیت دونوں کے خلاف ہے، اس بل کا نقصان یہ ہوگا کہ مسلمان شوہروں کو جیل میں ڈال دیا جائے گا اور مسلمان عورتیں بے سہارا ہو جائیں گی اور انہیں پولس اسٹیشن اور کورٹ کے چکر لگانے پڑیں گے، انہوں نے بورڈ کی مختصر تاریخ اور اس کے قیام کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ بورڈ کے قیام کا مقصد تحفظ شریعت اور اتحاد ملت ہے بورڈ نے ان دونوں محاذوں پر بڑی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں، اس مشاورتی نشست کی صدارت مولانا محمد فضل الرحیم مجددی صاحب سکریٹری بورڈ نے فرمائی، اور خواتین کی مظاہرہ سے متعلق تفصیلی معلومات فراہم کی، ان کے خطاب کے بعد خواتین کی ریلی سے متعلق مشورہ ہوا، اور ضروری امور طے پائے۔

مورخہ ۱۷/مارچ ۲۰۱۸ء کو میرا روڈ میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے دارالقضاء کے قیام کے سلسلے میں بعد نماز ظہر خواص کی ایک اہم نشست ہوئی، جس میں بورڈ کے رکن عاملہ و کنوینر دارالقضاء کمیٹی حضرت مولانا عتیق احمد بستوی اور بورڈ کے سکریٹری حضرت مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی نے خطاب فرمایا۔ مولانا عتیق احمد بستوی صاحب نے دارالقضاء کے نظام پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کے سب سے پہلے قاضی حضور اکرم ﷺ تھے پھر آپ کے بعد صحابہ اور ان کے بعد تابعین نے یہ ذمہ داری انجام دی، یہ ایک ایسی سنت ہے جس کا اتباع ہر دور میں کیا جاتا رہا ہے، دارالقضاء اسلامی معاشرے کی اہم ترین ضرورت ہے، اور اس کے بڑے فوائد اور برکات ہیں۔

اسی دن بعد نماز مغرب این ایچ اسکول کے گراؤنڈ میں ایک عظیم الشان جلسۂ عام منعقد ہوا جس میں ہزاروں مردوں اور عورتوں نے شرکت کی۔ اس اجلاس کی صدارت حضرت مولانا عتیق احمد بستوی صاحب نے فرمائی، اور بورڈ کے سکریٹری مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب کا کلیدی خطاب ہوا، دیگر مقررین میں مولانا عبدالسلام سلفی صاحب (امیر جمعیت اہلحدیث، مہاراشٹر) مولانا ظہیر عباس رضوی صاحب (صدر شیعہ علماء بورڈ) جناب فاروق بھائی مٹھائی والا صاحب (اہل سنت والجماعت) مولانا

محمود دریابادی صاحب، جناب ایڈوکیٹ یوسف حاتم مچھالا صاحب، جناب توفیق اسلم صاحب (جماعت اسلامی) بطور خاص لائق ذکر ہیں، اجلاس کے آخر میں صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے مولانا عتیق احمد بستوی صاحب نے فرمایا کہ دارالقضاء کے ذریعے انصاف جلد اور بآسانی مل جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض مقامات پر دارالقضاء میں غیر مسلم بھائی بھی اپنا مقدمہ لے کر آتے ہیں، انہوں نے کامیاب اجلاس کے انعقاد پر ڈاکٹر عظیم الدین صاحب اوران کے رفقاء کو مبارکباد دی، اس کے بعد مولانا محترم نے بورڈ کے صدر عالی وقار حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب دامت برکاتہم کی جانب سے جناب مفتی صادق خان صاحب کو قاضی شریعت مقرر کیا، اوران سے حلف لیا کہ وہ کتاب وسنت کے مطابق دارالقضاء میں آنے والے معاملات کو حل کریں گے، یہ عظیم الشان اجلاس عام حضرت مولانا بستوی صاحب کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

موخہ ۱۸/مارچ ۲۰۱۸ء بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد ارقم ممبرا خواص کی ایک اہم نشست منعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت مولانا سلامت اللہ ندوی صاحب (مہتمم جامعہ ابن عباس) نے فرمائی اس نشست میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے سکریٹری مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب نے طلاق ثلاثہ بل کے سلسلے میں تفصیلی خطاب فرمایا انہوں نے طلاق ثلاثہ بل کی خامیاں بتاتے ہوئے اس بل کو مسلمان مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے سخت نقصان قرار دیا، اور ملک کے طول وعرض میں ہونے والے خواتین کے پرامن اور خاموش احتجاجی جلوس کی تفصیل بیان کی۔ اس نشست میں ممبرا کے علماء اور سرکردہ افراد نے شرکت کی۔ نشست کے آخر میں خواتین کے احتجاجی جلوس کے بارے میں مشورہ ہوا اور یہ اہم نشست مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

اسی دن بعد نماز مغرب اولا جامع مسجد اندھیری میں دارالعلوم اسلامیہ کا جلسۂ دستار بندی وتقریب افتتاح دارالقضاء منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت ممبئی کے مشہور عالم دین حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن فتحپوری صاحب نے فرمایا، اور کلیدی خطاب بورڈ کے رکن مولانا عتیق احمد بستوی صاحب نے فرمایا، اس اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے بورڈ کے سکریٹری مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب نے فرمایا کہ ملک کے حالات تشویش ناک ضرور ہیں مگر مایوس کن نہیں، زندہ قوموں اور ملتوں پر حالات آتے رہتے ہیں، اور وہ عزم وہمت کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا کرتی ہیں، آج کے حالات بظاہر شر کے حالات ہیں ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی شر سے کوئی بڑا خیر ظاہر فرمائے۔ انہوں نے حکومت وقت سے بھی صاف صاف کہا کہ حکومت شریعت میں مداخلت کی راہ اختیار نہ کرے، ورنہ اس کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے۔ اجلاس میں شریک مسلمانوں کو پیغام دیتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ تحفظ شریعت کے محاذ پر کل بھی ڈٹا ہوا تھا اور آج بھی پورے عزم اور ہمت کے ساتھ ڈٹا ہوا ہے، یہ بورڈ مسلمانوں کا سب سے باوقار اور متحدہ ومشترکہ پلیٹ فارم ہے، آپ اس کی آواز پر لبیک کہیں، اس کے فیصلوں کو تسلیم کریں اور اس مضبوط قیادت کو مزید مضبوط بنانے کا عزم کریں۔

اس اجلاس سے مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری (دارالعلوم دیوبند) اور مولانا قاضی محمد اشفاق قاسمی صاحب (قاضی شریعت آکولہ) نے بھی خطاب کیا، اجلاس کے آخر میں مفتی طٰہٰ صاحب کے قاضی شریعت مقرر کیے جانے کا اعلان حضرت مولانا عتیق احمد بستوی صاحب نے فرمایا اور موصوف سے کتاب وسنت کے مطابق فیصلہ کرنے کا عہد لیا۔ یہ اجلاس شب گیارہ بجے حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن فتح پوری صاحب کے صدارتی کلمات اور دعا پر بحسن وخوبی پایہ تکمیل کو پہونچا۔

- تحفظ شریعت کے سلسلہ میں کام کرنے اور خواتین سے اس میدان میں کام لینے کی غرض سے مؤرخہ ۲۳/مارچ ۲۰۱۸ء کو جنرل سکریٹری بورڈ محترم کی طرف سے درج ذیل اخباری بیان جاری کیا گیا:

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی آواز پر گذشتہ ڈیڑھ ماہ سے پورے ملک میں مرکزی حکومت کے مجوزہ طلاق ثلاثہ بل پر ہماری ماؤں اور بہنوں نے جس سرگرمی کے ساتھ تحفظ شریعت کی خاطر شرعی دائرے میں رہ کر پرامن اور خاموش طریقہ پر اپنے گھروں سے نکلیں اور سراپا احتجاجی جلوس کی شکل میں پیدل چل کر سرکاری آفسوں تک پہنچ کر شریعت پر مضبوطی کے ساتھ عمل پیرا ہونے اور شریعت میں حکومت کو مداخلت سے دور رہنے کے سلسلہ میں اپنی عرضداشت پیش کی ہیں وہ قابل مبارکباد ہیں اور ان کے اس اقدام اور دین متین کی حفاظت وسربلندی کے اس جذبہ کی جس قدر

تحسین کی جائے وہ کم ہے ان خیالات کا اظہار آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے کیا، انہوں نے مزید فرمایا کہ خواتین کی طرف سے پورے ملک میں جس پیمانے پر اس احتجاجی جلوس کو منظم کیا گیا یہ آزاد ہندوستان کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کرتا ہے۔ ہم اپنی ماؤں اور بہنوں سے کہنا چاہتے ہیں کہ اس موقع پر ہر علاقہ میں جو خواتین سرگرم رہیں ان پر مشتمل ایک تحفظ شریعت کمیٹی کی تشکیل کر کے اصلاح معاشرہ کا کام کریں اور جس طرح خواتین نے حوصلہ، جذبہ ہمت اور دین سے وابستگی کے ساتھ احتجاجی مظاہرہ میں سرگرم حصہ لیا اسی حوصلہ کے ساتھ علاقائی سطح پر بھی تحفظ شریعت کمیٹی کی تشکیل کر کے کام کیا جائے۔

جنرل سکریٹری بورڈ نے فرمایا کہ معاشرہ کی اصلاح اور سماج سدھار کے کاموں پر اس وقت پوری توجہ دینا ضروری ہے اور انہوں نے تمام بہی خواہان ملت سے بھی ہمدردانہ درخواست کی ہے کہ اپنے اپنے علاقہ میں تحفظ شریعت کمیٹی کی تشکیل کر کے اس میدان میں رضا کارانہ طور پر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی ہدایتوں اور تجاویز کی روشنی میں کاموں کی انجام دہی کا خاکہ مرتب کر کے فوری کام شروع کردیں۔

● پورے ملک میں خواتین کے احتجاجی مظاہرے روک دیئے جانے کے سلسلہ میں ۲/اپریل ۲۰۱۸ء کو جنرل سکریٹری بورڈ کا حسب ذیل اخباری بیان جاری کیا گیا۔

طلاق بل سے متعلق خواتین اسلام کے مظاہرے اب روک دیئے جائیں (مسلم پرسنل لا بورڈ)

حضرت مولانا محمد ولی رحمانی نے تمام مظاہرہ کرنیوالی خواتین کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا

گذشتہ دو ماہ سے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی آواز پر پورے ملک میں مرکزی حکومت کے مجوزہ طلاق ثلاثہ بل پر ہماری بہنوں اور بیٹیوں نے جس سرگرمی کے ساتھ تحفظ شریعت کی خاطر شرعی دائرے میں رہ کر پر امن اور خاموش طریقہ پر اپنے گھروں سے نکلیں اور سراپا احتجاجی جلوس کی شکل میں پیدل چل کر سرکاری آفسوں تک پہونچیں اور شریعت پر مضبوطی کے ساتھ عمل پیرا ہونے کا عہد لیا، اور شریعت میں حکومت کو مداخلت سے دور رہنے کے سلسلہ میں اپنی عرضداشت پیش کی ہے وہ قابل مبارک باد ہے اور ان کے اس اقدام اور دین متین کی حفاظت و سربلندی کے اس جذبہ کی جس قدر تحسین کی جائے وہ کم ہے میں دل کی گہرائیوں سے تمام بہنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خواتین کے مظاہرہ کا یہ سلسلہ اب روکا جاتا ہے یہ سلسلہ ۴/اپریل ۲۰۱۸ء تک رہے گا۔ ان خیالات کا اظہار آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے اپنے ایک بیان میں کیا، انہوں نے مزید فرمایا کہ خواتین کی طرف سے پورے ملک میں جس پیمانے پر اس احتجاجی جلوس کو منظم کیا گیا یہ آزاد ہندوستان کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کرتا ہے۔ ہم اپنی بہنوں اور بیٹیوں سے کہنا چاہتے ہیں کہ اس موقع پر ہر علاقہ میں جو خواتین سرگرم رہیں ہیں ان پر مشتمل ایک تحفظ شریعت کمیٹی کی تشکیل دیکر اصلاح معاشرہ کا کام کیا جائے اور جس طرح خواتین نے حوصلہ، جذبہ ہمت اور دین سے وابستگی کے ساتھ احتجاجی مظاہرہ میں سرگرم حصہ لیا اسی حوصلہ کے ساتھ علاقائی سطح پر بھی تحفظ شریعت کمیٹی کی تشکیل کر کے کام کیا جائے۔ اس سلسلہ میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی خواتین ونگ کی سربراہ ڈاکٹر اسماء زہرا صاحبہ حیدرآباد سے رابطہ کر کے خواتین اصلاحی کاموں کو مؤثر طریقہ پر آگے بڑھا سکتی ہیں۔

حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب جنرل سکریٹری بورڈ نے فرمایا کہ ۴/اپریل ۲۰۱۸ء کو دہلی میں خواتین کا مظاہرہ ہے اور اسے کامیاب بنانا ہم سب کی ایمانی اور اخلاقی ذمہ داری ہے اور دہلی وقرب وجوار کے تمام بہی خواہان ملت سے بھی ہمدردانہ درخواست کی ہے کہ اپنے اپنے محلوں کی خواتین کو اس مظاہرہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک کرانے کی کوشش کریں۔

● دہلی میں ۴/اپریل ۲۰۱۸ء کو خواتین کا مظاہرہ طے کیا گیا اس سے ایک دن پہلے حکومت کے مجوزہ بل پر کانسٹی ٹیوشن کلب میں ایک پریس کانفرنس رکھی گئی اس پریس کانفرنس کے دوران حسب ذیل تحریری اخباری دیا گیا۔

دی مسلم ویمن (نکاح کے موقع پر حقوق کا تحفظ) بل 2017 متعدد نقائص اور فاش غلطیوں سے پُر

مقام: ڈپٹی اسپیکر ہال (انیکسی)، کانسٹی ٹیوشن کلب، رفیع مارگ، نئی دہلی

3/اپریل 2018، بوقت 11:00 بجے دن

زیر اہتمام: آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، نئی دہلی

ہم محسوس کرتے ہیں کہ مسلم عورتوں سے متعلق حالیہ (2017) بل کو لوک سبھا سے بڑی عجلت میں منظور کیا گیا یہاں تک کہ پارلیمنٹ کے طے شدہ ضوابط، شرائط اور روایات کا بھی لحاظ نہیں رکھا گیا۔ ہمیں انتہائی حیرت ہے کہ اس بل کی تیاری میں نہ تو مسلمانوں کے مستند علماء اور دانشوروں سے مشورہ کیا گیا اور نہ ہی مسلم خواتین کی تنظیموں، این جی اوز اور خواتین کے حقوق کے لیے سرگرم سماجی تنظیموں اور کارکنوں سے کوئی رائے مانگی گئی بلکہ انہیں پوری طرح اندھیرے میں رکھا گیا۔

ہمارا احساس ہے کہ اس بل کو اتنی عجلت میں لانے کی اس لیے بھی ضرورت نہیں تھی کہ سپریم کورٹ اپنے اکثریتی فیصلہ میں پہلے ہی اسے غیر مؤثر قرار دے چکا تھا۔ سپریم کورٹ کے اقلیتی فیصلہ کو جو کہ حکومت پر لازم بھی نہیں تھا اس قانون کے لیے جواز بنانا بالکل ہی بے محل اور غلط بات ہے۔

ایک سول معاملہ کو فوجداری جرم بنا دینا نہ صرف غیر معقول ہے بلکہ قانونی طور پر غلط بھی ہے۔ اس بل کے تیسرے چیپٹر کی شق 7 میں کہا گیا کہ مرد کا اپنی بیوی کو تین طلاق کہنا ایک غیر ضمانتی اور قابل دخل اندازی جرم (Cognizable) ہوگا۔ جس کا مطلب یہ ہوا نہ صرف مطلقہ بلکہ اس کے خاندان کا کوئی فرد یا رشتہ دار یہاں تک کہ کوئی غیر متعلق شخص بھی مجرم کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کرسکتا ہے۔ اس کے برعکس تعدد ازدواج اور زنا جیسے کریمنل معاملے بھی خاندانی مسائل ہیں لیکن یہ دونوں ہی ضمانتی اور قابل غیر دخل اندازی جرم ہیں جس کی شکایت بیوی یا اس کا باپ ہی کرسکتا ہے۔

کسی جرم کو قابل دخل اندازی جرم اور غیر ضمانتی قرار دے کر کیا حکومت کسی بھی غیر متعلق شخص کو اس کا موقع نہیں فراہم کررہی ہے کہ وہ اس معاملہ میں ایف آئی آر درج کرائے۔ کیا اسے مطلقہ خاتون اور اس کے اعزہ تک محدود نہیں کیا جاسکتا تھا۔

اس بل میں کئی اور تضادات بھی ہیں۔ اس بل کے چیپٹر II کی شق 3 میں کہا گیا ''طلاق واقع نہیں ہوگی اور ازدواجی رشتہ باقی رہے گا' جب بھی ایسی طلاق دی جائے گی وہ باطل اور بے اثر ہوگی''۔ اگر طلاق کے بعد بھی دونوں کا ازدواجی رشتہ باقی رہتا ہے تو پھر قانون میں بچوں کی خصانت اور شوہر پر نفقہ ذمہ داری کا باقی رہنا کیا ایک واضح تضاد نہیں ہے۔

جب اس قانون کی رو سے طلاق بے اثر اور باطل قرار پائے گی تو پھر یہ قابل دخل اندازی اور غیر ضمانتی جرم کیسے قرار پائے گا (شق 4 اور 7)۔

یہ بل عورتوں کے مفاد کے بھی صریحاً خلاف ہے، جس میں کہا گیا کہ ''طلاق'' کا مطلب ہوگا شوہر کی طرف سے طلاق بدعت یا ایسی کوئی بھی طلاق جو رشتہ کو فوری اور ناقابل تبدل ختم کردے۔ (6)2

طلاق کی مذکورہ بالا تعریف کی زد میں خلع جو کہ عورت کا مرد سے طلاق حاصل کرنے کا ایک حق ہے، بھی آجاتا ہے، جس کا مطلب یہ ہوا کہ جو عورت اپنے شوہر کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اسے بھی اس قانون کے تحت مجبور کیا جائے گا کہ وہ علیحدگی اختیار نہ کرے۔ طلاق ثلاثہ کی طرح طلاق بائن بھی فوری اور ناقابل تبدل طلاق ہے۔ اس کا مطلب ہوا کہ اب طلاق بائن بھی باطل اور بے اثر قرار پائے گی۔

عورت اور بچوں کی تکالیف میں اضافہ: عام طور پر طلاق ثلاثہ کا چلن سماج کے کمزور اور پسماندہ طبقات میں زیادہ ہے، ایسے شخص کو جیل بھیج کر حکومت مطلقہ اور اس کے بچوں کی تکالیف میں اضافہ ہی کرے گی۔ یہ بل بچوں کے حقوق کے بھی خلاف ہے۔ یہ قانون بچوں کی پرورش و نگہداشت کی پوری ذمہ داری یکطرفہ طور پر عورت پر ڈال دیتا ہے۔ دوسری طرف شوہر پر بیوی بچوں کی نان و نفقہ فراہم کرنے کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ جب کہ بچوں کی کفالت و پرورش کا موجودہ قانون بچوں کے اپنے مفاد کو زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ شوہر یا بیوی دونوں میں سے کون بہتر کفالت اور پرورش کرسکے گا، یہ قانون یہ طے کرنے کا اختیار بچے کو دیتا ہے۔

صدر جمہوریہ کا تکلیف دہ بیان:

''برسوں سے مسلم عورت کا عظمت و وقار، سیاسی داؤ پیچ کا شکار رہا ہے۔ اب ملک میں ایسا موقع آیا ہے کہ اس مظلوم عورت کو اس حالت سے آزادی دلائی جائے'' (طلاق ثلاثہ بل پر صدر جمہوریہ ہند کا پارلیمنٹ

سے خطاب)

صدر جمہوریہ کا مذکورہ بالا بیان اسلام کے اصول ونظریات پر براہ راست حملہ ہے۔ اسلام دنیا کا وہ پہلا مذہب ہے جس نے سب سے پہلے خواتین کو یکساں حقوق فراہم کیے ہیں اوران کی قدر ومنزلت اور وقار کو بحال کیا۔ ہمیں افسوس ہے کہ صدر جمہوریہ ہند کے ان الفاظ نے ہم مسلم عورتوں کے جذبات کو سخت ٹھیس پہنچائی ہے۔ یہ الفاظ اسلام کے زریں اصولوں واقدار کا مذاق اڑانے کے مترادف ہیں۔ مسلم خواتین کو ایسی کوئی بھی آزادی نہیں چاہیے۔ وہ اپنی شریعت اور پرسنل لا پر قانع اور مطمئن ہیں۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ

اس بل کو جو نہ صرف دستور ہند کے خلاف ہے بلکہ خلاف شریعت، مسلم عورتوں کے حقوق اور صنفی عدل کے بھی خلاف ہے فوری طور پر واپس لیا جائے۔

پریس کانفرنس سے مخاطب ہونے والی خواتین

ڈاکٹر اسماء زہرا، محترمہ فاطمہ مظفر، محترمہ عطیہ صدیقہ، محترمہ یاسمین، محترمہ ممدوحہ ماجد

● لاء کمیشن آف انڈیا کے چیرمین جناب جسٹس بلبیر سنگھ چوہان کی طلب پر بورڈ کے نائب صدر حضرت مولانا سید جلال الدین عمری صاحب کی قیادت میں ۲۱رمئی ۲۰۱۸ء کو ملاقات کا وقت طے پایا اسی سلسلہ میں ۲۰رمئی کو حسب ذیل اخباری بیان جاری کیا گیا۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی طرف سے جاری ایک اخباری بیان میں بتایا گیا کہ لاکمیشن آف انڈیا نئی دہلی کے چیرمین جسٹس بلبیر سنگھ چوہان کے مطالبہ پر مسلم پرسنل لا بورڈ کا ایک موٴقر وفد کل موٴرخہ ۲۱رمئی ۲۰۱۸ء کو دن کے بارہ بجے بورڈ کے نائب صدر حضرت مولانا سید جلال الدین عمری صاحب کی قیادت میں لاکمیشن کے دفتر واقع لوک نایک بھون خان مارکیٹ میں ملے گا۔ جسمیں یونیفارم سول کوڈ پر گفتگو ہوگی اور چیرمین لاکمیشن کے اس موضوع پر سوالات کا جواب بھی دیا جائیگا اور انہیں یونیفارم سول کوڈ کے نفاذ کے نقصانات سے آگاہ بھی کیا جائیگا۔ اور ایک مسلمان کے نزدیک اسکی شریعت اور اس کا قانون کتنا اہم ہے اس پر بھی انہیں تفصیل کے ساتھ بتایا جائیگا۔

اس وفد میں درج ذیل اصحاب شریک ہوں گے۔

۱۔ حضرت مولانا سید جلال الدین عمری صاحب نائب صدر بورڈ
۲۔ حضرت مولانا محمد فضل الرحیم مجددی صاحب سکریٹری بورڈ
۳۔ حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب رکن عاملہ بورڈ
۴۔ حضرت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی صاحب رکن عاملہ بورڈ
۵۔ حضرت مولانا قاری محمد یعقوب خان قادری صاحب رکن بورڈ
۶۔ جناب ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس صاحب رکن عاملہ بورڈ
۷۔ جناب کمال فاروقی صاحب رکن عاملہ بورڈ
۸۔ جناب ایم آر شمشاد ایڈوکیٹ صاحب رکن بورڈ
۹۔ جناب شکیل احمد سید ایڈوکیٹ صاحب رکن بورڈ
۱۰۔ جناب مولانا نیاز احمد فاروقی ایڈوکیٹ صاحب رکن بورڈ
۱۱۔ مفتی محمد اعجاز ارشد قاسمی صاحب رکن بورڈ
۱۲۔ جناب محمد ہلال صاحب دہلی
۱۳۔ مولانا ڈاکٹر محمد وقار الدین لطیفی صاحب آفس سکریٹری بورڈ

● چیرمین لاء کمیشن سے بورڈ کے وفد کی ملاقات کے بعد موٴرخہ ۲۳رمئی ۲۰۱۸ء کو حسب ذیل اخباری بیان جاری کیا گیا۔

موٴرخہ ۲۱رمئی ۲۰۱۸ء بروز پیر دن کے بارہ بجے مسلم پرسنل لا بورڈ کا ایک موٴقر وفد نے بورڈ کے نائب صدر حضرت مولانا سید جلال الدین عمری صاحب کی قیادت میں لاکمیشن کے چیرمین جناب جسٹس بلبیر سنگھ چوہان صاحب سے ملاقات کی اس موٴقر وفد میں درج حضرات نے شرکت فرمائی:

۱۔ حضرت مولانا سید جلال الدین عمری صاحب نائب صدر بورڈ
۲۔ حضرت مولانا محمد فضل الرحیم مجددی صاحب سکریٹری بورڈ
۳۔ حضرت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی صاحب رکن عاملہ بورڈ
۴۔ حضرت مولانا قاری محمد یعقوب خان قادری صاحب رکن بورڈ
۵۔ جناب ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس صاحب رکن عاملہ بورڈ
۶۔ جناب کمال فاروقی صاحب رکن عاملہ بورڈ
۷۔ جناب ایم آر شمشاد ایڈوکیٹ صاحب رکن بورڈ
۸۔ جناب شکیل احمد سید ایڈوکیٹ صاحب رکن بورڈ

۹۔ جناب مولانا نیاز احمد فاروقی ایڈوکیٹ صاحب رکن بورڈ
۱۰۔ مولانا مفتی محمد اعجاز ارشد قاسمی صاحب رکن بورڈ
۱۱۔ جناب نصرت علی صاحب رکن عاملہ بورڈ
۱۲۔ جناب محمد ہلال صاحب دہلی
۱۳۔ مولانا ڈاکٹر محمد وقار الدین لطیفی صاحب آفس سکریٹری بورڈ

طے شدہ وقت کے مطابق لاکمیشن کے دفتر واقع لوک نایک بھون خان مارکیٹ نئی دہلی میں میٹنگ شروع ہوئی جناب جسٹس بلبیر سنگھ چوھان صاحب چیرمین لاکمیشن نے اپنی گفتگو کا آغاز استقبالیہ کلمات سے کرتے ہوئے بتایا کہ اس نشست کا مقصد یہ تھا کہ کیا کسی بھی مذہب کے مذہبی قانون کے بہتر اور مفید حصہ کو لے کر ایک نیا قانون بنایا جاسکتا ہے یا ان قوانین میں کچھ جزوی ترمیم کی جاسکتی ہے کہ جس پر ہر ہندوستانی کا عمل کرنا آسان ہو اور لوگوں کا اس میں فائدہ بھی ہو اور سہولت بھی، لیکن یہ بھی یہاں پیش نظر رکھنا ہوگا کہ اس طرح کا ڈرافٹ تیار کرتے وقت خاص طور پر دیکھنا ہوگا کہ کسی بھی مذہب کے بنیادی حصہ میں دخل نہ ہو اس لئے کہ ہمیں کسی بھی مذہب کے بنیادی قانون میں کوئی دخل نہیں دینا ہے اور ہم یونیفارم سول کوڈ پر بھی بات نہیں کریں گے۔ اسی طرح وہ بنیادی معاملات جیسے طلاق ثلاثہ، ایک سے زائد شادی، حلالہ وغیرہ کے معاملات پر ہم کچھ بات نہیں کریں گے اس لئے کہ یہ معالے عدالت میں ہیں۔ وراثت اور خاص کر یتیم پوتے کی وراثت میں کیا گنجائش ہے؟ شبنم ہاشمی کیس کے فیصلہ کا مسلم پرسنل لا پر کیا اثر پڑتا ہے؟، اس لئے کہ فیصلہ میں صاف ہے کہ آپ اپنے یا غیر یا کسی کو بھی متبنی بناسکتے ہیں اور یہ فیصلہ شریعت اسلامی میں کس حدتک اثر انداز ہے؟ اور اسلامی شریعت میں لڑکیوں کو عام طور پر لڑکوں کا آدھا اور بعض صورتوں میں الگ الگ حصہ دیا جاتا ہے تو آخر اس کی کیا حکمت ہے؟ بیوہ/مطلقہ عورت کے نفقہ اور اس کے بچوں کی کفالت اور خاص کر بچے کی کفالت اور کسٹڈی کس کے ذمہ رہے گی اور کون اس کا ذمہ دار ہوگا؟۔ اور ان سب میں اسلامی قانون کے اندر کیا گنجائش ہے؟ اور کس طرح اس کو مزید مفید بنایا جاسکتا ہے؟۔

چیئرمین صاحب نے مزید کہا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے شروع سے عورتوں کو سب سے زیادہ حق دیا ہے، اور اسلام میں ایک تہائی جائیداد کی وصیت کو نہ صرف بہتر بتایا بلکہ یہ بھی کہا کہ اسلام کا یہ سسٹم مجھے ذاتی طور پر بہت اچھا لگتا ہے۔ رمضان کے بعد ایک میٹنگ اور ہم چاہیں گے اور اسمیں ہم کو تحریری جواب کی ضرورت ہوگی، انہوں نے کہا کہ ہم پہلے پانچ چھ سوالوں کی مکمل فہرست آپ کو فراہم کرائیں گے پھر آپ اطمینان سے عید کے بعد تحریری جواب دیدیں اس کے لئے ایک مرتبہ اور ہم لوگ ایک ساتھ بیٹھیں گے۔ اور یہ بھی دھیان رھے کہ ہم پرسنل لا کے بنیادی حصہ کے تعلق سے کوئی بات نہیں کررہے ہیں، بلکہ آپسی مشورہ سے آج کی تاریخ میں ہمارے معاشرہ میں جو دشواری پیش آرہی ہے اس پریشانی اور دشواری کو دور کرنے کی کیا شکل ہوسکتی ہے۔ اس پر غور ہوگا۔

مسلم پرسنل لا بورڈ کے مؤقر وفد نے بالترتیب جواب دیتے ہوئے کہا کہ:

بیوہ اور یتیم پوتے کو اپنے شوہر یا باپ کی جائیداد میں حصہ ملیگا البتہ دادا اپنی جائیداد میں سے بہو اور پوتے کو بھی دے سکتا ہے اور اگر اس نے اپنی زندگی میں نہیں دیا تو بعد میں کیسے ملیگا - اگر دادا نے وصیت کی ہو تو ملیگا، نفقہ اور وراثت دونوں الگ الگ چیز ہے۔ اور بیوہ مائیکہ اور سسرال دونوں گھروں سے اسی طرح جڑی اور بندھی رہتی ہے اور اپنے باپ کی جائیداد میں وہ خود حصہ دار ہوتی ہے، اور اسلام میں بیوہ کا تعلق اپنی سسرال سے ختم نہیں ہوتا۔ اسلام میں عورت پر اخراجات کی ذمہ داری نہیں ڈالی گئی ہے۔ عورت کو کئی طرح سے فائدہ ملتا ہے شوہر کی جائیداد یا چھوڑی ہوئی جائیداد اولاد کی کمائی، باپ کی جائیداد میں وہ حصہ دار ہوتی ہے۔ عورت کے نفقہ کی ذمہ داری صورتحال کے پیش نظر بھائی اور باپ پر بھی عائد ہوتی ہے۔ لیکن جو شریعت کے پابند ہیں ان کو اللہ نے یہ حق بھی دیا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں ہی ایک تہائی حصہ پوتا اور بہو کے نام لکھ کر دے سکتا ہے۔ اور اسکو کسی نے نہیں روکا ہے شرعاً وہ محجوب ہے اور دادا کی یہ شرعی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اختیارات کا استعمال کر کے ایک تہائی لکھ سکتا ہے اور دے سکتا ہے۔ اسلام مذہب ہم سب کی سوچ اور رحم وکرم سے بہت اوپر ہے۔

ایک جوان لڑکی حادثاتی طور پر بیوہ ہو جاتی ہے تو اس کی شادی سے پہلے جو پوزیشن تھی وہی پوزیشن اسکی رہے گی اور اگر بچے بھی ہیں تو بھی وہ اپنے والدین کے پاس جائے گی اور اگر اس بیوہ کے والدین اقتصادی

طور پر اس کے متحمل نہ ہوں گے تو بھی لوگوں نے مختلف لوگوں کی ذمہ داریوں کے مطابق سب لوگ اسکو ادا کریں گے۔عورت پر اسلامی قانون میں کوئی ذمہ داری نہیں ہے اس لئے جائیداد میں اسکو الگ الگ حصہ ملتا ہے،مختلف صورتوں میں اور اسکو باپ شوہر اور اولاد کئی طریقوں سے جائیدا میں حصہ ملتا ہے۔تمام کی تمام مالی ذمہ داری باپ کی ہے اس ذمہ داری کے بعد جب باپ بوڑھا ہوجاتا ہے اور کوئی کام نہ کرسکتا ہے تو میاں بیوی دونوں کا حصہ برابر کا ہوگا اس لئے کہ جس بنیاد پر مرد کو دوحصہ کا مالک بنایا گیا تھا وہ اب اس کا متحمل تو ہے نہیں۔مسلم پرسنل لا ہمارا بنیادی حق ہے اسے نہ چھیڑیں۔

اسلام بیوہ سے شادی کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور سابقہ شوہر کے بچوں کو بھی ساتھ لینے کی ترغیب دیتا ہے،اور اس کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں لوگ ایسی عورتوں سے شادی کرنے کو غلط نہیں سمجھتے۔وفد کی طرف سے یہ بھی واضح کیا گیا کہ آپ کے کہنے کے باوجود کہ آپ پرسنل لا پر گفتگو نہیں کرنا چاہتے ہیں اور آپ نے تمام نکات پرسنل لا سے متعلق بیان کیے۔ہم یہ بات واضح کردینا چاہتے ہیں جہاں تک مسلم پرسنل لا کا تعلق ہے یہ قرآن وسنت پر مبنی ہے لہٰذا اس میں کسی تبدیلی کے ہم ہرگز بھی مجاز نہیں ہیں۔دستور ہند کی دفعہ 25 میں ہمیں مکمل مذہبی آزادی حاصل ہے،پرسنل لا مذہب کا جزولاینفک ہے۔دستور ہند میں واضح طور پر پرسنل لا کو مکمل آزادی فراہم کی گئی ہے۔ بھارت ایک تکثیری معاشرہ ہے،کثیر تہذیبی اور کثیر مذہبی ملک ہے۔اس کی ارتقاء وترقی اس وقت ممکن ہے جب یہاں موجود تمام تہذیبی اکائیوں کو مکمل آزادی ہو۔

اسلام میں گارجین شپ کو سمجھنا ضروری ہے بغیر اس کو سمجھے آپ کسی نتیجہ تک نہیں پہنچ سکتے۔بچوں کی کفالت اور تربیت کے سلسلہ میں اسلام نے مربوط انداز میں اسکی ترتیب بتائی ہے،ہمیں پہلے اسکو سمجھنا ہوگا۔کسٹڈی تو تبدیل ہوسکتی ہے لیکن گارجین شپ تبدیل نہیں ہوسکتی ہے۔ہم اس پر پوری تفصیل کے ساتھ مسودہ بنا کر آپ کو پیش کریں گے۔اسلام میں کفالت ایک مستقل موضوع ہے اس کا مطلب ہے کہ جس طرح آپ اپنے بچوں کی کفالت کرتے ہیں نان ونفقہ اور تعلیم وتربیت وغیرہ ٹھیک اسی طرح اس متبنی کی بھی کفالت ہوگی۔ہمارے یہاں زکوۃ کا ایک نظام ہے اور اس وقت اسی زکوۃ کی رقم سے پورے ملک میں مدارس کا اتنا بڑا اہم نیٹ ورک چل رہا ہے، وہاں زکوۃ کے پیسوں سے غریبوں کی تعلیم وتربیت مع قیام وطعام کے سارا کچھ مدرسہ برداشت کرتا ہے وہ بچے پڑھتے ہیں اور سماج کو ایک نئی دشا دیکھانے کا کام کرتے ہیں۔جب اسلام کے بنائے نظام زکوۃ سے بڑے بڑے مدارس چل سکتے ہیں تو اس کی کفالت کا مسئلہ تو بہت چھوٹا ہے شریعت نے جس کو جس قدر ذمہ داری دیدی لوگ اسے مکمل کرتے ہیں،کفالت اور متبنی دونوں الگ الگ ہے زیادہ تر لوگ کفالت کو سمجھتے نہیں وہ اسکو متبنی بھی مان لیتے ہیں۔تحریری شکل میں سوال ملے پھر ہم لوگوں کی طرف سے تحریری جواب دیا جائیگا۔

اخیر میں چیئرمین صاحب نے یقین دہانی کرائی کہ وہ بہت جلد سوالات مسلم پرسنل لا بورڈ کو فراہم کرادیں گے۔

● **وفیات:**

رکن بورڈ مولانا عبدالوہاب خلجی صاحب ۱۳/اپریل ۲۰۱۸ء، نائب صدر بورڈ حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب ۱۴/اپریل ۲۰۱۸ء کو انتقال فرما گئے۔

غیر ارکان بورڈ میں حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب رائے پوری ۱۳/فروری ۲۰۱۸ء، رکن بورڈ مولانا مشاہد قادری صاحب کے والد و سابق رکن بورڈ محترم علامہ مفتی محمود احمد قادری جبل پور صاحب ۲۲/فروری ۲۰۱۸ء، ڈاکٹر مفتی زاہد علی خان صدر شعبہ دینیات علی گڑھ مسلم یونیوسٹی علی گڑھ کی والدہ محترمہ ۲۳/مارچ ۲۰۱۸ء، سابق جنرل سکریٹری حضرت مولانا سید نظام الدین صاحبؒ کی اہلیہ محترمہ ۲۴/اپریل ۲۰۱۸ء نائب صدر بورڈ حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحبؒ کے بڑے داماد جناب اعجاز صاحب (دہلی) ۲۸/اپریل ۲۰۱۸ء، مولانا سید سلمان حسینی ندوی صاحب کے داماد جناب مولانا محی الدین ندوی صاحب ۱۲/مئی ۲۰۱۸ء، الحاج عبدالرحمٰن خلجی صاحب امیر حلقہ جماعت اہل حدیث حلقہ راجستھان ۲۲/مئی ۲۰۱۸ء اور پروفیسر موسیٰ رضا صاحب ۶/جون ۲۰۱۸ء کو انتقال فرما گئے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرمائے اوران کے درجات بلند فرمائے۔آمین